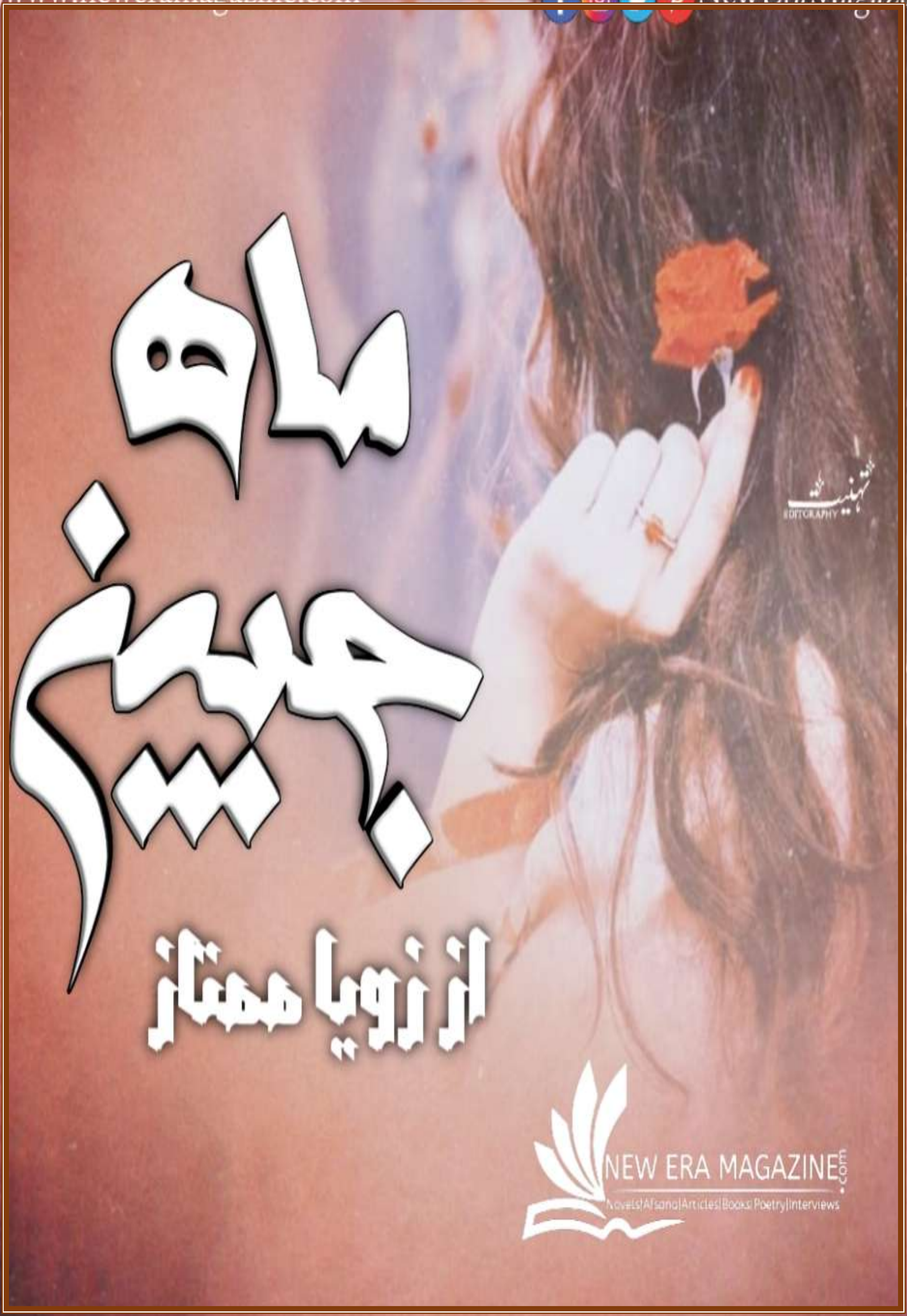
ماہ جبین
از زویا ممتاز
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ جبیں

از زویا ممتاز

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

شہر میں ایسی کوئی ماہ جبیں بھی نہیں رہتی

غزل جس پر کہی جائے

الف سا ناک ہو جس کا

تو چہرہ نون جیسا ہو

میری نظر میں تم بری لڑکی ہو اور ہمیشہ رہوگی۔۔ اس نے کہا تھا۔۔ میں نے آنکھیں بند کی پانی بھرنے لگا۔۔ مجھے تمہاری ہر بات پر اعتبار ہے چند ماہ پہلے میں نے اس سے کہا تھا۔۔اب اس کی اس بات پر بھی اعتبار کرنا چاہیئے تھا۔۔مجھے لگا میں واقعی بری لڑکی تھی ہوں اور رہوں گی۔

صوفے پر سامان رکھ کے اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔۔وہ ایک چھوٹا مگر صاف ستھرا کمرہ تھا۔۔کمرے کی دونوں دیواروں کے ساتھ دو سنگل بیڈ۔۔درمیان میں دو بیڈ سائیڈ ٹیبل اور ان ہی کے برابر سامنے والی دیوار کے ساتھ دو سنگل صوفے تھے۔۔بیڈ کی سائیڈ پر دیوار گیر الماری تھی۔۔اس کمرے میں دو چیزوں نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی تھی۔۔ایک کھڑکی جو اس نے اب تک کھول کے نہیں دیکھی تھی دوسری چیز دیوار پر لگی پینٹنگ تھی وہ اٹھ کے اس تک آئی۔۔تصویر میں دور دور تک صحرا پھیلا ہوا تھا۔۔دور ایک کونے میں بنا ہوا کنواں جس پر ایک بے رنگ ڈول لٹک رہا تھا۔۔اس کنوئیں سے بہت

سی مسافت پر ایک مرد اور ایک عورت دکھائی دے رہے تھے۔۔مرد کی پچھلی سائیڈ نظر آرہی تھی۔۔جبکہ عورت کے ہاتھ میں گھڑا تھا۔۔میلوں کی مسافت پر بنا کنواں مگر جو خاص بات تھی وہ یہ تھی کہ مرد اور عورت کو ایک دوسرے کے ساتھ میں خوش دکھایا گیا تھا۔۔مصور نے انہیں کسی بھی زاویے سے تھکا ہوا یا آبلہ پا نہیں دکھایا تھا۔۔

وہ مصورہ نہیں تھی مگر اس ایک منظر کو دیکھنے کی چاہ میں کئی بار اس کا دل چاہا تھا کہ کاش وہ ہوتی۔

وہ مسحور تھی۔۔پوری شام یہیں کھڑے گزار دیتی اگر دروازہ نہ کھلتا اور آنے والی لڑکی اسے مخاطب نہ کرتی۔۔

السلام علیکم میں وردہ ہوں آپ کی روم میٹ۔۔میڈم نے مجھے انفارم کردیا ہے مجھے پورا یقین ہے میری وجہ سے آپ کو کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔۔

نرم لہجے میں مسکرا کر وہ یقین دہانی کرا رہی تھی۔۔اسکے سر پہ لپٹا حجاب اسے خوبصورت بنا رہا تھا جواب میں وہ بس سر ہلا کے رہ گئی۔۔کیا فرق پڑتا تھا کوئی بھی ساتھ ہو۔۔ضروری تو نہیں ایک کمرے میں رہنے والے آشنا بھی ہوں۔۔ ہر دیکھے گئے خواب کی تعبیر مجسم تو نہیں ہوتی۔۔یاسیت سے پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے وہ دلگرفتہ ہوئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ کیسے کرسکتا ہے یہ میرے ساتھ۔۔وہ بلک رہی تھی۔۔وہ جانتا ہے میں اسکے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔وہ سب جانتا ہے۔۔میں کیسے رہوں گی اسکے بغیر امیمجھے نہیں آتا۔۔میں۔۔۔اسکی سانس بے ربط ہوئی۔۔میرا دل بند ہوجائے گا۔۔میں سب کچھ چھوڑ دوں گی۔۔وہ جو کہے گا میں وہی کروں گی۔۔وہ رات کو دن کہے گا میں کہہ دوں گی۔۔ صبح کو شام کہے گا مان جاؤں گی۔۔اسکے روپ میں رنگ جاؤں گی مگر وہ میرے ساتھ یہ نہ کرے۔۔آپ خالہ سے کہیں۔۔بابا سے کہیں وہ کرلیں گے۔۔کسی کی تو سنے گا کسی کی تو مانے گا۔۔

وہ کرلا رہی تھی ماہی بے آب کی طرح۔۔اور عاصمہ حیرت سے گنگ بیٹھیں تھیں۔۔ان سے کچھ نہیں بولا گیا تھا۔سب جانتے تھے ماہ جبیں ولید سے بہت محبت کرتی ہے وہ بھی یہی جانتی تھیں۔۔مگر اس وقت انہیں اندازہ ہوا تھا ماہ جبیں محبت نہیں کرتی تھی وہ عشق تھا جو اسکے پورے وجود کو رنگے ہوا تھا۔ اگر جو یہ عشق نا مراد ٹھہرا تو۔۔۔

ان کا دل کانپ گیا تھا۔

پورا ہال ایک دم اندھیرے میں ڈوب گیا تھا چند سیکنڈز بعد اسٹیج پہ ہلکی سی روشنی ڈالی گئی حیرت انگیز طور پر پورے ہال میں سکوت چھا گیا تھا ہلکی سی روشنی اب کچھ زیادہ ہوگئی تھی عکس جو پہلے مدہم تھا اب صاف ہو گیا۔۔دھیمے

www.neweramagazine.com

سر واضح ہوئے اور پھر تالیوں کے شور میں کچھ دیر پہلے کی خاموشی غائب ہوئی وہ جو کوئی بھی تھی کیا کمال گاتی تھی۔۔سر اسکی آنکھ کے اشارے پر تھے۔۔دیا کو اپنی تشبیہہ پر ہنسی آگئی بھلا موسیقی کے سر بھی آنکھ کے اشاروں کے تابع ہوتے ہیں؟؟

وہ گا نہیں رہی تھی ادھر بیٹھے لوگوں پر سحر پھونک رہی تھی۔۔

یار دیا۔۔علیزہ نے سرگوشی کی۔۔مجھے تو لگتا ہے دولہا بھی اپنی نئی نویلی دلہن بھول گیا ہوگا۔۔

مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے مگر میں نے پہلے کوئی سونگ نہیں سنا اسکا۔۔ورنہ جتنا اچھا یہ گا رہی ہے اسکی تو البم آجانی چاہیے تھی مارکیٹ میں اب تک۔۔۔عروج سے پوچھتے ہیں۔۔دیا نے سر ہلا دیا۔۔وہ نیا گیت شروع کر رہی تھی۔۔ اور دیا اس آواز کے سحر میں کھو رہی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں عام طور پر اس لیول کی شادیاں ایسی ہی ہوتی ہیں مگر عروج کی بہن کی شادی کو چار چاند اس میوزیکل پروگرام نے لگا دیے ہیں۔۔میں نے عروج سے کہا بھی تھا کہ ہمیں اس سے ملوادے مگر۔۔اسکی بات ادھوری رہ گئی۔۔تب ہی عروج نے آواز دی وہ کچھ فاصلے پر اسی لڑکی کے ساتھ کھڑی تھی۔۔سنہری فراک جس پر لگے سنہری نگینوں کی چمک اسکی پوری شخصیت کو سنہرا کررہی

تھی دیا تو بس چپ چاپ کھڑی دیکھتی رہی علیزہ البتہ فل فارم میں تھی۔۔

یہ سارہ باجی کی فرینڈ ہیں انکے اصرار پر اسلام آباد سے آج کا پروگرام کرنے آئی ہیں۔۔ورنہ زیادہ کرتی نہیں ہیں۔۔سامنے کھڑی لڑکی بلا کی بے نیاز تھی ایک رسمی مسکراہٹ سے اس نے سر کو جنبش دی۔۔

یہ میری کلاس فیلوز ہیں۔۔یہ علیزہ اور یہ اسکی کزن دیا ہیں۔عروج نے تعارف کرایا۔۔

ماہ جبیں ہیئر۔۔۔

اس نے نزاکت سے ہاتھ ملایا۔۔دیا چونکی ایک لمحہ لگا اسے سمجھنے میں۔۔اسلام آباد میں بہت سی ماہ جبیں ہونگی مگر یہ ماہ جبیں وہی تھی۔۔ماہ جبیں نہیں جانتی تھی سامنے کھڑی لڑکی اسکی زندگی میں کیا طوفان لانے والی تھی۔

آج بہت دن بعد وہ ناشتے کے لئے کھانے کی میز پر آئی تھی۔۔ڈائیننگ روم کی کھڑکیوں کے پار دھوپ ستا رہی تھی۔۔تھکی ہاری سی پیلی دھوپ۔بالکل میری طرح اسکے دل میں خیال آیا۔۔عاصمہ بیگم اسے دیکھ کے کھل سی گئیں۔۔

آؤ بیٹا۔۔۔وہ نہال ہوئیں۔۔کیا کھاؤ گی؟میں خود اپنی بیٹی کے لئے ناشتہ بناؤں گی۔۔

ماہ جبیں کو ندامت ہوئی اولاد اگر والدین کو خوشی نہیں دے سکتی تو کم از کم دکھ بھی نہ دے۔۔

نہیں امی آپ بیٹھیں میں بس چائے لوں گی۔۔

مگر بیٹا۔۔۔انہوں نے کچھ کہنے کو منہ کھولا۔۔

امی میں تھوڑی دیر میں کچھ کھا لوں گی۔

مجھے پتہ تھا میری بیٹی بہت بہادر ہے فیس کر لے گی۔۔انہوں نے خوش دلی سے کہا۔۔

میں خالہ کے پاس جانا چاہتی ہوں۔۔انکی خوش دلی سے نظریں چرا کے اس نے آہستہ سے کہا۔

ہاں ضرور جاؤ آمنہ اور آئینہ کے ساتھ دل بہل جائے گا تمہارا۔۔میں تمہارے پاپا سے کہہ کر ٹکٹ کرا لیتی ہوں۔۔اور شام میں چل کے گفٹس بھی لے لیتے ہیں۔۔انہوں نے فورا ہی پورا پروگرام ترتیب دے دیا تھا۔۔انکے کندھوں پہ پڑا بوجھ ہٹ گیا تھا۔۔وہ ایک دم ہلکی پھلکی ہوئیں تھیں مگر ماہ جبیں کی اگلی بات پر ٹھنڈی پڑ گئیں تھیں۔۔

امی میں کراچی نہیں آصفہ خالہ کے پاس لاہور جانا چاہتی ہوں۔۔

آصفہ کے یہاں؟عاصمہ بیگم حیران ہوئیں۔وہاں جاکے کیا کروگی وہ تو خود اکیلی

تنہائی کاٹ رہی ہے۔۔

وہی تنہائی کاٹنے۔۔۔ماہ جبیں کے دل نے بہت آرام سے جواب دیا مگر وہ خاموش رہی وہ انہیں اور تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی۔

کچھ عرصہ جاب کرنا چاہتی ہوں۔۔پیلی دھوپ یرقان زدہ ہورہی تھی۔۔

جاب کرنا چاہتی ہو تو یہاں کرلو میں یا تمہارے پاپا کروادیں گے جہاں تم کرنا چاہو۔تم چاہو تو دوبارہ میوزک کی طرف آجاؤ۔۔

نہیں امی۔۔اس نے بے ساختہ کہا۔میں ویسے بھی آصفہ خالہ کے ساتھ نہیں۔۔ انکے ہاسٹل میں بغیر کسی اضافی پروٹوکول کے رہنا چاہتی ہوں دوسری بہت سی عام لڑکیوں کی طرح۔۔

لیکن کیوں میری جان ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟میری بیٹی تو بہت خاص ہے ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔انتہائی پریشان ہو کے انہوں نے کہا تھا۔۔

کیونکہ میں دیکھنا چاہتی ہوں امی عام لڑکیوں میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں تھا۔ولید نے مجھے دھتکار دیا وہ کہتا تھا تم میں وہ سب نہیں ہے جو مجھے اپنی بیوی میں چاہیے۔

بولتے بولتے اس نے ڈائیننگ ٹیبل میں اپنا عکس دیکھا۔۔کھڑکی کے پار کی ساری یرقان زدہ دھوپ ماہ جبیں کے چہرے پر سمٹ آئی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بے رخی کی تو خیر ہے لیکن

بے حسی تیری یاد رہے گی

وہ نکھری سی شام تھی۔۔روشنیاں اسلام آباد کی سڑکوں پہ سورج کی رو پہلی کرنوں کی طرح چہار سو پھیل گئیں تھیں۔۔وہ بہت سوشل تھی اور فیمس بھی۔۔دولت اور شہرت کا سرور چکھ چکی تھی مگر دل کی اس کیفیت کا سرور بہت لطیف تھا۔۔یہ محبت تھی جو اس کے رخساروں سے کرنوں کی طرح پھوٹ رہی تھی۔۔احتیاط سے موڑ کاٹ کے اس نے ترچھی نظروں سے ولید کو دیکھا وہ کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔اس کے چہرے کے تاثرات ماہ جبیں کے برعکس تھے۔۔سپاٹ چہرہ ماہ جبیں کے ذہن میں یہ لفظ آیا تھا وہ دو دن سے اس تاثر کو نارمل تاثر کا نام دے رہی تھی مگر اس وقت دماغ نے دل کی مخالفت لے ہی لی تھی۔۔ولید پچھلے دو دن سے اسلام آباد کسی کام سے آیا ہوا تھا پہلے دن چند گھنٹے اس کے گھر گزار کے وہ ہوٹل چلا گیا تھا ولید بہت لمبے عرصے بعد ان کے گھر آیا تھا اس تمام گزرے عرصے میں ماہ جبیں چاہتے ہوئے بھی اس سے مل نہیں سکی تھی۔۔مگر اب ایک لمبے عرصے بعد ملنے پر بھی ولید کے انداز میں کوئی گرم جوشی نہیں تھی وہاں سب کچھ نارمل تھا۔۔وہ ماہ جبیں کی طرح سکتے میں نہیں چلا گیا تھا۔۔وہ ماہ جبیں کو بھی باقی لوگوں کی طرح ٹریٹ کر تا رہا تھا پہلے دن تو ماہ جبیں کو اپنی بے پایاں خوشی میں احساس

ہی نہیں ہوا مگر اسی رات جب فرح نے کہا۔۔

ولید بھائی کچھ روڈ سے نہیں ہو گئے؟

تو اس نے بہت آرام سے کہہ دیا کہ۔۔یہ اس کا وہم ہے مگر اب اس وقت اسے خیال آرہا تھا کہ فرح کا اندازہ کچھ اتنا غلط بھی نہیں تھا۔۔وہ امی کے بے حد اصرار پر بھی کھانے کے لئے نہیں رکا تھا اور ہوٹل کی بجائے گھر رہنے کی بات پر بھی اس نے کافی سرد مہری کا مظاہرہ کیا کہ کوئی بھی اصرار نہ کر سکا۔ لیکن آج وہ اچانک آیا اور آتے ساتھ ہی اس نے ماہ جبیں سے اپنے ساتھ چلنے کو کہا اسے کچھ ضروری شاپنگ کرنی تھی اور وہ چاہ رہا تھا ماہ جبیں اسے کسی اچھی جگہ لے جائے۔۔ولید کی اس بات پر ماہ جبیں پہ شادی مرگ کی کیفیت طاری ہوئی اور یہ کیفیت اس کے سپاٹ چہرے سے بجھنے لگی۔۔۔بے حد خاموشی سے اس مال تک کا سفر طے ہوا یہ سفر گو کہ اس کے اندازے کے برعکس تھا مگر چند منٹوں بعد وہ یہ سب بھول کے اسے شاپنگ کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔وہ بہت سوچ سوچ کے شاپنگ کر رہا تھا۔۔جس سے محبت ہو اس کی ہر ادا بھاتی ہے ورنہ جس طرح یہ شاپنگ کر رہا ہے فرح ہوتی تو میں نے اس کا سر پھاڑ دینا تھا۔۔اس خیال کو اس نے فورا ٹائپ کر کے فرح کو بھیجا۔۔

ولید اسے یہاں لا کے بھول ہی گیا تھا بالکل ایسے جیسے نکاح کے بعد زندگی میں شامل کر کے بھول گیا تھا۔۔

مجھے اندازہ ہے تم کتنی خوش ہوگی۔۔فرح کا ریپلائی آیا۔۔موبائل بیگ میں رکھ کے اس نے سامنے دیکھا ولید اب وہاں نہیں تھا اس نے مڑ کے دیکھا وہ تھوڑی دور لیڈیز ورائیٹی چیک کر رہا تھا ماہ جبیں کے چہرے پہ پل بھر میں سب دھنک رنگ اترے تھے۔۔

کچھ دیر مزید شاپنگ کرکے وہ کاؤنٹر پہ پیمنٹ کرنے چلا گیا اس نے ایک بار بھی اسے مخاطب نہیں کیا۔۔مگر وہ لیڈیز سوٹ اسے خوش کرنے کے لئے کافی تھا تھوڑی دیر پہلے کا اضطراب ختم ہو گیا تھا۔۔

چلیں۔۔اسکے قریب کھڑا وہ پوچھ رہا تھا وہ خواہ مخواہ پزل ہوئی۔۔وہ پزل ہونے والی لڑکی نہیں تھی بنا جھجکے وہ کئی ہزار کے سامنے پرفارم کر چکی تھی۔۔پتہ نہیں محبت اعصاب پر کیوں سوار ہو جاتی ہے۔۔

آئس کریم کھاؤگی؟وہ چونکی فراک خریدتے دیکھ کے وہ حیران ہوئی تھی مگر اس بات پر اس کے دل کو پنکھ لگ گئے تھے۔

واپسی کے سفر میں وہ کھڑکی کے پار نہیں دیکھتا رہا تھا اس سے ایک دو باتیں کرنے کے بعد وہ موبائل پر مصروف ہوگیا تھا۔۔اس کا چہرہ اب سپاٹ نہیں تھا ماہ جبیں کو سمجھ نہیں آئی کوئی آپ کو اتنا اچھا کیسے لگ سکتا ہے۔۔تب جب وہ آپ کو اتنی اہمیت نہ دے جتنی آپ اسے دے رہے ہیں۔۔اسکے سرد رویے کی چوٹ کھا کے بھی آپ اتنی ہی محبت کریں ایک زرا سی نگاہ پر ساری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تلخیاں بھول کے ہواؤں میں اڑنے لگیں محبتوں کے اصول بہت نرالے ہیں۔۔ آئس کریم اسے کبھی اتنی میٹھی نہیں لگی تھی مٹھاس بہت اندر تک اسکے اندر قطرہ قطرہ اتری تھی۔۔خوشی سے باؤلا ہونا کسے کہتے ہیں یہ اسے ابھی سمجھ آیا۔

یہ گانا وانا کوئی اچھا کام تو نہیں ہے۔۔۔ولید نے آئس کریم میں چمچ گھماتے ہوئے کہا۔۔وہ خاموش رہی اسے سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا جواب دے۔۔مجھے تو حیرت ہوئی سن کر کہ تم خاص جگہوں پر پرفارم بھی کرتی ہو۔۔اسے خاموش دیکھ کے ولید نے کہا تھا۔۔

پیسہ بڑوں بڑوں کا دماغ خراب کردیتا ہے میں سمجھتا تھا خالو جان میں ابھی کچھ غیرت باقی ہوگی مگر۔۔وہ چند لمحے خاموش ہوا۔۔اگر انہوں نے منع نہیں بھی کیا تو تمہیں خود کو کبھی حیا نہیں آئی یہ میراثیوں والا کام کرتے ہوئے تمہیں پیسہ کمانا تھا تو کوئی ڈھنگ کا کام بھی تو کیا جاسکتا تھا یہ دو ٹکے کا کام کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔یہ بیہودہ کام کرکے اور چار پیسے کما کر تم سمجھتی ہو تم کوئی چیز بن گئی ہو تو تم غلط ہو مائی ڈیئر۔۔لوگ اوپر سے تالیاں بجاتے ہیں اندر سے تھوکتے بھی نہیں ہیں۔۔ماہ جبیں ساکت بیٹھی تھی اتنے سالوں میں وہ پہلی بار اس سے اس لئے ملنے آیا تھا اسے تکلیف ہوئی۔۔سخت زہر لگتی ہیں مجھے یوں اپنی ذات کی پبلسٹی کرتی ہوئی عورتیں۔پگھلتی ہوئی آئس کریم کا چمچ منہ تک لے جاتے ہوئے وہ اطمینان سے کہہ رہا تھا وہ زہر اگل رہا تھا اور ماہ جبیں یک ٹک آئس کریم تکتی رہی صرف آئسکریم نہیں گھل رہی تھی ماہ جبیں

بھی گھل رہی تھی۔۔تب ہی ولید کا موبائل تھرتھرایا۔۔

میں بھی تمھیں بہت مس کررہا ہوں۔۔دوسری طرف کی بات سن کے اس نے کہا۔۔ہاں شاپنگ کرلی ہے اور تمھارا وہ ڈریم فراک بھی لیا ہے۔۔وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا اس کا کچھ دیر پہلے کا زہر زہر لہجہ اب زعفران زار ہوا۔۔اسی لمحے ماہ جبیں نے آئسکریم کو نیلا پڑتا دیکھا وہ نہیں جانتی تھی یہ نیلاہٹ اسے نیلوں نیل کر دے گی۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

تم یونیورسٹی کیوں نہیں جارہی؟فرح نے ماتھے پر بل ڈال کے اس سے پوچھا۔۔

ویسے ہی۔۔ماہ جبیں نے آنکھیں چرائیں۔۔اسکا انداز سست تھا۔

ویسے ہی کیا مطلب؟فرح نے اس کی بات دہرائی۔۔

میرا دل نہیں چاہ رہا تھا اس لئے نہیں گئی کل چلی جاؤں گی۔۔اس نے اکتا کے کہا۔۔

اچھا واہ بھئی کیا بات ہے آپکے دل کی خیر یہ بتاو حریم کے فنکشن پر کیا پہنو گی کچھ ڈیسائیڈ کیا تم نے؟

پتہ نہیں فرح وقت آنے پر دیکھ لوں گی۔بالوں کو کیچر میں مقید کرتے ہوئے اس نے جیسے جان چھڑانی چاہی۔۔

ایسا کرتے ہیں شاپنگ کے لیے چلتے ہیں میں بھی آج فری ہوں کچھ یونیک سا ڈھونڈتے ہیں ویسے بھی کافی دن ہوئے ہم نے ساتھ میں شاپنگ نہیں کی۔۔۔ فرح نے اسکے موڈ کو نظر انداز کرتے ہوئے پروگرام ترتیب دیا۔

اوکے تم تیار ہو جاکے میں بھی جب تک تیار ہوجاتی ہوں۔اس وقت وہ فرح سے الجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔۔عجیب سی کشمکش تھی ولید کی ان باتوں سے وہ بے حد الجھ گئی تھی بھلا ولید کو اسکی سنگنگ پر کیا اعتراض ہوسکتا تھا ابھی تو اسکے چینل والوں سے معاہدے ہونے لگے تھے۔فرح سے بھی ڈسکس نہیں کر سکتی تھی فرح جذباتی تھی اور ولید کے رویے پر وہ پہلے ہی کافی اعتراضات کر چکی تھی ماہ جبیں نہیں چاہتی تھی کہ بات بگڑے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے ولید سے بات کرنی ہوگی اس سے پہلے مجھے یہ بات کسی سے شئیر نہیں کرنی چاہیے۔۔اس نے سوچا اور مطمئن ہو گئی۔۔دس منٹ میں تیار ہو کے وہ فرح کے سر پر تھی۔

ہم حریم کے فنکشن پر نہیں جا رہے ابھی۔۔اسکے لئے شاپنگ پر جا رہے ہیں پلیز بند کرو یہ میک اپ کی دکان۔۔۔وہ شوخ ہوئی فرح اسکے بدلے موڈ پر شانت ہوئی۔

ایک بھرپور دن گزار کے وہ دونوں گھر آئیں اور فرح نے آتے ہی سب لاؤنج میں پھیلا دیا وہ ایک ایک چیز کھول کے دیکھ رہی تھی۔۔

خدا کو مانو فرح یہ کیا کررہی ہو؟؟ماہ جبیں بلبلائی۔۔اتنے گھنٹوں کی مشقت کرکے آئے ہیں اور اب تم پھر سے یہ سب کھول کے بیٹھ رہی ہو۔۔

تو اور کیا دیکھوں نہیں کیا خرید لائے ہیں۔۔فرح نے منہ بنایا۔۔

لیتے ہوئے نہیں دیکھا تھا کیا؟؟اس نے دانت کچکچائے۔۔

وہاں اتنی لائیٹنگ میں کیا پتہ چلتا ہے یہ تو اب پتہ چلے گا کہ ہم کیا لائے ہیں۔۔

تم انہیں گھر نہیں اتنی ہی لائیٹنگ میں پہنو گی۔۔

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔۔فرح نے سوچنے کی ایکٹنگ کی اسکی بات پر۔۔
لیکن ایک بار دیکھنے میں حرج ہی کیا ہے؟آخر میں اس نے زبان چڑائی۔

پٹوگی تم مجھ سے۔۔ماہ جبیں نے مصنوعی غصے سے آنکھیں دکھائیں جواب میں فرح کھلکھلائی۔۔

ماہ جبیں ایک دن ایسا آئے گا جب تم اس کنورسیشن کو یاد کروگی لیکن اس وقت میں دور ہونگی تب تم کس کی بونگیوں پر غصہ جھاڑو گی۔۔

اب ایسا بھی نہیں کہ میں تمہاری ان باتوں کو یاد کیا کروں گی اتنی ویلی ماہ جبیں نہیں ہو سکتی۔۔۔بے حد ناز سے اس نے کہا تھا۔

یہ اسی دن کی رات تھی۔۔فرح کے ساتھ وہ وقتی طور پر ولید کی باتوں کو بھول گئی مگر تنہائی ملتے ہی اسکے دل میں وہم آنے لگے۔۔کھلے آسمان تلے ٹہلتے ہوئے بھی اندر کی بے چینی کم نہیں ہوئی تھی بڑھ گئی کئی بار موبائل پر نمبر ڈائل کرتے کرتے رہ گئی کافی دیر گزری جب بلآخر اس نے نمبر ڈائل کر ہی لیا جلتی بجھتی سکرین دیکھتے ہوئے اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری۔۔ سکرین کی طرح اسکی امید بھی جل بجھ رہی تھی۔۔کال کٹنے سے ایک لمحہ پہلے کال ریسیو کر لی گئی۔۔

السلام علیکم۔۔۔دھڑکتے دل سے ماہ جبیں نے سلام کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کون؟مصروف سے لہجے میں سلام کا جواب دیئے بغیر سوال ہوا۔۔

ماہ جبیں بات کررہی ہوں۔اس نے گہری سانس لی اب پتہ نہیں اس کے پاس واقعی نمبر سیو نہیں تھا یا پھر یہ بھی بے نیازی تھی۔۔

کیسے ہیں آپ؟اسکا لہجہ مدہم ہوا۔۔

ہاں میں ٹھیک ہوں تم بتاؤ کال کیسے کی۔۔وہ روکھا ہوا۔۔

میں آپکو بغیر وجہ کے کال نہیں کر سکتی کیا؟اس نے الٹا سوال کیا۔

نہیں کرسکتی بلکہ کوئی وجہ ہو تب بھی نہیں کرسکتی۔۔اس نے بنا کسی لاگ لپیٹ کے دو ٹوک لہجے میں جواب دیا۔ماہ جبیں اسکے لہجے کے سردپن سے سن ہوئی۔

ہمیشہ ہوئے مجھ کو دیکھ کے برہم

اس کے دل کو ولید کے جواب نے کند چھری سے ذبح کیا تھا۔۔

لیکن کیوں ولید میں آپکو کال کیوں نہیں کرسکتی؟میں آپکی بیوی ہوں اور مجھے پورا حق ہے کہ میں آپ سے بات کروں۔۔اسکا سانس پھولنے لگا۔۔

کیونکہ میں تم سے بات نہیں کرنا چاہتا میں نے تمہیں کوئی ایسا حق نہیں دیا نہ دوں گا۔۔میں ہر ایک سے بات نہیں کرتا۔۔

میں ہر ایک نہیں ہوں ولیدمیں آپکی بیوی ہوں۔۔اس نے اپنے لفظوں پر زور دیا۔

ہاں ہو مگر نہیں رہوگی۔۔چند سیکنڈز کی خاموشی کے بعد ولید نے کہا اس کا لہجہ بے حد سرد تھا ماہ جبیں کے وجود میں کپکپی طاری ہوئی۔۔

میں تم سے کبھی شادی نہیں کروں گا میری بیوی میراثیوں والے کام کرے میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔

میں چھوڑ دوں گی ولید تم اب کبھی۔۔۔ماہ جبیں کی بات مکمل نہیں ہو سکی۔۔

ولید نے اس کی بات کاٹ دی۔۔مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا مجھے تم سے کہیں اچھی لڑکی مل سکتی ہے نیک شریف پاک دامن مجھے ایسی ہی لڑکی چاہیے بلکہ میں ایسی ہی لڑکی ڈیزرو کرتا ہوں۔۔تم بھی کسی کو پھانس لینا تمہارے لئے

تو یہ مشکل کام ہوگا بھی نہیں۔۔اب مجھے آئندہ کال مت کرنا آج تو کافی رعایت برت گیا ہوں آئندہ امید مت رکھنا۔۔پاؤں تلے زمین کیسے نکلتی ہے سر پر آسماں کیسے ٹوٹ پڑتا ہے وہ کوئی اس لمحے لرزتی کانپتی ماہ جبیں سے پوچھتا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تم حریم کو منع کردو فرح۔۔میں وہ پروگرام نہیں کروں گی۔۔ماہ جبیں نے دور لمبی سڑک کو دیکھا اسٹریٹ لائٹس کی روشنی کے باوجود وہ سب کچھ صاف اور واضح نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں نہیں کروگی؟فرح الجھی۔۔

میرا دل نہیں چاہ رہا فرح مجھے لگتا ہے میں اپنا میوزک کنٹینیو نہیں رکھ سکتی۔۔

تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا؟فرح نے کہا۔۔

ابھی تو ٹھیک ہوا ہے خراب تو پہلے تھا۔۔وہ پھیکی سی ہنسی تھی۔۔

اچھا اور حریم کو کیا کہو گی تم۔۔کیونکہ میں تو اس سلسلے میں بالکل تمہاری ہیلپ نہیں کرنے والی۔۔

میں اسے منا لوں گی میں سب سنبھال سکتی ہوں سوائے ولید کے۔۔چند منٹ بعد اس نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

مجھے اندازہ تھا تم یہ اس لئے کررہی ہو۔۔فرح چلائی۔۔لیکن یہ حرکت کر کے تم اس پر کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو۔۔ماہ جبیں تم آج سے یہ نہیں کررہی بہت سالوں سے کر رہی ہو۔۔ولید کو اس بات پر اعتراض تھا تو اسے پہلے کہنا چاہیے تھا اب اس وقت جب تمہارا کریئر بننے لگا ہے اسکا ایک دم آکے یہ اعتراض کرنا صحیح نہیں ہے۔۔

ماہ جبیں نے دور جلتی ہوئی روشنیاں دیکھی۔۔شاید یہ روشنیاں میرے نصیب سے بھی اتنی ہی دور ہیں۔۔اداسی اس کے من پر اتر رہی تھی۔۔ہوسکتا ہے اسے خبر نہ ہو فرح۔۔اس نے فرح سے زیادہ خود کو تسلی دی۔۔

تب بھی اس میں ولید کا ہی قصور ہے تم سے رابطہ نہ رکھنے کا فیصلہ بھی اسی کا تھا تمہیں یاد ہے تم نے اس بات پر کتنا شور مچایا تھا مگر اس نے ایک نہیں سنی اور پھر اسی پر بس نہیں کیا اس نے خالہ کا آنا جانا بھی بند کروا دیا میں تو کئی بار امی سے کہہ چکی ہوں اس سب میں ولید کا کوئی مفاد ہے کہیں کوئی چیز غلط ہے ورنہ کوئی شخص اپنی بیوی سے رابطہ نہ رکھے وہ بیوی جو اس پہ جان نثار کرتی ہو یہ ایسے ہی ممکن نہیں۔۔اس سب کے پیچھے کوئی لڑکی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔آخری بات فرح نے بہت سوچ کے کہی تھی۔۔اور وہ چاہتے ہوئے بھی نہیں بتا سکی کہ ہو سکتا نہیں ہو چکا ہے آف وائٹ فراک اس کی آنکھوں میں چبھا تھا۔۔

ماہ جبیں تم ولید کی یہ بات نہیں مانو گی اسے ہوتے رہیں اعتراضات۔۔یہ تمہاری زندگی ہے ولید کو کوئی حق نہیں تمہیں اس سے بہتر کوئی مل جائے گا۔۔فرح نے واپسی کے لئے قدم بڑھاتے ہوئے دو ٹوک کہا۔

رات میں ہم جتنی بھی روشنیاں کرلیں وہ سورج کی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔۔دن کی روشنی میں اس جگہ کا منظر مختلف ہوگا تم یہی سمجھو کہ تم اس جگہ کو دن میں دیکھ رہی ہو اور میں رات میں۔مجھے ولید سے بہتر نہیں چاہیے ولید ہی چاہیے۔۔میں کسی بھی قیمت پر ولید سے دست بردار نہیں ہو سکتی۔اسے خیال ہی نہیں رہا کہ وہ مان چکی ہے اس سب کو وہ رات میں ہی دیکھ رہی ہے اور رات میں ہم کچھ بھی کر لیں واضح نہیں دیکھ سکتے۔۔

آپ نے فون کیا پھر ابراہیم بھائی کو؟وہ سب کھانے کی ٹیبل پر تھے جب عاصمہ نے خالد صاحب سے پوچھا۔۔ماہ جبیں نے چونک کے فرح کو دیکھا فرح نے نظریں چرائیں۔۔

ہاں بات ہوئی تھی میری مگر مجھے نہیں لگتا یہ مسئلہ حل ہوگا وہ تو خود کافی پریشان تھا بار بار معذرت کررہا تھا۔۔میں نے تو صاف کہہ دیا کہ ولید نے یہ رشتہ نبھانا ہے تو نبھائے ورنہ ہماری بچی ہم پر بھاری نہیں ہے ہمارے پاس اس سے بہتر رشتے ہیں ویسے بھی ایسا بد دماغ اکھڑ شخص میری ہونہار بیٹی کے لائک

نہیں مانا کہ ہماری بچیاں آج کے طور طریقے کے مطابق چلتی ہیں لیکن پھر بھی کچھ حدود ہیں جن پر وہ اول روز سے پابند ہیں اور جب انکے اپنے گھر کا ماحول بھی ایسا ہی ہے۔۔پھر اسے کیا حق ہے اس طرح کی بات کرنے کا۔۔ میری بچی جب تک میرے گھر ہے اپنی مرضی سے رہے گی۔۔خالد صاحب خاصے برہم تھے ورنہ اتنی لمبی بات کرنا ان کے مزاج کے خلاف تھا ماہ جبیں نے ملامتی نظروں سے فرح کو دیکھا وہ مطمئن لگ رہی تھی۔۔وہ اور پریشان ہوئی یہ مسئلے کا حل نہیں تھا ولید اس بات کو انا کا مسئلہ بنا سکتا تھا۔۔بات بگڑ رہی تھی جبکہ ماہ جبیں کسی بھی طرح بات کو سنوارنے کے حق میں تھی۔۔

بغیر کسی سے بات کئے وہ ٹیبل سے اٹھ گئی۔

لیپ ٹاپ گود میں رکھے وہ الجھے ذہن سے کام کرنے کی کوشش کررہی تھی پاس ہی دوسرے صوفے پہ فرح موبائل پر مصروف تھی یا نظر آنے کی کوشش کررہی تھی۔۔عاصمہ بیگم ہی تھی جنھوں نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی وہ پریشان تھیں اور نظر بھی آ رہیں تھیں۔۔جب ہی ماہ جبیں کے موبائل پر رنگ ہوئی۔۔اس نے نمبر دیکھا اقرار یا انکار دونوں کام ہی بے حد مشکل تھے۔۔

حریم آئی ایم رئیلی سوری میں یہ فنکشن نہیں کر پاؤں گی۔۔ایک دو رسمی باتوں

کے بعد اس نے کہا تھا۔میں کمٹمنٹ توڑنے والوں میں سے نہیں ہوں لیکن میں اب میوزک کنٹنیو نہیں رکھ سکتی۔۔ہاں کانسرٹس بھی کینسل ہو گئے ہیں۔ دوسری طرف کی بات سن کے وہ جواب دے رہی تھی۔۔فون بند کر کے اس کا دل چاہا وہ اٹھ کے باہر نکل جائے لمبی سڑک پر ننگے پاؤں چلتی جائے شاید یہ وحشت کم ہو۔۔وہ بے خبر تھی کہ وحشت نے دور تک اس کے ساتھ ننگے پاؤں چلنا تھا۔

تم غلط کررہی ہو حریم کو منع کر کے۔۔۔فرح نے تیز لہجے میں کہا۔

ہاں کررہی ہوں تو پھر۔۔۔ماہ جبیں چیخی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تم سے شادی نہیں کرے گا وہ پچھلے دو سال سے انکار کر چکا ہے لیکن خالہ کا خیال تھا کہ وہ مان جائے گا۔۔اب بھی وہ سوچ سمجھ کے یہاں آیا تھا اس کا ایٹیٹیوڈ بہت کچھ سمجھا گیا تھا عشق کی پٹی تمہاری آنکھوں پر بندھی تھی ہماری نہیں اور یہ جو کچھ اس نے تمہیں کہا ہے وہ بھی اسی وجہ سے کہا۔۔اسکے پاس کوئی اور بہانہ نہیں تھا بزدلوں کی طرح تم پر الزام دھر رہا ہے اتنا ہی طرم خاں ہے تو پھر صاف کہے کہ اسے کوئی اور پسند آگئی ہے۔۔اس سے پہلے کہ وہ تمہیں چھوڑ دے تمہیں چاہیے تم اسے چھوڑ دو۔۔کچھ بھی نہیں ہے اس میں۔۔وہ ڈیزرو نہیں کرتا تم اسے اس قدر چاہو۔۔تمہارے سامنے ایک زندگی ہے خوشگوار زندگی۔۔۔تم اسے ولید کی بھینٹ مت چڑھاؤ۔اپنا کیریئر بناؤ۔۔

تمہیں موقع ملا ہے ماہ جبیں جو ہر ایک کو نہیں ملتا۔۔تمہیں اپنا نام بنانا ہے تم ایک سٹار بننے جا رہی ہو۔۔اس بے حس شخص کے پیروں کی خاک مت بنو۔۔

ماہ جبیں کی زبان تالو سے چپک گئی تھی اسے لگا وہ اب کبھی بات نہیں کر سکے گی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یہ اس رات کے دو دن بعد کی بات تھی فرح عاصمہ کے ساتھ بیٹھی مختلف سوچوں میں الجھی ہوئی تھی کچھ دیر پہلے ہی عاصمہ کی ناظمہ سے بات ہوئی تھی اور انہوں نے کسی لگی لپٹی کے بغیر بتا دیا تھا کہ وہ اور ابراہیم ہر ممکن کوشش کر چکے ہیں مگر ولید کسی طرح بھی اس شادی پر تیار نہیں اور وہ لوگ ولید کے ساتھ اس عمر میں زبردستی بھی نہیں کر سکتے۔۔انہوں نے عاصمہ سے بھی یہی بات کی تھی کہ زبردستی کے رشتے کامیاب نہیں ہوتے بہتر ہے وہ علیحدگی کا فیصلہ کریں عاصمہ کو ان کی کسی بات سے کوئی اختلاف نہیں تھا ماہ جبیں کے لئے رشتوں کی کمی بھی نہیں تھی مگر کل رات کا اس کا وہ بلکنا انہیں یاد تھا۔

وہ دن کو رات کہے گا میں مان لوں گی اسے میرا گانا نہیں پسند میں اب کبھی نہیں گاؤں گی مگر وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کرے۔۔مجھے نہیں آتا اسکے بغیر رہنا نہیں آتا۔۔اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی انہوں نے ساجد بھائی سے بات کی تھی۔۔میں ماہ جبین کو یوں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی۔۔۔فرح کی ناراضگی پر

انہوں نے کہا تھا۔

اور پھر ایک بار شادی ہوجائے تو سب ٹھیک ہوجاتا ہے۔وہ خود کو تسلی دے رہی تھیں مگر ہر بار سب کچھ ٹھیک نہیں ہوتا فرح نے دماغ کی آواز کو جھٹکا۔ کاش امی کی بات ٹھیک ہو جائے۔۔اس نے پورے دل سے دعا کی۔

وہ سیاہ رات تھی چاند کہیں دور دیس کا مسافر لگتا تھا جس کے نکلنے کے آثار آسمان پر کہیں نہیں تھے۔چاند نہ ہو تو آسمان ستاروں سے بھرا ہونا چاہیئے۔۔مگر ستارے کہیں اکا دکا تھے شاید ستارے بھی اپنے چاند کو ڈھونڈنے نکلے ہوں گے۔انہیں احساس ہو گیا ہوگا چاند کی موجودگی میں وہ ماند تو ہو جاتے ہیں لیکن چاند کے نہ ہونے سے ان کا حسن ادھورا ہے بالکل میری طرح۔۔یہ سب سمجھتے ہیں ولید مجھے نہ ملا تو میں ٹھیک رہوں گی۔۔سٹار بن جاؤں گی ایک دنیا میرے پیچھے ہو گی لیکن میں ایسی دنیا کا کیا کروں گی جس میں میرے قدم پاتال میں اترتے ہوں بہت سال پہلے سے میری کائنات وہی ہے۔۔میں ولید کی زندگی میں ان چاہی ہوں میرے لئے یہ بات بہت تکلیف دہ ہے بہت اذیت ناک ہے ان چاہا ہونا انسان کو بہت بے بس کر دیتا ہے۔۔

اتنا کہ انسان خود سے نظر نہیں ملا سکتا میں یہ بھی جانتی ہوں اس زندگی میں بہت سی مشکلات ہوں گی مجھے اپنی انا اپنا غرور اپنی عزت سب مٹی میں ملانا

ہوگا میرے لئے یہ چیز آسان نہیں ہے بہت مشکل ہوتا ہے اپنے آپ کو خاک کرنا ساری زندگی آپ اپنی انا کو پروان چڑھاتے ہیں اور پھر کسی ایک کی خاطر وہ آپ جڑ سے اکھاڑ پھینک دیں تو کیا یہ اتنا آسان ہے؟ ماہ جبیں نے اپنے آنسو اندر اتارے۔

ولید مجھے جب جب گھٹیا کہتا ہے تب تب جو اذیت ہوتی ہے اس کا کوئی پیمانہ نہیں جو میں ماپ کے دکھا سکوں۔۔ایک وقت ایسا آتا ہے جب قسمت آپکے پاس کوئی آپشن نہیں چھوڑتی۔۔میرے پاس دو راستے ہیں دونوں ہی مشکل ہیں پہلا راستہ جس میں ولید سے طلاق لے لوں اپنی سیلف ریسپیکٹ بچا لوں اور پھر تمام عمر دل پر بوجھ لئے پھرتی رہوں۔۔دوسرا راستہ اپنی ذات کو ریزہ ریزہ کردوں امر ہو جاؤں۔اس میں میرے دل پر کوئی بوجھ نہیں ہوگا۔میری سانسیں نہیں رکیں گی۔۔یہ کیسے ممکن ہے میں اسے دیوانہ وار چاہوں اور وہ مجھے آنکھ بھر کے نہ دیکھے۔۔؟

میں اسکی خاطر جاگتی رہوں اور وہ رات بھر سوئے۔۔ولید میرے آسمان کا وہ چاند ہے جس کے بغیر سب مدہم ہے ہر حسن ادھورا ہے وہ جب میرے آسمان پہ آئے گا تب ہی میرا گہنا ہوا حسن شوخ ہوگا۔۔

سر پر چھت ہو نہ ہو آسمان ضرور ہونا چاہیئے۔۔دماغ والے پہلا راستہ چنتے ہیں دوسرا راستہ تو عشق والوں کا ہوتا ہے۔

فرح کہتی ہے کیا شادیاں ایسی ہوتی ہیں نہ مایوں نہ مہندی نہ کوئی فنکشن۔۔کل چار لوگ ان کی طرف سے آئیں گے اور چار ہماری طرف سے۔۔انہوں نے فنکشنز نہین کرنے نہ کریں مگر ہمیں تو کرنے دیں اس بات پر اعتراض کیوں؟

فرح جانتی تو ہے کہ ماموں اور پتہ نہیں کس کس کے اصرار اور دھمکیوں سے یہ شادی ہو رہی ہے پھر بھی امید کرتی ہے سب نارمل ہو۔۔وہ افسردہ ہے وہ کہتی ہے تم دوسروں کے اسپیشل ڈیز کو چار چاند لگا دیتی ہو اور اپنا اسپیشل ڈے اس قدر عام کہ شاید اتنا عام فنکشن تم نے ساری زندگی اٹینڈ نہیں کیا ہوگا۔۔ فرح نہیں جانتی یہ بے حد عام فنکشن کتنا خاص ہے کاش وہ میری آنکھ سے دیکھ پاتی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novel|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات اب بھی اتنی ہی سیاہ تھی کاش ساری سیاہ راتیں ادھر ہی رہ جائیں آئندہ کوئی سیاہ رات میرے من پر نہ اترے۔۔

میرے لئے علیحدگی کا خیال ہی سوہان روح ہے۔۔جس طرح بھی سہی شادی تو ہو رہی ہے میں مطمئن ہوں میں خوش ہوں ویسے بھی ولید کے سوا اس دنیا میں رکھا کیا ہے۔۔میرے دل کی تاریں اس کی ذات کی محتاج ہیں۔۔اور یہ تال بڑی حسین شئے ہے۔۔آپ کے انگ انگ میں دھمال ڈالتی ہے سیاہ شب کے آخری پہر نے ماہ جبیں کے چہرے پر پھیلی روشنی پہلے کبھی نہیں دیکھی۔۔ اس کے چہرے سے پھوٹتی شفق رو پہلی کرنوں کی طرح چہار سو پھیلی تھی۔۔

اسے لگا سارے تارے اس پر ٹوٹ کے برس رہے ہیں وہ نہیں جانتی تھی اس جاگتے خواب کی تعبیر میں ابھی وقت باقی ہے۔

وہ جس طرح دلہن بن کے اس گھر میں آئی تھی خاندان میں اس کی مثال نہیں تھی۔۔بہت سے رشتے نا پسندیدہ ہوتے ہیں لیکن اپنا بھرم ہر ایک رکھتا ہے۔۔ولید نے ایسی کوئی کوشش نہیں کی تھی نہ ہی اپنے گھر والوں کو کرنے دی وہ ان چاہی تھی اور اسی طریقے سے لائی گئی تھی۔۔ایک کسک تھی جو اس کے دل میں چبھی رہ گئی خود سے زیادہ اسے عاصمہ اور فرح کا خیال ستا رہا تھا۔

میں نے تمہیں صرف اپنے کمرے میں جگہ دی ہے میرے دل میں اب بھی دیا ہے وہی تھی وہی رہے گی۔۔تمہارا یہ خوبصورت چہرہ میرے نزدیک کتنا بد صورت ہے تم نہیں جانتی مگر بہت جلد جان جاؤ گی فکر نہ کرو کوئی انا۔۔سیلف ریسپیکٹ ہے بھی تمہارے پاس یا سب ڈھونگ تھا۔۔ماہ جبیں کو ایسی ہی باتوں کی توقع تھی مگر اس کا دل ان باتوں پر بے حد افسردہ ہوگا اس بات کی وہ خود سے توقع نہیں کر رہی تھی۔

آپ لوگ ہنی مون پر کہاں جائیں گے ؟

اگلی صبح ناشتے پر ماریہ نے پوچھا۔۔تمہیں کس نے کہا کہ ہم جائیں گے؟ماتھے پر شکنیں لئے ولید کا لہجہ درشت تھا۔۔کسی نے نہیں مطلب کسی کے کہنے کی

کیا ضرورت ہے یہ تو نارمل بات ہے نہ۔۔ماریہ گڑبڑائی۔۔نارمل۔۔۔اس نے اس لفظ کو خوب کھینچا۔اس شادی پر اور کچھ بھی نارمل ہوا جو اب یہ ہوگا۔۔

ہنی مون پر جاؤں گا میں اس کے ساتھ مائی فٹ۔۔ابھی اتنا برا وقت نہیں آیا ولید ابراھیم پر۔۔اس سے تو بہتر ہے میں افریقہ کے جنگلوں میں نکل جاؤں ممکن ہے میں وہاں کچھ انجوائے کر سکوں۔۔طنز۔ تمسخر۔۔نفرت ماہ جبیں سمجھ نہیں سکی تھی وہاں کیا کیا تھا میں تو ایک دن میں ہی اوب گیا ہوں اس کی شکل سے۔۔اس کے گھر والے تو کہتے تھے ٹیلینٹڈ ہے ایک دنیا اس کے پیچھے ہے اور پتہ نہیں کیا کیا۔۔مگر سر سے ایسے اتار پھینکا جیسے شہر بھر کا بوجھ ہو۔ ناشتے کی میز پر صرف چمچ کانٹوں کو گھمانے کا شور تھا اس کی طرح ماریہ اور خالہ بھی سر جھکائے چمچ گھما رہی تھیں کوئی یوں بھی اپنی لاڈلی کو نکالتا ہے خدا جانے کون سے گل کھلا رہی تھی جو اپنے سر سے بلا اتار ہم پر منڈھ دی۔۔ صاف واضح انکار کیا ایک بار نہیں کئی بار۔۔کوئی ایک بات نہیں مانی مگر نہ جانے کون سی ایسی مجبوری تھی جو سب برداشت کرتے چلے گئے۔۔ضرور اپنی عزت بچائی ہے اس کے کرتوت ہی ایسے تھے۔۔ماہ جبیں سانس روکے سن رہی تھی۔۔مگر دل کی دہائیوں کو نظر انداز کئے وہ دوبارہ ناشتہ کرنے لگی تھی۔۔یہ محبوب کے گھر اس کی پہلی صبح تھی وہ جان گئ اگلی بہت سی صبحیں ایسی ہی ہوں گی۔

یہ اسی صبح کی شام تھی۔۔گہرے نیلے سوٹ پر سفید دوپٹہ اوڑھے نک سک سے تیار وہ سج سج سیڑھیاں اترتی دکھائی دی۔۔ناظمہ بیگم کی جان میں جان آئی انہیں گمان تھا وہ صبح کی بات پر برہم ہوگی انہوں نے ماہ جبیں کا عشق سنا تھا دیکھا نہیں تھا ورنہ وہ گمان بھی نہ کرتیں۔۔اس کے انگ انگ سے محبت پھوٹتی تھی۔۔میٹھا میٹھا بولتی وہ خالہ اور ماریہ کے دل میں اتر رہی تھی۔۔اس پوری شام ولید گھر نہیں آیا تھا وہ رات کے تین بجے آیا تھا اور صبح اسے سوتے ہوئے چھوڑ گیا تھا آنے والے ہفتے میں اس کی یہی روٹین رہی تھی۔ولید میرے ساتھ بالکل ٹھیک ہے۔۔گھر میں بھی سب بہت خیال کرتے ہیں نئی جگہ ہے ابھی ایڈجسٹ ہونے میں ٹائم لگے گا۔۔سوری یار میں رپلائی نہیں کر سکی رات میں سب دیر تک بیٹھے رہے فرح کے سوالات کے اس کے پاس وہی جوابات تھے جو وہ سنتی آئی تھی۔۔نیو کپلز کے ایسے بہانے صرف بہانے ہی نہیں ہوتے مگر مہ جبیں کے پاس صرف بہانے ہی تھے۔۔میں نے اس زندگی کا انتخاب خود کیا تھا پھر مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں اپنے گھر والوں کو بھی آگاہی کے عذاب کی بھینٹ چڑھاؤں۔۔انتخاب میرا ہے پھر مجھے ہی گزارہ کرنا چاہیئے۔

آج بہت دنوں بعد وہ سر شام ہی گھر میں تھا۔ایک نظر تیار اور مطمئن سی ماہ جبیں کو دیکھتے ہوئے اس کا پارہ چڑھا تھا۔میری زندگی میں آگ لگا کے تم اتنا پرسکون رہو یہ میں نہیں ہونے دوں گا سختی سے اس کا بازو تھامے وہ غرایا

تھا۔۔مہ جبیں کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔اور پھر وہ شام اس پر بہت بھاری گزری تھی۔۔سب کے ساتھ بیٹھے اس نے اپنے شوہر کے منہ سے اپنی وہ داستانیں سنیں تھی جو آج ہی وجود میں آئی تھی۔۔خالہ کے روکنے پر اس نے صرف ایک بات کی تھی آپ نے کہا تھا میں ایک بار اسے بیاہ لاؤں آپ پھر کسی مسئلے میں نہیں بولیں گی۔۔تلخی قطرہ قطرہ اس کی رگوں میں انڈیلی جا رہی تھی اور یہ تلخی اسے ہرے سے نیلا کرنے والی تھی۔

وہ چائے لے کے کمرے میں آئی اور ساکت کھڑی سامنے دیکھتی رہی۔۔وہ سکائپ پر مصروف تھا اس کی پشت دروازے کی طرف تھی لیکن اس کی نظریں ولید کی پشت پر نہیں لیپٹاپ کی اسکرین پر نظر آتی لڑکی کی طرف تھی۔۔وہ لڑکی بھی اب اسے دیکھ رہی تھی ولید کے سامنے چائے رکھتے ہوئے اسے عجیب سی ہتک ہوئی آپ کا مرد کسی اور کو آنکھ بھر کے دیکھے یہ برداشت کرنا بے حد مشکل کام ہے بھلے سے آپ اسے نظر نہ آئیں لیکن التفات کی وہ نظر کسی اور کے مقدر میں آئے یہ بہت اہانت آمیز ہے۔۔اور یہ لڑکی تو پھر رقیب تھی اور اس کا مرد صرف مرد نہیں تھا محبوب تھا وہ چائے رکھ کے واپس جانے لگی جب ہی اسکی سرد آواز آئی اٹھاؤ یہ چائے میں کافی پیوں گا کافی لے آؤ۔۔بغیر ایک لفظ بولے وہ کمرے سے باہر آئی تھی وہ اس وقت ہمیشہ چائے ہی پیتا تھا صرف اسکی تزلیل کے لئے یہ کیا تھا۔۔اللہ کرے

کال بند کر دی ہو کافی لے جاتے ہوئے اس نے سوچا۔۔ولید کی بات پر وہ بے ساختہ قہقہ لگاتی ہنسی تھی اندر آتی ماہ جبیں نے کس دل سے یہ منظر دیکھا وہ اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں سے صاف ظاہر تھا مگر پرواہ کس کو تھی۔۔کافی دے کر وہ سامنے الماری سے اسکی مطلوبہ شئے نکال رہی تھی تب ہی اس کی تیز دھاڑ پر پلٹی۔۔اس کے پیروں سے ذرا فاصلے پر ٹوٹے مگ کی کرچیاں بکھری تھیں کافی سارے میں پھیل گئی تھی۔۔سن ہوتے اس نے ولید کی آواز سنی جاہل عورت ایک کافی بنانی نہیں آتی پتہ نہیں کونسا لمحہ تھا جب یہ میری زندگی میں آئی۔۔ارے چھوڑو نہ تم کیوں ہائپر ہو رہے ہو تمہیں پتہ ہے نہ میں اس موڈ میں نہیں دیکھ سکتی۔۔ہنستی آواز۔۔ماہ جبیں نے آنکھیں بند کیں۔۔کوئی ہنسے تو تجھے غم لگے ہنسی نہ لگے دور کہیں اسٹوڈیو میں سر تال بکھرے تھے۔۔ٹوٹے مگ کی کرچیاں اس کے دل کو لہو لہان کر گئیں تھیں۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یہ کال والا سلسلہ اس دن بند نہیں ہوا تھا۔۔شروع ہوا تھا۔۔اب ولید شام سے ہی آجاتا آتے ساتھ ہی وہ ایسی جگہ لیپٹاپ رکھتا جہاں سے پورا کمرہ ہی دیا کو نظر آتا تب یہ کمرہ اس پر تنگ ہو جاتا۔۔باہر جانے کی کوشش بے سود تھی اس صورت میں وہ اسے بہانے بہانے سے بلا کر اور زیادہ ذلیل کرتا وہ عجیب مصیبت میں پھنس گئی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تب ماہ جبیں پر کمرہ تنگ ہو جاتا تھا کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں وہ سائیڈ پر بیٹھ جاتی کمرے سے باہر جانے کی کوشش بھی بے سود تھی۔۔تب وہ اسے بہانے بہانے سے بلا کر اور زیادہ زلیل کرتا تھا ماہ جبیں عجیب مصیبت میں پھنس گئی تھی اس وقت بھی ولید نے آتے ہی لیپ ٹاپ آن کیا دیا تو جیسے منتظر ہوتی تھی ہر بار ماہ جبیں دعا کرتی کہ کاش آج وہ آنلائن نہ ہو ماہ جبیں کبھی کسی کے سامنے جھجکی نہیں تھی احساس کمتری کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔لیکن اس لڑکی کے سامنے اسے اپنا آپ بہت چھوٹا لگتا تھا۔۔اب بھی وہ آنلائن تھی چند منٹ بات کر کے ولید اسے انتظار کا کہہ کر شاور لینے چلا گیا تھا۔۔موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھی ماہ جبیں نے نظریں اٹھائیں دیا اسے ہی دیکھ رہی تھی یک ٹک۔۔

اس لڑکی کے چہرے پہ ناراضگی تھی ماہ جبیں کو ندامت ہوئی۔۔نہیں ہونی چاہیے تھی وہ غاصب نہیں تھی۔وہ بھی تو ولید سے محبت کرتی ہے جس طرح اسے دیکھ کے مجھے تکلیف ہوتی ہے اسے بھی مجھے دیکھ کے ہوتی ہو گی۔۔جب جب میں اس کمرے میں چلتی پھرتی ہوں گی اسے بہت تکلیف ہوتی ہوگی۔۔ ولید تو اپنی انا کی تسکین کر رہا ہے لیکن وہ اس کے دماغ میں میرے لیے زہر بھر رہا ہے۔۔دل کی باتوں کو نظر انداز کر کے ماہ جبیں نے غیر جانبداری سے سوچا۔۔

وہ لڑکی اب تک اس پر نظر جمائے ہوئی تھی لیکن اس کے چہرے پر ماہ جبیں

کی طرح تکلیف نہیں تھی اس کے چہرے پر چنگاریاں روشن تھیں۔۔بھسم کرتی ہوئی۔۔راکھ کرنے والی۔

وہ گہری نیند میں تھی جب ولید نے اسے جگایا سامنے کا منظر دیکھ کر وہ جل کر رہ گئی۔۔ولید بڑے خوشگوار موڈ میں دیا سے بات کر رہا تھا۔۔اس نے شاید بالوں کی کٹنگ کرائی تھی یا پھر ڈائی۔۔غصے اور نیند کی وجہ سے اسے صحیح سے پتہ نہیں چلا۔۔اللہ کرے اس کا لیپ ٹاپ ہی ٹوٹ جائے جل کے اس نے سوچا۔

منہ کیا اٹھائے کھڑی ہو کھانا لے آؤ۔۔ولید نے پتھر مارنے والے انداز میں کہا۔۔کھانا گرم کرتے ہوئے اس نے کمرے کا سین یاد کیا۔۔ولید نے کبھی مجھے آنکھ بھر کے نہیں دیکھا۔۔اسے دیا کے بالوں کا رنگ پتہ ہے اسے یاد ہوتا ہے کہ اس نے آج کیا کیا۔۔کہاں گئی۔۔کس کے ساتھ گئی۔۔شاپنگ پر گئی تو کیا خریدا ؟ ولید اس کے ساتھ بات کرتا ہے تو اس کے چہرے پر سب رنگ اتر آتے ہیں یہ سب رنگ تو میرے تھے ان رنگوں کے خواب تو میں نے بہت پہلے سے دیکھنے شروع کیے تھے۔۔اور اس سفر میں۔۔میں اکیلی تو نہیں تھی ان اترتے رنگوں کے خواب تو ہم نے ساتھ میں دیکھنے شروع کیے تھے۔۔پھر میں تنہا کیسے رہ گئی اس کی آنکھوں میں دھند اترنے لگی تھی۔۔کیا ضروری ہے محبت میں کسک ہمیشہ ساتھ رہے۔۔دھند آنکھ سے باہر نکلنے لگی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آدھی رات باہر ہی نہیں تھی اس کے اندر بھی آدھی رات اتر رہی تھی۔

تم کیا سارا دن اسی طرح بیٹھے بیٹھے گزار دیتی ہو ولید کی تیز آواز میں اس نے جلدی سے سسٹم شٹ ڈاؤن کیا۔۔وہ ایک دو دن سے سکائپ کال نہیں کر رہا تھا۔۔کہیں میری بد دعا تو نہیں لگ گئی۔۔ماہ جبیں کو گدگدی ہوئی۔۔ولید ہر حال میں اسے دیکھ کے بگڑتا تھا یہ بات وہ جان چکی تھی ولید جس کام پر اعتراض کرتا تھا وہ دوبارہ اسے کرنے سے گریز کرتی تھی۔۔

یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں ہے جہاں نوکر تمہارے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوں چبا چبا کر کہتے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔آج کوئی بات ہوئی ہوگی شاید۔۔اس کے غصے کو دیکھ کر ماہ جبیں نے لب بھینچے۔۔ٓ ے

پانی تمہارے خاندان والے لے آئیں گے کیا وہ چلایا۔۔پانی کا گلاس اسے دیتے ہوئے اس نے اپنی کوئی غلطی یاد کرنی چاہی۔۔اتنا ٹھنڈا پانی۔۔کم عقل منحوس عورت ولید کا پارہ ہائی ہوا۔۔میں اور لا دیتی ہوں اس کی ڈانٹ کو نظر انداز کرتے ہوئے ماہ جبیں نے گلاس لینے کے لیے ہاتھ آگے کیا۔۔اسی وقت ولید نے ایک جھٹکے سے پانی اس کے چہرے پہ پھینکا تھا۔۔ماہ جبیں کو جیسے اچانک کرنٹ لگا۔۔وہ اس صورت حال کے لیے تیار نہیں تھی۔۔ولید آپ آرام سے بھی تو بات کر سکتے ہیں اس نے بے ربط ہوتے سانس کو بحال کیا۔۔میں نے

کبھی آپ کی کسی بات سے انکار۔۔۔ماہ جبیں کی بات اس کے لبوں میں رہ گئی تھی۔۔ولید کا ہاتھ پوری طاقت سے اس کے چہرے پہ نشان چھوڑ گیا تھا۔۔کمرہ اس کی نظروں کے سامنے گھوم گیا۔۔ولید کا ہاتھ اس کی گال پر نہیں پڑا تھا اس کے دل پر پڑا تھا۔۔ماہ جبیں کو لگا اس کی گال ادھڑ کر ولید کے پیروں میں جا گری ہو۔۔

مجھے تمھاری شکل سے ہی نفرت ہے۔۔میں جب تمھیں دیکھتا ہوں میرے اندر آگ لگ جاتی ہے۔۔تمھاری صرف تمھاری وجہ سے میں خاندان کے بڑوں کے سامنے بے بس ہوا تھا۔۔اس کے بالوں کو مٹھی میں پکڑے ایک ہاتھ سے ماہ جبیں کی ٹھوڑی اوپر کیے وہ نیلا ہوا تھا۔۔بہت محبت ہے نہ تمھیں مجھ سے ۔۔۔اب کرو۔۔جتنا کر سکتی ہو کرو۔۔میں دیکھتا ہوں کتنی دیر یہ محبت زندہ رہتی ہے۔۔اس ڈرامے میں تمھاری ہار ہے یہ طے ہے۔۔نفرت ہے مجھے تم جیسی آوارہ فریبی عورتوں سے۔۔ماہ جبیں کا سانس اندر اٹکنے لگا۔۔میری نظر میں تم دو کوڑی کی بھی نہیں ہو۔۔پوری قوت سے اسے بیڈ پہ دھکا دے کر وہ تن فن کرتا باہر چلا گیا تھا۔

یہ ایک بوجھل سی صبح تھی۔۔منہ دھوتے ہوئے ماہ جبیں نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا۔۔اس کی گال سوجی نہیں تھی بس چہرہ زرد ہو گیا تھا۔۔اس تھپڑ نے اذیت نہیں دی تھی ولید کی باتوں نے دی تھی۔۔اس نے اپنے خشک ہونٹ دیکھے۔۔اس کی آنکھوں میں نمی نہیں جھلکتی تھی وہاں سرخی تھی۔۔چہرہ

خشک کرتے ہوئے اس نے کمرے کے پینٹ کو پھیکا ہوتے دیکھا۔میرے لیے ناشتہ یہیں لے آؤ۔۔آفس کے لیے تیار ہوتے ولید نے کہا اس کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت نہیں تھا عجیب کھردرا سا تھا۔۔

ڈھیلے ڈھالے انداز میں سیڑھیاں اترتے ماہ جبیں کو لاؤنج میں رکھے مہرون صوفے۔۔پردے اور قالین زردی مائل لگے تھے۔۔کچن میں صفیہ سے ناشتے کا کہہ کر وہ وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی روز کی طرح اس نے ناشتہ خود نہیں بنایا تھا۔۔میری نظر میں تم دو کوڑی کی بھی نہیں ہو۔۔اس کے کانوں میں ولید کی بات گونجی۔۔کچن میں رکھے برتنوں کا رنگ بدلا۔۔صفیہ سے ناشتہ لیتے ہوئے اس نے دانستہ ناشتہ دیکھنے سے گریز کیا تھا۔۔ولید کو ناشتہ دے کر اس نے سامنے دیکھا۔۔دیواریں زرد ہو رہیں تھیں۔۔اس نے رخ موڑا نظر آئینے میں اپنے عکس پر پڑی۔۔گلابی ملبوس میں کھڑی ماہ جبین نے اس پھیکی سی صبح میں گلابی عشق کو زرد لبادے میں بدلتے دیکھا تھا۔۔یہ چیزیں رنگ نہیں بدل رہیں تھیں۔۔۔یہ عشق تھا جو گلابی سے زرد ہوا تھا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مجھے چند ماہ کے لیے باہر جانا ہے۔۔وہ سب اس وقت کھانے کی میز پر تھے۔۔بہت دنوں بعد آج ولید کھانے میں شریک تھا۔۔سلاد کی پلیٹ اپنی طر ف کرتے ہوئے اس نے خوشگوار لہجے میں بتایا۔۔کب جانا ہے خالہ نے پوچھا ماہ جبیں پہلو بدل کر رہ گئی۔۔ابھی کنفرم نہیں لیکن دو چار دنوں تک جانا ہے

رغبت سے کھانا کھاتے ہوئے اس نے بتایا۔۔

اگر ہم نارمل ہوتے تو میں ولید کو بتاتی کہ جو سالن وہ اتنے شوق سے کھا رہا ہے میں نے بنایا ہے۔۔اور اس بات پر اس کا کیا رد عمل ہوتا۔۔وہ مسکراتا تعریف کرتا اور اگر زیادہ خوش ہوتا تو شاید کوئی انعام بھی دیتا۔۔ماہ جبیں سوچ کر مسکرائی ۔

اور کوئی بھی جا رہا ہے کیا ؟ خالہ نے پوچھا۔۔آف کورس دیا جا رہی ہے نہ۔۔اصل میں وہی جا رہی تھی۔۔اس کے بغیر مجھ سے کہاں کام ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ میں نے بھی کرا لیا۔۔ماہ جبیں کا دل چھلنی ہوا تھا۔

اگر ہم واقعی نارمل ہوتے تو یہاں دیا نہیں میں ساتھ جا تی۔۔آج درد حد سے سوا ہوا تھا۔۔اس نے آنسو اندر اتارے۔۔دکھتے ہوئے دل مگر مسکراتے چہرے سے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماریہ کی آواز پر وہ سستی سے اٹھ کر آئی تھی۔۔مگر اس کے بیٹھی اجنبی صورت کی لڑکی کو دیکھ کر اس کا دل چاہا لوٹ جائے۔۔اس کا دل نہیں چاہا وہ کسی اجنبی سے ملے۔۔مگر ماریہ کے ساتھ ساتھ وہ لڑکی بھی اسے دیکھ چکی تھی۔۔یہ عمارہ ہے میری بہت اچھی سہیلی ہے ماریہ نے مسکرا کے تعارف کرایا اور عمارہ یہ میری بھابھی ہیں۔۔ماہ جبیں پھیکی پڑی۔۔میں چائے کا کہہ کر آتی

ہوں وہ اٹھنے لگی۔۔نہیں ہم پی چکے ہیں امی کہہ کر گئیں تھیں کہ آپ عمارہ سے مہندی لگوالیں۔۔بہت پیاری مہندی لگاتی ہے یہ ماریہ نے کہا۔

مگر میں تو مہندی لگاتی ہی نہیں۔۔تمھیں تو پتہ ہے ماہ جبیں نے نفی میں سر ہلایا۔۔اصل میں کل اسد کی امی آئیں گیں انہوں نے ولید بھائی کے جانے کا سنا آپ تو جانتی ہیں وہ ذرا پرانے خیالات کی ہیں ماریہ نے دبے انداز میں وضاحت کی۔۔ماہ جبیں نے اثبات میں سر ہلادیا وہ خود بھی نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے ایک بار پھر ٹوکیں۔۔

کچھ کام نہ چاہتے ہوئے بھی کرنے پڑتے ہیں کبھی اپنے لیے۔۔اور کبھی دوسروں کے لیے۔۔اس نے بھی مہندی لگوالی تھی۔۔مہندی لگے ہاتھوں کو دیکھتے وہ کافی سال پیچھے چلی گئی تھی۔۔سبز بیلوں سے آراستہ وہ کھلے سے صحن کا گھر۔۔جس کے تینوں طرف برآمدہ تھا۔۔صحن کے بیچوں بیچ شیشم کے درخت پر پہروں جھولا جھولنا۔۔اس نے آنکھیں بند کیں۔۔اور خود کو یاد کی لہروں پر بہنے دیا۔۔ہلکے فیروزی پاجامے ڈارک پرپل قمیص پہنے۔۔بالوں کی چوٹی بنائے جھولا جھولتے افق کو تکتے جا رہی تھی۔۔جب ہی ماریہ بھاگتی ہوئی پھولے سانس کے ساتھ اس کے پاس آئی تھی۔۔مہ جبیں تمہیں پتہ ہے تم کل ولید کی دلہن بنو گی۔۔اماں نے لال گوٹے والا سوٹ بھی تمہارے لیے بنایا ہے۔۔وہ گلابی ہوئی تھی۔۔اس کے چہرے پر پھیلتی سرخی اور دور افق پر پھیلی سرخی ڈوبتے سورج کی آخری کرنوں نے حیرت سے یہ منظر دیکھا اور افق کے

پار ڈوب گئیں۔سرخ جوڑے میں سولہ سال کی دلہن اور سفید کرتے میں سترہ سالہ دولہا۔۔نانا نانی کی خواہش کی تکمیل ہوئی تھی یا پھر ماہ جبیں کے دل کی کلی مسکائی تھی۔۔

کچی عمر میں پہلا محرم راز اس کے صرف نام کے ساتھ نام نہیں جڑا تھا محبت بھی وجود میں اتر گئی تھی۔۔اب کئی سال بعد سرخ مہندی کا تصور کر کے عجیب مسرت ہوئی تھی بالکل ویسی جیسے کئی سال پہلے سورج کی سرخی اور اس کے چہرے کی سرخی کا حسین امتزاج فلک نے دیکھا تھا۔۔ابھی اسے مہندی لگائے چند منٹ ہی ہوئے جب ولید آیا۔۔ماہ جبیں کے دونوں ہاتھوں پر کلائیوں سے بھی زرا نیچے تک مہندی لگی تھی۔۔صوفے پر دونوں پیر اوپر کیے بیٹھے ماہ جبیں نے ولید کی آواز سنی۔۔فسوں ٹوٹا تھا۔۔وہ آج جلدی آگیا تھا۔۔میرے لیے چائے لے آؤ سرد آواز میں اس کی گیلی مہندی نظر انداز کرتے ہوئے اس نے کہا۔۔میں صفیہ سے کہتی ہوں ماریہ اٹھی۔۔نہیں صفیہ نہیں تم لے آؤ ماریہ کی بات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے وہ کہہ رہا تھا۔۔اچھا میں خود ہی بنا لاتی ہوں ماریہ نے جلدی سے کہا۔۔سنا نہیں تم نے میں تمھیں کہہ رہا ہوں اور وہ ولید کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اٹھ گئی۔۔

کاش ذلت بھی ایسے ہی گھل جاتی سنک میں گیلی مہندی گھلتے دیکھ کر ماہ جبیں نے ذہن میں آئی سوچ کو جھٹکا۔۔آج کی رات درد نہ جاگے۔۔آج کی رات بھاری نہ لگے۔۔پھیکی مہندی والے ہاتھوں سے اس نے نظریں چرائیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com

ماہ جبیں نے سوچا وہ جاتے جاتے کوئی بات کرے گا کوئی آس کوئی امید دلائے گا اِاپنے کیے پر افسوس نہیں نہ سہی کم از کم کوئی گلہ ہی کرے گا۔۔لیکن یہ خام خیالی ہی تھی وہ ایک لفظ کہے بغیر ہی چلا گیا تھا۔۔وہ جتا گیا تھا ولید کی زندگی میں ماہ جبیں کی اہمیت ایک لفظ کی بھی نہیں۔۔ مٹھی سے آس کے جگنو نکلنے لگے تھے۔۔صرف ہتھیلیاں خالی نہیں ہوئی تھیں ماہ جبیں کا دل بھی رات کے آخری پہر خالی ہو گیا تھا۔

☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬

یہ بہار کا موسم تھا اسے اسلام آباد آئے ہوئے آج تیرہواں دن تھا۔۔گھر سے کچھ فاصلے پر بنے اس پارک میں وہ شادی سے پہلے اکثر آتی تھی۔۔مجھے فرصت نہیں ملتی ورنہ میں یہاں روز آؤں۔۔فرح کے ساتھ چلتی پاپ کارن منہ میں ڈالتے ہوئے اس نے کہا۔۔کیوں یہاں کیا ولید آتا ہے فرح نے مصنوعی حیرانی سے آنکھیں گھمائی۔۔نہیں ماہ جبیں نے دانت کچکچائے۔۔

تو پھر ؟ کیا کرنے میرا مطلب ہے کیا دیکھنے آؤ گی؟ اس کے ہاتھ سے پاپ کارن جھپٹ کے فرح نے منہ میں ڈالا ۔

یہ پھول دیکھنے اس موسم میں۔۔اس موسم میں یہ سب سے خوبصورت ہوتے ہیں اسلام آبا د میں۔۔

ماہ جبیں کی بات سن کر ہنسی کا فوارہ فرح کے منہ سے نکلا تھا۔۔پاس سے

گزرنے والی آنٹیوں نے مڑ کر دیکھا۔۔جب ہی ماہ جبیں نے اسے دھپ لگائی تھی۔۔کتنی بونگی ہو تم ۔تمہارے ساتھ کہیں جانے سے بہتر ہے میں۔۔۔ چوکیدار کی اس الہڑ رضیہ سلطانہ کو لے آتی۔۔فرح نے اس کی بات اچک کے مکمل کی۔۔اور پھر وہ ہر دو منٹ بعد تم سے پوچھتی ماہ جبیں باجی آپ کبھی چنگ چی میں بیٹھیں ہیں فرح نے بغیر کومہ فل اسٹاپ کے کہا۔۔رضیہ سلطانہ کا سراپا ذہن میں آتے ہی اب کی بار ان دونوں کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔ان کی یہ ہنسی بڑی دلفریب تھی۔۔اس موسم کے سب سے خوبصورت پھول بھی مسکرا دیے تھے۔۔تب زندگی بھی خوبصورت تھی۔۔اور اب تین دن پہلے وہ یہاں فرح کے ساتھ آئی تھی۔۔وہی موسم تھا وہی پھول تھے مگر اب کے رعنائی نہیں تھی۔۔دلگرفتگی سے اس نے فرح کو بات بے بات ہنستے دیکھا چاہتے ہوئے بھی وہ اس کا ساتھ نہیں دے سکی۔۔"کون کہتا ہے رعنائی موسموں میں ہوتی ہے۔۔رعنائی تو یار میں ہوتی ہے"۔۔محبوب کے سنگ تو دشت بھی سہانے لگتے ہیں۔

اور اب وہ آج تنہا بینچ پر بیٹھی بیتا وقت یاد کر رہی تھی۔۔کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

ولید باہر کیوں گیا ؟ وہ تمھیں کال کرتا ہے؟ تمھیں ساتھ کیوں نہیں لے گیا سب ٹھیک تو ہے نہ؟ اس طرح کے سوالات روز ہوتے تھے وہ سب ٹھیک

ہے کا لیبل لگا لگا کے تھک گئی تھی۔۔تم بہت بدل گئی ہو ماہ جبیں۔۔امی کہہ رہیں تھیں۔۔نہیں یہ ڈل ہو گئی ہے فرح نے اپنا خیال پیش کیا۔۔سخت چڑ ہوتی ہے مجھے ان خواتین سے جو شادی کے بعد بے ہنگم ہو جاتی ہیں۔۔پہلے والی کوئی بات نہیں رہتی ان میں سیریسلی ماہ جبیں تم بھی ان میں شامل ہو گی یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ولید تمہیں کچھ نہیں کہتا اس پر امی نے سوچتے ہوئے کہا۔۔کچھ کہتے ہوتے تو یہ ایسی ہوتی کیا ؟ فرح نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔۔فرح کے عورتوں کی طرح ہاتھ ہلانے پر اسے ہنسی آگئی۔۔اللہ کرے تم ہمیشہ ایسے ہی ہنستی رہو فرح۔۔ تمھیں جوب نہ دینا پڑیں۔۔بجھے ہوئے دل کے ساتھ بھرم رکھنا کتنا صبر آزما ہے یہ تم پر کبھی نہ کھلے۔۔رات میں اس کے ساتھ دنیا جہاں کی باتیں کرتے ہوئے ماہ جبیں نے دل میں چپکے سے دعا کی۔۔امی اور فرح اس کے ساتھ ساتھ ولید کے لیے بھی ڈھیروں شاپنگ کر کے آئے تھے۔۔ماہ جبیں کی نظروں میں پہلے والے سب گفٹس گھوم گئے ۔ولید نے کہا تھا انہیں استعمال کرنا تو دور کی بات ہے وہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتا ۔ابھی میری زندگی میں اتنا برا وقت بھی نہیں آیا کہ میں نا پسندیدہ ڈریسنگ کروں۔۔البتہ میری زندگی میں وہ وقت ضرور آ گیا ہے جب میں اپنے بیڈ روم میں نا پسندیدہ بیوی برداشت کروں۔

اسے سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ ولید کی کس کس بات پر افسردہ ہو۔۔کس بات کو پہروں سوچے ؟ ولید نے ماہ جبیں پر زندگی تنگ کر دی تھی۔۔لیکن

اس کے بغیر زندگی تھی بھی تو نہیں

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

جس وقت اس نے شہر چھوڑا۔۔اسلام آباد کا آسمان بدلیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔وہ اکیلی ہی آئی تھی اور اب اکیلی ہی واپس جا رہی تھی۔۔خالہ نے ایک بار کال کی تھی ان دنوں میں۔۔واپسی کا نہیں پوچھا تھا ماہ جبیں کو ان سے گلہ تھا بھی نہیں۔۔اس کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ ٹپیکل ساس نہیں بنی تھیں۔۔اس کی واپسی پر فرح نے بہت شور کیا تھا کہ ولید اسے واپسی پر لیتا جائے۔۔مگر وہ اس کی یہ بات نہیں مان سکتی تھی اسے ڈر تھا اگر ولید اس سے پہلے پہنچ جائے گا تو اس پہ واپسی کے سب در بند بھی ہو سکتے ہیں۔۔پچھلی بار شہر چھوڑتے ہوئے ولید اس کے ہمراہ تھا بہت سا خوف لیکن دل میں امید کے دیپ جلائے وہ سفر طے ہوا تھا۔۔آج وہ تنہا تھی بہت سی خوش فہمیاں ختم ہو گئی تھیں۔۔راستہ پر پیچ ہے وہ جانتی تھی۔۔اس جاننے میں بہت کچھ ہوا تھا اور بہت کچھ ابھی باقی تھا

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سہانی شام ڈھل گئی تھی۔۔دھوپ بہت دیر ہوئی مدہم ہو گئی تھی۔۔چائے کا خالی کپ سامنے منڈیر پر دھرا تھا۔۔وہ گراؤنڈ میں دوڑتی بھاگتی زندگیوں کو دیکھنے میں مگن تھی۔۔جب ہی پیچھے سے ماریہ آئی۔۔کیا دیکھ رہی ہیں اس کا موڈ خوشگوار تھا۔۔زندگی کو ڈوڑتے بھاگتے دیکھ رہی ہوں اچھا لگ رہا ہے۔۔میں

تو سمجھی تھی کہ ساکت ہو گئی ہے مگر۔۔۔یاسیت سے اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔۔اچھا چھوڑیں ایک اچھی خبر دینے آئی ہوں۔۔ماہ جبیں کا دل بہت زور سے دھڑکا۔۔ولید بھائی آرہے ہیں کل۔۔اس کی سوالیہ نظروں پر وہ شوخ ہوئی تھی مگر ماہ جبیں کی خاموشی پر وہ ٹھٹھکی آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔۔مجھے لگا آپ بہت خوش ہوں گی ماریہ کے جوش پر اوس پڑی۔۔خوش۔۔۔اس نے ش کو کھینچا۔۔مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے کچھ ہونے کو ہے وہ بولی تو اس کی آواز میں سائے لرز رہے تھے۔۔

ہر چیز کے الٹ جانے کا وقت کیوں قریب لگتا ہے مجھے۔۔کل شام تک کا فاصلہ تھا مگر ماہ جبیں کا ڈر اسے سولی پر لٹکائے دے رہا تھا۔

وہ شل بیٹھی تھی ایسے جیسے کبھی ہل نہیں سکے گی۔۔وہ ڈر جو اسے کل شام لگا تھا بے جا نہیں تھا۔۔وہ ڈر جو اسے اندر سے دہلا رہا تھا اب مجسم تھا۔۔اس کے ہاتھ کٹ گئے تھے یا دل کٹ گیا تھا کچھ اندازہ نہیں ہوا۔۔وہ اس وقت کچھ بھی نہیں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔۔جو ہوا تھا جو ہونے والا تھا اور جو ہو رہا تھا۔۔عرصے بعد اس نے ولید کو پر سکون گہری نیند سوتے دیکھا تھا۔۔یہ پہلی رات تھی جب اس نے سگریٹ پر سگریٹ نہیں پھونکے تھے۔۔محبوب کے ملنے کا پروانہ ہی کتنا خوبصورت تھا۔۔ماہ جبیں کو وہ تاروں بھری رات یاد آئی تھی۔۔کتنا دلفریب وہ منظر تھا۔۔تو کیا طے ہو چکا ہے میرا گہنا ہوا حسن اب

کبھی شوخ نہیں ہوگا۔۔اس خواب کی تعبیر میرے مقدر میں نہیں۔۔

اس کی آنکھیں گیلی ہوئیں۔۔۔بے آواز قدموں سے اٹھ کر وہ باہر آگئی۔۔باہر رات سیاہ تھی۔۔چہار سو گہرا اندھیرا محو استراحت تھا۔۔چھت کے آخری سرے پر وہ منڈیر کے کنارے پر بیٹھ گئی۔۔

میں ایسے نہیں بیٹھ سکتی بیلیو می۔۔مجھے بلندی سے خوف آتا ہے۔۔فرح سے پوچھ لو عنبر۔۔میں تو کبھی بچپن میں بھی جھولوں پر نہیں بیٹھی۔۔وہ بے بسی سے کہہ رہی تھی۔۔اور عنبر مشکوک نظروں سے اسے گھور رہی تھی۔۔اسے ماہ جبیں کی اس بات پر بالکل یقین نہیں آیا تھا۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں وہ روہانسی ہوئی۔۔کوئی اتنا بزدل کیسے ہو سکتا ہے عنبر حیرت سے بڑبڑائی۔۔یہ ماہ جبیں ہو سکتی ہے ڈرپوک کہیں کی۔۔کبھی منڈیر پر نہیں بیٹھی۔۔رہنے دو اسے تم اور میں انجوائے کرتے ہیں۔۔یہ اس قابل ہی نہیں کہ واٹر پارک آتی۔۔اب آ ہی گئی ہے تو جھولے گننے دو۔۔فرح نے جل کر تقریر ہی کر ڈالی تھی۔۔

ماہ جبیں کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔اس کا دل چاہا وہ ایک بار پھر عنبر اور فرح کے ساتھ اس پارک جائے۔۔انہیں بتائے اس کے سارے ڈر سارے خوف ختم ہو گئے ہیں۔۔اس کی آنکھ سے پہلا قطرہ گرا۔۔

انہیں بتائے کہ اب ماہ جبیں گھپ اندھیرے میں بغیر کسی ڈر کے منڈیر پر بیٹھ سکتی ہے۔۔آنسو اب اس کی گالوں پر گر رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فرح کو کیسے بتاؤں ماہ جبیں اب اپنے سارے دکھوں پر اکیلے رو سکتی ہے۔۔وہ بہادر ہو گئی ہے۔۔اس کا دل کسی نے پاؤں تلے روندا ہے۔۔

گھپ اندھیرے نے افسردگی سے زار زار روتی ماہ جبیں کو دیکھا۔۔

اندر ولید گہری نیند سو رہا تھا۔۔کچھ بھی تو نہیں ہوا تھا دو پیپرز تھے اگر وہ ایک پر سائن نہ کرتی تو ولید دوسرے پر کر دیتا۔۔

اگر تم نے پانچ منٹ میں سائن نہیں کیا تو میں اس ڈائیورس پیپرز پر سائن کر دوں گا۔۔سائن کرانا میری مجبوری ہے نکاح نامے کی شرط کے مطابق تم سے سائن کرائے بغیر میں دوسری شادی نہیں کر سکتا۔۔ورنہ تمھیں بتانے کی میں بالکل زحمت نہیں کرتا۔۔میں تمھیں مخلصانہ مشورہ دے رہا ہوں تم طلاق لے لو۔۔زندگی پڑی ہے تمھاری۔۔مجھ سے کچھ نہیں ملے گا تمھیں۔۔دیا تم سے تعلق رکھنے نہیں دے گی نہ ہی مجھے ایسی کوئی خواہش ہے۔۔بہتر ہے تم اپنی لائف برباد نہ کرو۔۔وقت میری زندگی میں بدل گیا ہے ماہ جبیں۔۔نانا کی حویلی کہیں بہت پیچھے رہ گئی ہے۔۔

تم دیا کو نہیں چھوڑ سکتے نہ۔۔میں بھی اسی مقام پر ہوں ولید۔۔بس دیا کی جگہ تم ہو۔۔جو وقت ایک بار بدلا ہے وہ دوبارہ بھی تو بدل سکتا ہے۔۔ولید نے کندھے اچکائے۔۔کاش قلم میں روشنائی ختم ہو جائے۔۔محبت کرلائی تھی۔

تو اب یہ جگہ بھی چھوٹ جائے گی وہ شل بیٹھی رہی تھی۔

زندگی میں سب کچھ ہماری مرضی سے نہیں ہوتا۔۔سب کچھ ہماری آنکھوں کے اشاروں سے نہیں ہو سکتا۔۔ہم کہہ دیں تو ہو جائے۔۔ہم چپ رہیں تو رک جائے۔۔یہ ممکن نہیں۔۔زندگی میں تو وہ سب ہوتا ہے جو ہم سوچتے ہی نہیں۔۔جو ہم چاہتے ہی نہیں۔۔جو لکھ دیا گیا ہو وہ ہو کے رہتا ہے۔۔ہمارے چاہنے نہ چاہنے سے تقدیر نہیں بدلتی ۔ہمارے رونے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

دیا اس کی زندگی میں ایسے آئی جیسے ہمیشہ تھی۔۔ماہ جبیں یوں پس منظر میں چلی گئی جیسے کبھی تھی ہی نہیں۔۔ایکسٹرا ہونا آپ کو بہت ذلیل کرتا ہے یہ اسے اب سمجھ آئی تھی یہ گھر اس کے مکیں سب پر دیا کا سحر تھا۔۔وہ ولید کے صرف دل کی ملکہ نہیں تھی۔۔وہ ولید کے گھر کی بھی ملکہ تھی۔

اس سے اختلاف کرنا یا بگاڑنا اس گھر کے لوگوں کے لیے نقصان دہ تھا۔۔ماہ جبیں اس معاملے میں کسی کو قصور وار نہیں ٹھہراتی تھی۔۔دیا کی جگہ کوئی بھی ہوتا یہی کرتا۔۔شاید میں بھی۔۔

وہ پورا پورا دن ایک ہی کمرے میں گزار دیتی تھی۔۔اس کا صرف کمرہ نہیں بدلا تھا۔۔اس کا سٹیٹس بھی بدل گیا تھا۔۔ماہ جبیں کمرہ بدر نہیں ہوئی تھی وہ تو دل بدر ہوئی تھی ۔

یہ کمرہ اسے راس نہیں آیا تھا آ ہی نہیں سکتا تھا۔۔یہاں گھٹن بہت تھی۔۔ادھر سانس لینا دشوار تھا۔۔یہاں دم گھٹتا تھا۔۔

ولید اور دیا کے ہنسنے کی آواز اسے پاتال میں دھکیل دیتی تھیں۔۔ماہ جبیں بند کرو یہ ہنسی۔۔سارا ادھر ہی ہنسو گی۔۔یہ نہ ہو تمھارا کوٹہ پورا ہو جائے اور ولید بھائی کو ہنسنے کے لیے کسی اور کو ڈھونڈنا پڑے۔۔

اسے شدت سے فرح کی یاد آئی۔۔آ کر دیکھو اپنی ورسٹائل ماہ جبیں کو خاک ۔ سر پر ڈالے نگر نگر پھرتی ہے

✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽✽

مندی مندی آنکھوں سے اس نے ٹائم دیکھا۔۔گھڑی دس بجا رہی تھی۔۔سستی سے اس نے کروٹ لے کر دوبارہ سونا چاہا۔۔پانچ منٹ بعد ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔یہ بھوک کا احساس تھا جو اسے نیند سے جگا چکا تھا۔۔دوپٹے سے گیلا چہرہ پونچھتے بہت دنوں بعد اس نے سوچا پتہ نہیں آج کھانے میں کیا بنا ہوگا۔۔گھر میں خاموشی تھی۔۔اچھا ہے سب کمروں میں چلے گئے ہیں اب تو کسی کے سامنے کھانا کھانے سے بھی مفت خوری کا احساس جاگتا ہے۔۔اس نے سر جھٹکا۔۔کچن میں ملازمہ برتن دھو رہی تھی۔۔آج کیا بنایا ہے ؟ چلو جو بھی بنایا جلدی سے دے دو بہت بھوک لگی ہے۔۔جی آج تو کھانا نہیں بنایا سب لوگ باہر گئے ہیں کھانے پر۔۔میں نے تو کہا بھی تھا کہ ماہ جبیں بی بی گھر پر ہیں

انہوں نے تو دن کو بھی کچھ نہیں کھایا۔۔لیکن دیا بی بی نے کہا کوئی ضرورت نہیں پکانے کی۔۔کھانا ہوا اس نے تو کل والا گرم کر دینا۔۔حرام کی کمائی نہیں آ رہی اس گھر میں جو لٹاتے رہیں۔۔

ماہ جبیں پر اوس پڑ گئی تھی۔۔گرم کر دوں باجی ملازمہ کی آواز پر وہ چونکی۔۔نہیں بھوک نہیں مجھے۔۔بجھے دل سے وہ اٹھ گئی۔۔آدھا گھنٹہ لان میں چلنے کے بعد وہ سنگی بینچ پر بیٹھ گئی۔۔دیا اب ایسے کرے گی وہ حیران تھی۔۔دس پندرہ منٹ بیٹھے رہنے کے بعد اس نے دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔۔ملازمہ کافی دیر ہوئی تھی اپنے کوارٹر میں جا چکی تھی۔۔اکیلے پن کا احساس ماہ جبین پر حاوی نہیں ہوا تھا۔۔وہ بھوک کا احساس تھا جو اب ہر بات پر حاوی تھا۔۔تھکے ہوئے قدموں سے اس نے کچن میں قدم رکھا۔۔فریج سے کل کا بچا ہوا کھانا نکالتے اور گرم کرنے کے دوران اسے صرف بھوک کا خیال تھا۔۔ہر ذلت پس منظر میں چلی گئی تھی۔۔پہلا نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے اس نے شکر ادا کیا تھا۔۔ہمیشہ کئی انواع و اقسام کے کھانے۔۔کھانیوالی ماہ جبیں نے کبھی شکر ادا نہیں کیا تھا۔۔اسے بھوک کی تکلیف پتہ ہی نہیں تھی۔۔وہ بھوک کے احساس سے آشنا آج ہوئی تھی۔۔پہلی بار اسے خیال آیا تھا کہ کھانا کتنی بڑی نعمت ہے۔۔وہ بھول گئی تھی کہ کل کا بچا ہوا کھا رہی ہے اسے صرف یہ یاد تھا یہ رزق ہے۔۔تھوڑی دیر پہلے کی ذلت جو ملازمہ کے سامنے جاگی تھی اب کہیں نہیں تھی۔۔کھانا کھا کر اس نے برتن سنک میں چھوڑنے کی بجائے

دھو لیے۔۔کہاں چوٹ لگی تھی۔۔کہاں احساس جاگا تھا ؟ فلک نے حیران ہو کر دیکھا۔۔

فلک پر ایک اور منظر بھی بیک وقت دیکھا تھا۔۔انواع و اقسام کے کھانے اس وقت ان کے سامنے سجے تھے۔۔نزاکت سے ہونٹ تھپتھپاتی دیا نے ولید کے اصرار پر بھی اور کچھ نہیں لیا تھا۔۔سچ میں اور نہیں لے سکتی گنجائش نہیں ہے۔۔اس مہنگے ریستوران میں وہ پہلی بار آئی تھی۔۔اس سے پہلے وہ ولید کے ساتھ مختلف جگہوں پر گئی تھی مگر یہاں نہین آئی تھی۔۔

اپنے سٹیٹس کے بدلنے پر اس نے شکر نہیں کیا تھا۔۔بلکہ اس کی گردن میں سریا فٹ ہوا تھا۔۔رات کے اس پہر فلک نے اس کی گردن کچھ اور تنی ہوئی دیکھی تھی.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مریم۔۔۔مریم ۔ آواز سن کر کچن میں سوپ پیالے میں لیے مریم کے ہونٹوں پر محبت بھری مسکراہٹ ابھری۔۔ٹرے میں پیالہ اور چمچ رکھے اس نے ایک صاف پیالے میں پانی بھرا۔۔اور کمرے کی طرف آگئی۔۔برآمدے سے گزرتے اس نے باہر کھلا آسمان دیکھا۔۔آسمان نیلگوں نہیں تھا۔۔ہلکی ہلکی سی دھند نظر آتی تھی۔۔وہ دن میں کئی بار کھلے آسمان کو دیکھتی اور ہر بار آزاد ہوئے پرندے کی طرح گہرا سانس بھرتی۔۔قید کسی بھی چیز کی ہو تکلیف دہ

ہوتی ہے پھر وہ قید محبت کی ہو۔۔شہرت کی ہو۔۔دولت کی ہو یا چاہے بھوک کی ہو اس سے چھٹکارا پا کر دلی اطمینان ہی نصیب ہوتا ہے۔۔چارپائی پر بیٹھی تکیے سے ٹیک لگائے جھریوں بھرے چہرے والی اماں سفید دوپٹے کی بکل مارے ہوئے تھیں۔۔مریم نے سوائے انہیں تیل لگاتے۔۔کنگھی کرتے کبھی بغیر دوپٹے کے نہیں دیکھا تھا۔۔اماں یہ تھوڑا سا سوپ پی لی جیۓ۔۔اس کے لہجے میں ان کے لیے بے حد محبت تھی۔۔خوش رہو اماں نے بے ساختہ دعا دی۔۔چمچ سے انہیں آہستہ آہستہ سوپ پلاتے ہوئے وہ ان سے چھوٹی چھوٹی باتیں بھی کر رہی تھی۔۔اماں بے حد چاک وچوبند ہوا کرتی تھیں۔۔باوجود ضعیفی اور بیماری کے اپنے کام خود کرتی تھیں۔۔بلکہ اس کے منع کرنے کے باوجود اس کے بھی کام نمٹا دیتی تھی۔

اس نے نیپکن سے ان کا منہ صاف کیا۔۔دوسرے پیالے سے ان کے ہاتھ دھلائے حالانکہ وہ انہیں چمچ سے پلاتی تھی۔۔لیکن اماں کی عادت وہ کچھ کھا کر جب ہاتھ نہ دھلاتی مطمئن نہ ہوتیں۔۔وہ کبھی اس معمول سے تنگ نہیں ہوتی تھی چاہتی تو ان کے ہاتھ نہ دھلایا کرتی۔۔لیکن وہ ایسا کرتی تھی۔۔وہ بچی نہیں آئی اب تک؟ انہوں نے پوچھا۔۔

ابھی تک تو نہیں پہنچی۔۔وردہ کہہ رہی تھی شام تک پہنچے گی۔۔بچے کہاں ہیں۔۔انہوں نے اگلا سوال کیا۔۔حذیفہ اور ہریرہ تو مدرسہ ہیں زینب سو رہی ہے۔۔آپ آرام کریں میں مہمان کے آنے سے پہلے کچھ کام نمٹا لوں۔۔ٹرے

اٹھائے وہ کچن کی طرف آگئی۔۔دھند اب کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

وہ پچھلے برآمدے میں بیٹھی خالی ذہن سے سامنے لگے پھولوں پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔۔بے خیالی سے دیکھتے ہوئے بھی اس کے لا شعور میں احساس تھا کہ یہ پھول حسین ہیں اس کی آنکھوں کو وہ منظر بھا رہا تھا۔۔اس نے بہت بار اپنے حسن کو پھولوں سے تشبیہہ دیتے ہوئے سنا تھا۔

تو کیا کبھی بے خیالی میں بھی ولید کو میرا وجود اس قابل نہیں لگا کہ التفات کی نہ سہی ستائش کی نظر ڈال لیتا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر سے باتوں کی آواز آ رہی تھی۔۔ولید کے ددھیالی کزنز آئے ہوئے تھے۔۔وہ پہلے بھی ان کے ساتھ فری نہیں تھی۔۔ولید کو کافی ایشوز تھے۔۔اور اب دیا کے آجانے کے بعد تو بالکل ہی ملنا جلنا بند کر دیا تھا۔۔ماہ جبیں تم یہاں بیٹھی کون سے خزانے ڈھونڈ رہی ہو میں تمھیں ہر جگہ دیکھ آئی ہوں۔۔کوئی کام تھا اس نے پھولوں سے نظر ہٹا کر ماریہ کا دمکتا چہرہ دیکھا۔۔ہاں وہ امی بلا رہی ہیں۔۔میرے سسرال والے آئے ہیں سلام ہی کر لو۔۔میری ساس کا پتہ ہے نہ۔۔ماریہ نے کہا۔۔

رہنے دو تم کوئی بہانہ کر لو اس نے کسل مندی سے کہا۔۔اس وقت اندر جانا سب کے سامنے دیا سے کسی نہ کسی بات پر بے عزتی کرانا تھا۔۔وہ کوئی موقع

ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھی۔۔اب آ بھی جاؤ ماریہ کے چہرے پر بارہ بجنے لگے۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی کاش کوئی میرا بھی خیال کرے اس نے چپکے سے سوچا۔اندر محفل جمی ہوئی تھی سب کو مشترکہ سلام کر کے وہ ماریہ کی ساس سے ملنے لگی۔۔وہ بہت محبت سے ملیں ۔ارے بچے ادھر آؤ یہاں بیٹھو اپنے قریب صوفے پر انہوں نے اسے بٹھایا۔۔نہ دیکھتے ہوئے بھی وہ دیا کا پہلو بدلنا محسوس کر سکتی تھی۔۔کیسی ہو بیٹا چہرہ تو کملایا ہوا لگ رہا ہے۔۔کیسا گلاب چہرہ تھا جب اس آنگن میں دلہن بن کر آئی تھی۔۔ماہ جبیں کو یہی ڈر تھا موضوع گفت گو بننا اب بہت مشکل تھا۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں وہ بدقت مسکرائی۔۔ما شاء اللہ۔۔ماشاء اللہ سدا سہاگن رہو۔۔انہوں نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا۔۔ولید تو ٹھیک ہے نہ تمھارے ساتھ۔۔دوسری لا کر بدل تو نہیں گیا ؟ کمرے میں عجیب خاموشی چھا گئی تھی۔۔ماہ جبیں نے نظر اٹھا کر سامنے بیٹھے ولید کو دیکھا۔۔ولید بالکل بھی نہیں بدلے۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔مسکراتے لبوں کے ساتھ اس کے لہجے میں آنچ تھی۔

چلو تو پھر ویک اینڈ پر پروگرام ڈن ہے نہ؟ ولید کے کزن زوار بھائی نے بات بدلی۔۔ہاں بالکل زوار بھائی ہماری طرف سے ڈن سمجھیں دیا نے جلدی سے کہا۔۔ماہ جبیں بھابھی آپ بھی تیاری کر لیں اسی ویک اینڈ پر سب ناران جا رہے ہیں آئی ہوپ سب بہت انجوائے کریں گے۔۔زوار بھائی نے خوشگوار لہجے میں کہا۔۔

لیکن یہ تو اس ویک اینڈ پر اسلام آباد جا رہی ہے۔۔بڑی تیزی سے دیا نے حساب کتاب کیا تھا۔۔کوئی بات نہیں زوار بھائی اسلام آباد میں اگلے ویک اینڈ پر چلی جاؤں گی۔۔ماہ جبیں نے مسکرا کر انھیں کہتے ہوئے دیا کا رنگ بدلتا چہرہ دیکھا۔۔اس کے دل میں گدگدی ہوئی۔۔ماشاء اللہ کتنی فرمانبردار بچی ہے۔۔ماریہ کی ساس نہال ہوگئی۔۔ماہ جبیں کے دل میں ٹھنڈ پڑ گئی۔

یہ اتنا سنگھار کس کے لیے کر رہی ہو۔۔درشتگی سے کہتے ہوئے وہ ماہ جبیں کے پیچھے آ کھڑا ہوا۔۔تمھاری جیسی عورتیں ہی ہوتی ہیں۔۔جو اس طرح کی پیچ حرکتیں کر کے دوسروں کی نظروں میں آتی ہیں۔۔تمھاری تو چلو عادت ہے مگر کچھ میری عزت کا ہی خیال کر لیا کرو۔۔جب میں نے ہی تمھیں سجنے سنورنے سے منع کر دیا ہے۔۔تو یہ اہتمام آخر کس لیے۔۔یہ ولید کا لہجہ نہیں تھا یہ اس کی نظریں تھیں ماہ جبیں پلٹ نہیں سکی۔۔آئینے میں اس کا عکس دیکھتی رہی۔۔چند منٹ پہلے جب ولید اس کے پیچھے آ کھڑا ہوا اسے لگا آئینے نے اس قدر دلکش عکس پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔۔خوبصورتی کردار میں ہوتی ہے ماہ جبیں۔۔تم اسے سنگھار میں تلاش کر رہی ہو۔۔صرف چند منٹ لگے تھے۔۔اسے اپنی اوقات پتہ چلنے میں۔۔میکانکی انداز میں ماہ جبیں نے سائیڈ پر ڈالے بالوں کو پشت پر اکٹھا کر کے گوندھا۔۔چھوٹی سی جھمکیاں اتار کر لائٹ سی لپ اسٹک اور لائنر کو ٹشو سے صاف کر کے وہ دوبارہ منہ دھونے چلی

گئی۔۔ولید صحیح کہتا ہے جب اسے ہی سنگھار پسند نہیں تو میں کیوں کروں۔۔اس نے دل کی بات سنے بغیر آئینے کو وضاحت دی۔۔دوپٹے کی بجائے ہلکی شال اوڑھی تھی وہ نہیں چاہتی ولید اسے باہر دوپٹے میں دیکھے اور دوبارہ اس کا موڈ آف ہو۔۔چلو بہانہ نہ ملے اس نے دل کی بغاوت پر تسلیم کیا۔۔ریسپشن کے پاس اس نے ولید کے ساتھ کھڑی دیا کو دیکھا تھا ڈراک آئی لائنیز۔۔چمکتی ہوئی سرخ لپ اسٹک۔۔دوپٹے کی بجائے ہلکا سا اسکارف گلے میں ڈالے ہوئے وہ بڑے ناز سے ولید کے پہلو میں کھڑی تھی۔۔عزت دارانہ حلیے میں۔۔ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے ماہ جبیں نے گیلری میں لگے آئینے میں اپنے عکس کو چور چور ہوتے دیکھا تھا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

یہ فیملی ٹور تھا ولید کے کزنز ان کی فیملیز۔۔سب لوگ بے حد فیشن ایبل تھے۔۔ان کے مرد ان کی عورتوں سے زیادہ لبرل تھے۔۔خود ولید اور دیا کی ڈریسنگ۔۔ان کا انداز۔۔ماہ جبیں نے اتنے مختصر عرصے میں دیا شخصیت کو تبدیل ہوتے دیکھا تھا۔۔وہ حیران تھی کوئی اس قدر بدل سکتا ہے اسے خیال آیا۔۔بدل تو تم بھی گئی ہو۔۔کیا سے کیا ہو گئی ہو اندر نے کچوکا لگایا۔۔دیا مڈل کلاس سے اپر کلاس میں آئی تھی اور مختصر عرصے میں ماڈ ہوئی تھی۔۔اسے دیکھ کر اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ مڈل کلاس سے تھی۔۔ماہ جبیں ماڈ ہوا کرتی تھی مگر اب سر تا بدل چکی تھی۔۔اس نے قہقہے لگاتے ان سب کو دیکھا۔۔اس

محفل میں سب پارسا تھے۔۔اگر کوئی اعتبار کے قابل نہیں تھا۔۔تو وہ کونے میں کھڑی چادر سے ڈھانپے ماہ جبیں تھی۔۔ننگے سر۔۔ننگی بازو اور برہنہ پنڈلیوں والی اس شہر میں پارسا تھیں۔۔محبت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔۔انسان منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا۔۔سر ڈھانپے بیٹھی لڑکی نے اپنے کان بند کیے آوازوں سے پیچھا چھڑایا تھا۔۔

بے زبان ہم کھڑے ہیں

لفظوں کے ڈھیر پر۔۔۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناران پتھروں کا شہر تھا۔۔یہاں ہر طرف پتھر ہی پتھر تھے۔۔پتھروں کے پہاڑ۔۔سڑک کنارے پڑے پتھر۔۔سبزہ زاروں پر جا بجا بکھرے پتھر۔۔ماہ جبیں کو لگتا تھا ان چشموں سے پانی کے ساتھ ساتھ پتھر بھی پھوٹتے تھے۔۔دیا کی فرمائش پر وہ سب پی ٹی ڈی سی کی بجائے اس نئے بنے ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔۔دور تک پھیلے سبزہ زار میں شان سے سر اٹھائے یہ ہوٹل نیا بنا تھا۔۔ناران بازار یہاں سے کافی فاصلے پر تھا۔۔مگر وہ سب اس وقت پیدل ہی بازار کی طرف جانے کا ارادہ کرتے ہوئے تیار ہو رہے تھے۔۔ماہ جبیں جس وقت روم سے باہر نکلی۔۔ولید ایک کونے میں کھڑا موبائل پر بات کر رہا تھا کیمل کلر کے لیدر کوٹ پر ہم رنگ اونی ٹوپی پہنے اس کا چہرہ دمک رہا

تھا۔۔اس کا مزاج خوشگوار لگ رہا تھا۔ہنس ہنس کر بات کرتا ہوا وہ سیدھا دل پر وار کر رہا تھا۔۔ماہ جبیں کے سامنے جگنو ٹھہرنے لگے۔۔وہ اس کا شوہر تھا۔۔اس کا محبوب تھا۔۔ماہ جبیں نے اس سے بے تحاشا محبت کی تھی۔۔اس کی نفرت سہی تھی۔۔ذلت۔۔نفرت۔۔تمسخر۔۔غصہ اس کی طرف سے ملا ہر جذبہ سہا تھا۔۔اس سب کے بعد بھی وہ اپنے دل سے اس کی محبت ختم نہیں کر سکی تھی۔۔وہ اپنی خوشی سے صرف اس کے ساتھ کے لیے ذلت سہہ رہی تھی۔۔عجیب بات تھی۔۔عجیب مقام تھا۔۔وہ اس سے محبت نہیں کرنا چاہتی تھی مگر کرتی تھی۔۔کر رہی تھی۔

وہ محرم تھا مگر اس سے زیادہ کوئی نا محرم بھی نہیں تھا۔۔وہ ہوٹل سے باہر آگئی تھی۔۔موسم خنک تھا۔۔بادل ناران کی سڑکوں پر اترا آئے تھے۔۔بینچ کی بجائے وہ سیڑھی کے سٹیپ پر ہی بیٹھ گئی۔۔اس نے گردن موڑ کر شیشے کے پار دیکھا۔۔وہ اب فون بند کر چکا تھا۔۔دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں پھنسائے۔۔وہ اپنے کزن سے باتیں کر رہا تھا۔۔اپنے ہی شوہر سے بات کرنے کی شدید خواہش لیے وہ وہاں بیٹھی تھی۔۔خالی ہاتھ خالی دل لیے۔۔اس بھیگی آنکھوں والی لڑکی کا محبوب ناران کے پتھروں سے زیادہ سخت دل تھا

سست روی سے چلتے ہوئے وہ سب سے آخر میں تھی۔۔موسم بہت سہانا ہے اس نے فرح کو ریپلائی کیا۔۔آہاں۔۔۔چلو پھر ایک سیلفی بھیجو ولید بھائی کے

ساتھ۔۔فرح نے فورا فرمائش کی۔۔ایک ہوک سی ماہ جبیں کے دل میں اٹھی تھی۔۔اس کا دل چاہا وہ ولید کو واقعی روک لے۔۔اس کی منت کر لے۔۔اس کے پیر پکڑ لے۔۔وہ خفا ہے تب بھی بات کر لے۔۔زیادہ نہیں۔۔کبھی کبھار کر لے۔۔اور کچھ نہیں تو شناسا نظروں سے دیکھ لیا کرے۔۔ماہ جبیں اس سے زیادہ کی خواہش تو نہیں کرتی تم سے ولید

آہستہ روی سے چلتے ہوئے وہ پیچھے رہ گئی تھی۔۔ہلکی بارش شروع ہوگئی تھی ماہ جبیں نے چھتری نہیں کھولی۔۔اس نے پھوار کو خود پر برسنے دیا۔۔ناران بازار کی روشنیاں۔۔ہلکی برستی بارش۔۔سڑک کنارے بہتا چشمہ۔۔دور تک بھیگی بل کھاتی ہوئی سڑک۔۔وہ مسحور ہوئی تھی۔۔تب ہی اسے ولید نظر آیا۔۔باقی لوگ بارش سے بچنے کے لیے سامنے بنے ریستوران میں چلے گئے تھے۔۔وہ باہر شاید کسی کام سے آیا تھا۔۔جب ہی بہت اچانک۔۔اتنا اچانک کہ اسے خود بھی پتہ نہیں چلا اس نے ولید کو آواز دی۔۔تیز تیز قدم اٹھاتی درمیان کا فاصلہ کم کرتی ماہ جبیں کو ولید نے حیرت سے دیکھا۔۔اس کی سانس پھول رہی تھی۔۔ایک سیلفی لے لوں ولید۔۔ڈوبتی ابھرتی آواز میں وہ پوچھ رہی تھی۔۔اس کا شوق قابل دید تھا۔۔اچھا کیوں؟ ولید نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔۔ایسے ہی میرا دل چاہا تھا۔۔بے ترتیب سانسوں سے محبت جھانکتی تھی۔۔شوق کا کوئی مول تو نہیں ہے بہتے چشمے نے سرگوشی کی۔۔

کس مٹی سے بنی ہو تم ؟ عزت راس نہیں آتی؟ میں نے تم جیسی ڈھیٹ اور

گھٹیا لڑکی اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی۔۔جہاں موقع ملتا ہے اپنی اوقات دکھانے کھڑی ہو جاتی ہو۔۔ہر ایک کے پاس دید نہیں ہوتی ہلکی برستی بارش نے بہتے چشمے سے کہا۔۔جس کا پھوٹتا پانی اس آدم زاد کے لہجے پر یکلخت برف ہوا تھا۔۔تمھیں اب تک پتہ نہیں چلا میں تمھارے جال میں پھنسنے والا نہیں ہوں۔۔اپنا یہ شوق کہیں اور پورا کر لینا۔۔جتنی نفرت مجھے تم سے ہے ماہ جبیں۔۔پورے شہر میں کسی کو کسی سے نہیں ہو گی۔۔گھٹیا عورت

ماہ جبیں نے پھیلی ہوئی آنکھوں سے پل بھر میں ناران کے سارے پتھروں کو خود پر برستے دیکھا تھا۔۔ناران کی روشنیاں۔۔ہلکی برستی بارش۔۔سڑک کنارے پھوٹتا چشمہ۔۔ایک ایک چیز پتھر ہوئی تھی

روپ کوئی بھی راس نا آیا۔۔

ہائے

دل کی میں بازی ہاری۔۔

ہار گئی۔۔پیار میں ہار گئی۔۔

ہائے

اس کی باتوں کی کاٹ سے اس کا اندر لہو لہو ہوا تھا۔۔روشنیاں چبھنے لگی

تھیں۔۔آنسوؤں بھری آنکھوں سے فٹ پاتھ پر بیٹھی ماہ جبیں نے اندھیرے میں گھرے پہاڑوں کو دیکھا۔۔اندر بیٹھے لوگوں اور اس کے درمیاں پتھر سے بنی دیواریں نہیں۔۔پہاڑ در آئے تھے

ہوٹل کے پچھلے لان میں بہت خوبصورتی سے انتظام کیا گیا تھا۔۔ماہ جبیں نا چاہتے ہوئے بھی آ گئی تھی۔۔ایکسٹرا ہونا بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔جس کے آپ سب کچھ ہوتے ہیں وہی آپ کا نا ہو تو باقی کچھ نہیں رہتا۔۔عورت کی عزت مرد سے ہوتی ہے اپنے مرد سے۔۔اگر آپ کا مرد آپ کی عزت نہیں کرے گا تو باقی لوگ بھی نہیں کریں گے۔۔ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سسکی دبائی۔۔دل عجیب چیز ہے۔۔بغیر موسم کے بھر آتا ہے۔۔وقت بے وقت اداس کر دیتا ہے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو ؟ ماریہ کی نند نے اچانک اسے پکارا۔۔اس کی تیز آواز پہ ماہ جبیں کے ساتھ باقی لوگ بھی چونک گئے تھے۔۔یہاں سب کے ساتھ آ کے بیٹھو۔۔ہنسی بولتی نہیں ہے تمھاری بیوی ولید

ماہ جبیں گھبرا کر سب کے ساتھ جا بیٹھی۔۔وہ اس وقت موضوع نہیں بننا چاہتی تھی۔۔ولید بھائی

بھابھی کی کیا ہی بات ہے۔۔سادگی میں بھی بلا شبہ کمال ہیں۔۔دیا کے چہرے

کا رنگ تبدیل ہوا۔۔نیناں تمھیں کافی افسوس ہو رہا تھا ناکہ تم میوزیکل پروگرام ارینج نہیں کر سکی۔۔میں تو بھول ہی گئی ایک میراثن ہمارے ساتھ ہی ہے۔۔اچھا گا لیتی ہے ماہ جبیں

شادی سے پہلے یہی کام تو کرتی تھی ماہ جبیں

محفل کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔ماہ جبیں اپنی جگہ سے ہل نہیں سکی۔۔ایک ٹک دیا کو دیکھتے ہوئے وہ پتھرائی۔۔بھری محفل میں وہ پورے قد سے گری تھی۔۔وہ کیچڑ نہیں تھی جو اسے داغ داغ کر ہی تھی۔۔یہ زہر تھا جو اس کی زندگی کو بے رنگ کر رہا تھا.

باہر ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔۔آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔بھیگی سڑک پر دھواں سے تیرتا دکھائی دے رہا تھا۔۔ماہ جبیں کو یہی دھواں اپنے اندر اترتا محسوس ہوا۔۔ایک الوداعی نظر اس نے ہوٹل پر ڈال کر ناران کے پہاڑوں کو شکوے سے دیکھا تھا۔۔پہا ڑ جتنے بھی بلند ہوں پار کر لیے جاتے ہیں۔۔یہ دلوں میں موجود نفرت تھی جسے میں پاٹ نہیں سکی۔۔بے دردی سے آنکھوں کو صاف کر کے اس نے اپنا مختصر سا سامان اٹھائے وہ ٹور کمپنی کی گاڑی میں آ بیٹھی۔۔واپسی کا سفر بے حد تھکا دینے والا تھا۔۔وہ کسی فالتو چیز کی طرح ولید کی زندگی سے نکل آئی تھی۔۔کتنے ہیر پھیر ہیں زندگی کے۔۔کتنے روپ بدلے

ہیں کتنے باقی ہیں۔۔زندگی اب اس ایک کمرے میں رہ گئی ہے۔۔اس نے سامنے کنوئیں کی طرف جاتے مرد و عورت کو دیکھا۔۔

دوسرے بیڈ پر وہ حجاب والی لڑکی کچھ کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی۔۔آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ اپنی کتابیں سمیٹ کر وہ اس سے پوچھ رہی تھی۔۔ماہ جبیں نے نفی میں سر ہلادیا۔۔

مجھے سکون کی ضرورت ہے جو اب میرے لیے کہیں نہیں ہے۔۔اتنی بے سکونی تو وہاں اس گھر میں بھی نہیں تھی۔۔وہ کہیں اور پہنچی تھی اس گھر میں اب بھی سب ویسا ہوگا بس اس اندھیرے کمرے کی کھڑکی سے کوئی جھانکتا نہیں ہوگا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

برآمدے کے ستون سے لگے اس نے آسمان سے چھاجوں چھاج برستی بارش کو دیکھا۔۔یہ اچانک بارش کہاں سے آگئی؟ مریم نے فکر مندی سے کالے گھور بادلوں کو دیکھا۔۔وہ لڑکی پتہ نہیں کیسے اس موسم میں آئے گی۔۔تب ہی وردہ کی کال آئی۔۔ادھر تو تیز بارش ہے وردہ۔۔وہ لڑکی کہاں تک پہنچی ؟ اس موسم میں کیسے گھر ڈھونڈتی آئے گی؟

تم پریشان نا ہو۔۔وہ پچھلے سالانہ پروگرام میں ادھر آ چکی ہے۔۔اب پہنچنے ہی والی ہوگی وردہ کی بات سن کر اسے تسلی ہوئی۔

اماں وہ پہلے بھی آ چکی ہے ابھی وردہ کی کال آئی تھی۔۔سالانہ اجتماع پر وہ آئی تھی۔۔اماں کے پوچھنے پر مریم نے بتایا

آدھے گھنٹے بعد وہ لڑکی آئی تھی۔۔سبز رنگ کے لباس میں ہلدی سے رنگ کے چہرے والی وہ بے حد کمزور لڑکی تھی۔۔اتنے ٹھنڈے موسم میں بھی اس کے چہرے پر پسینے کے قطرے تھے۔۔اس کی سانس بے ربط تھی جیسے پیدل آئی ہو۔۔پانی کا گلاس وہ ایک ہی سانس میں پی گئی تھی۔۔مریم کو اس کی پریشانی کا اندازہ ہوا۔۔ورنہ اتنی برستی بارش اور ٹھنڈے موسم میں ایسی پیاس کہاں لگتی ہے؟

سیدھی ہو کر بیٹھو بیٹا۔۔بلکہ ایسا کرو لیٹ جاؤ جب تک مریم کھانا لاتی ہے۔۔بڑے لمبے سفر سے آئی ہو۔۔تھک گئی ہو گی۔۔اماں نے شفقت سے کہا۔۔یہ سامنے واش روم ہے تم منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا لے آتی ہوں۔۔پھر تم آرام کرنا۔۔مریم کے کہنے پر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔یہ دربدری بھی

مریم نے افسوس سے دیکھا۔۔کوئی ایسے ہی تھوڑی اجنبی لوگوں میں سکون ڈھونڈنے آجاتا ہے؟

نا جانے کیا حالات ہوں گے۔۔اس کا چہرہ کملایا ہوا تھا۔۔کبھی رعنائی رہی ہو گی اب تو خزاں رسیدہ پیڑ کی مانند دکھتی تھی۔۔کھانا گرم کرتے ہوئے وہ اسی کے

بارے میں سوچ گئی اللہ اس کی پریشانیاں دور کرے آمین اس نے دل سے دعا کی۔۔ایسا ہے کہ کھانا تو ہم کھا چکے ہیں۔۔اماں کو دوا لینی ہوتی ہے تو۔۔مریم نے وضاحت دی۔۔اٹس اوکے۔۔اس نے بے دلی سے لقمہ منہ میں ڈالا۔۔اسے کھانا اچھا لگا۔۔رغبت سے کھانا کھاتے ہوئے اس نے بہت پیار سے دیکھتی مریم کو دیکھا۔۔عرصے بعد حلال کا کھانا کھا رہی ہوں مجھے لگتا ہے میں نے اس سے لذیذ کھانا کبھی نہیں کھایا۔۔مریم حیران ہوئی وہ اس بات کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔آپ بہت خوش قسمت ہیں آپ کے وجود میں کبھی حرام کا لقمہ نہیں گیا ہوگا۔۔آپ کے تن پر کبھی حرام پیسے سے خریدا لباس نہیں سجا ہوگا۔۔بولتے بولتے اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔۔مریم نے گہری سانس لی۔۔تم جلدی سے اسے ختم کرو پھر میں تمھیں اچھی سی چائے پلاتی ہوں۔۔مریم نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے ہوئے دانستہ بات بدلی۔۔وہ لڑکی پتہ نہیں کتنی پریشانی میں آئی تھی اس وقت یہ موضوع اس کی تکلیف میں اضافہ کرتا۔۔

مریم اسے اس کے لیے سیٹ کیے کمرے میں لے آئی۔۔یہ آپ کی امی ہیں؟ چائے پیتے ہوئے اس نے پوچھا۔۔نہیں یہ میری ساس ہیں۔

مریم نے مسکرا کر جواب دیا۔۔

مگر آپ دونوں کی محبت دیکھ کر لگتا نہیں۔۔اس نے بے ساختہ کہا تھا۔۔ہاں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تقریبا سب ہی لوگ حیران ہوتے ہیں۔۔اس میں بھی سارا کریڈٹ اماں جی کو ہی جاتا ہے وہ ہیں ہی محبت کی زباں۔۔میرے لیے تو ان کی ذات محبتوں کی پناہ گاہ ہے۔۔ایک وقت تھا وہ میرے لیے دھوپ میں گھنی چھاؤں کی مانند تھیں۔۔اب بھی ہیں مگر جس وقت انسان دھوپ میں کھڑا ہو چاروں طرف بیاباں ہو۔۔چھاؤں کا کہیں شائبہ نہ ہو۔۔تب کوئی وجود ساری دھوپ سمیٹ لے۔۔آپ پر سایہ کر دے۔۔وہی آپ کا سب سے بڑا محسن ہے۔

خیر رات کافی ہو گئی ہے اب تم کچھ بھی سوچے بغیر سو جاؤ۔۔بس اتنا یاد رکھو کہ تم اللہ کی طرف آئی ہو۔۔اللہ تمھیں تنہا نہیں چھوڑے گا۔۔چائے کے خالی کپ ٹرے میں رکھے وہ جانے لگی۔۔ارے ہے تمھارا نام پوچھنا تو میں بھول ہی گئی۔۔دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھے مریم رکی تھی۔۔آپ جس نام سے مجھے پکاریں گی وہی میرا نام ہو گا۔۔مدہم آواز میں نظریں جھکا کر اس نے کہا تھا۔

ایک وقت آتا ہے جب آپ کی شناخت آپ کے لیے تکلیف دہ بن جاتی ہے۔۔آپ کا نام۔۔آپ کا ماضی سب کہیں پیچھے رہ جاتا ہے۔۔میں بھی وہ راستہ چھوڑ آئی ہوں۔۔نئے راستے پر مجھے نیا نام نئی شناخت چاہیے۔۔وہ نام آپ مجھے دے دیں۔۔

افسردہ سے لہجے میں بولتی لڑکی اسے ساکت کر گئی۔۔کوئی اپنی شناخت ایسے ہی نہیں بدلتا۔۔چوٹ گہری لگتی ہے۔۔مریم چپ چاپ دروازہ پار کر گئی۔۔باہر

ابھی تک بارش زوروں پر تھی۔۔برآمدے میں لگے بلب کی ناکافی روشنی میں درختوں کے سائے بھوتوں کی طرح

خوفناک لگ رہے تھے۔۔اندر بیٹھی زرد سے چہرے والی لڑکی کا خیال اسے اس پھر جگانے کے لیے کافی تھا

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وردہ

لیٹے لیٹے آنکھوں پر بازو رکھے ماہ جبیں نے اسے آواز دی۔۔بغیر دیکھے بھی وہ جانتی تھی کہ وردہ جاگ رہی ہوگی۔۔تم جس سکول میں جاب کرتی ہو۔۔وہاں میری سی وی دے دو گی؟

سکول میں؟وردہ حیران ہوئی۔۔ہاں تمھارے سکول میں۔۔وہ اب بھی آنکھوں پر بازو رکھے اسی پوزیشن میں لیٹی ہوئی تھی۔۔وہ پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے ایسے ہی لیٹی تھی۔۔اور اب جب بول رہی تھی تو بھی بغیر ملے۔۔

شروع شروع میں وردہ کو لگا تھا وہ سستی و کاہلی کی بناء پر ایک ہی جگہ پڑے پڑے گزار دیتی ہے۔۔بعد میں اس نے اپنے خیال میں ترمیم کر لی۔۔یہ سستی نہیں تھی یہ بے زاری تھی۔۔اسے کوئی دل چسپی نہیں تھی۔۔کسی چیز میں۔۔اپنی ذات میں بھی نہیں۔۔تو ارد گرد سے کیسے ہوتی؟ اسے کسی چیز کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔اس کا انداز اس کا اٹھنا بیٹھنا مہذب تھا۔۔پتہ نہیں کیوں

ماہ جبیں اسے اچھی لگی تھی۔۔اپنی سی۔

سیلری کتنی ہے تمھاری؟ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد ماہ جبیں نے پوچھا۔

دس ہزار۔۔۔وردہ اب کچھ تفصیل بتا رہی تھی۔۔دس ہزار ماہ جبیں کے لب بے آواز ہلے تھے۔۔یہ کمرہ۔۔وردہ۔۔ہاسٹل سب پس منظر میں چلا گیا تھا۔۔اس کے ذہن کے دریچوں پر ایک منظر ابھر رہا تھا۔۔وہ دونوں دو گھنٹوں سے مختلف سٹورز سے شاپنگ کر رہی تھیں۔۔دبلی پتلی سنہرے ڈائی بالوں والی لڑکی کے ہاتھ میں شاپنگ بیگز تھے۔۔وہ نڈھال سی اپنے ساتھ کھڑی دوسری لڑکی کو شاپنگ ختم کرنے کا کہہ رہی تھی۔۔دوسری لڑکی نے پہلے تو نفی میں سر ہلایا پھر سنہرے بالوں والی لڑکی کی شکل دیکھ کر اثبات میں سر ہلادیا۔۔وہ جاتے جاتے رکی تھی۔۔وہ ایک سفید رنگ کی سادہ سی جیکٹ تھی۔۔جس نے اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروائی تھی۔۔سنہرے بالوں والی لڑکی ماتھے پر بل ڈالے اس کے رکنے پر رکی تھی۔۔اور پھر اس سادہ سی جیکٹ پر لگے پرائس ٹیگ کو دیکھ کر ناگواری سے بول رہی تھی۔۔اس کا انداز بتا رہا تھا اسے قیمت زیادہ لگی ہے مگر اس نے اس کی نا پسندیدگی کی پرواہ نا کرتے ہوئے بھی جیکٹ اٹھا لی تھی۔۔اور اب مسکراتے ہوئے کاؤنٹر پر بل پے کر رہی تھی۔۔جبکہ سنہرے بالوں والی لڑکی غصے میں جا چکی تھی۔۔ماہ جبیں نے اتنی دیر سے ایک ہی زاویے پر رکھی تقریبا اکڑی ہوئی بازو آنکھوں سے ہٹائی۔۔سادہ سی سفید رنگ کی جیکٹ سامنے ہینگ ہوئی تھی۔

تم بھی نا عجیب ہو اتنی مہنگی جیکٹ لے لی وہ بھی عام سی۔۔یہ عام نہیں ہے۔۔اس نے بے ساختہ کہا۔۔

اس سے تو اچھا تھا یہ پیسے تم مجھے دے دیتی۔۔فرح نے سنہرے بال جھٹک کر پیچھے کیے۔۔ویسے تمھیں نہیں لگتا ماہ جبیں یہ فضول خرچی ہے۔۔وہ شرارت سے مسکرائی۔۔اور تم پر جو کبھی برا وقت آگیا تو کیا بنے گا تمھارا؟

اللہ نا کرے جو مجھ پر کبھی برا وقت آئے ماہ جبیں نے دہل کر کہا۔۔

بتاؤ نا اگر کبھی تمھیں اتنے پیسوں کی خاطر پورا مہینہ کمانا دھکے کھانا پڑیں تو تم کیا کرو گی؟

سامنے دیکھ کر گاڑی چلاؤ۔۔فضول باتیں مت کیا کرو۔۔مجھ پر کبھی وہ وقت نہیں آئے گا

اور کبھی ایسا ہوا تو تم لوگ کب کام آؤ گے؟ ہاں تو ہم تو تیار ہوں گے دینے کے لیے مگر تم ہی نا لو تو۔۔۔اب کے ماہ جبیں نے ہاتھ میں پکڑی منرل واٹر کی بوتل اسے دے ماری۔۔ان دونوں میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ وقت بھی کبھی آئے گا جب ماہ جبیں سب کچھ ہوتے ہوئے بھی معمولی جاب کرے گی۔۔وہ یہ سب رقم کے لیے نہیں کر رہی تھی۔۔وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے؟ کمی کوئی نہیں تھی مگر کچھ پلے بھی نہیں تھا۔۔جانے کیسا موڑ تھا

اگلے کچھ ماہ میں اسے اندازہ ہوا تھا عام لوگ کیسے زندگی گزارتے ہیں۔۔چادر پاؤں کیوں نہیں ڈھانپتی اور پاؤں ڈھانپ لے تو سر کیوں نہیں ڈھانپ سکتی۔۔ سارے دن دھکے کھا کر چند نوالے کتنے غنیمت لگتے ہیں۔۔غلطی نا ہوتے بھی جھڑکیاں کھا کر آپ اسی جگہ کام کیوں کرتے ہیں ؟

ان سوالوں کے جواب اسے پہلے کبھی سمجھ نہیں آئے تھے۔۔اب آتے جا رہے تھے۔۔اس کے اندر کی میں پر چوٹ لگی تھی۔۔مگر یہ سب کرتے ہوئے بھی کبھی کبھی اس کا دل چاہتا تھا وہ یہاں سے بھاگ جائے۔۔وہ کیوں یہ سب کر رہی ہے؟ کس کے لیے کر رہی ہے؟ جس کے لیے کر رہی تھی جب اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تو پھر۔۔۔وہ جو بھی کہتا تھا وہ سب بہانے تھے۔۔ماہ جبیں کو اپنی زندگی سے نکالنے کے لیے اسے کچھ تو کرنا تھا اسے جو صحیح لگا وہ اس نے کیا اور وہ اس میں کامیاب بھی رہا۔

اسے فرح کی فون کال یاد آئی۔۔ماہ جبیں تم کیوں کر رہی ہو ایسا۔۔اس کی آواز نم تھی۔۔مجھے سمجھ میں نہیں آتا تم اس سے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو ؟

تم نے جو چاہا وہ کیا۔۔ولید سے شادی کرنا غلط فیصلہ تھا۔۔اول روز سے یہ بات سب جانتے تھے۔۔ہم سب تمھاری ضد کے آگے ہار گئے۔۔نہیں ہارنا چاہیے تھا۔۔تم کنوئیں میں گرنے کا فیصلہ کر رہی تھی ہم نے تمھیں سمجھایا تم نہیں مانی ِہم تمھیں گرتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے تھے ماہ جبیں

ہم نے پتہ ہے کیا کیا تھا ہم نے آنکھیں بند کر لیں۔۔ تمھیں منع کیا تھا ہاتھ سے پکڑ کر روکا نہیں تھا۔۔روکنا چاہیے تھا۔۔غلط کیا تھا ماہ جبیں فرح کی بے بسی وہ فون کے پار بھی دیکھ سکتی تھی۔۔

گرنے والوں کو تکلیف کا پتہ ہوتا ہے۔۔کنوئیں سے باہر کھڑے لوگ

تو بس اندازے لگاتے رہ جاتے ہیں۔۔انھیں لگتا ہے وہ سارا منظر دیکھ رہے ہیں اس لیے وہ اس تکلیف کو بھی محسوس کر سکتے ہیں۔۔مگر ایسا نہیں ہوتا۔۔کنوئیں ۔ میں گرنے کی تکلیف تو بس اندر والے ہی جانتے ہیں

ماہ جبیں نے بس سوچا تھا کہا نہیں تھا۔۔اور اب اگر تم کنوئیں سے باہر آگئی ہو تو دوبارہ سے کھائی کیوں منتخب کر رہی ہو۔۔تم نارمل کیوں نہیں ہو جاتی؟ وہ وہاں عیش کر رہا ہے اپنی دوسری بیوی کے ساتھ اور تم یوں منہ چھپا کر ہاسٹل میں رہ رہی ہو۔۔سب چھوڑ کر۔۔تم لاوارث تو نہیں ہو۔۔تم چھپنے والی بھی نہی تھی پھر اب۔۔تمھیں لگتا ہے تم منظر سے ہٹ رہی ہو۔۔فرح کی بے بسی اب غصے میں تبدیل ہو رہی تھی۔میں منظر سے ہٹ نہیں رہی فرح میں منظر سے ہٹ چکی ہو ں۔۔ماہ جبیں بے اختیار رو پڑی تھی۔۔وردہ کے سامنے۔۔اس نے کچھ چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔سب کو لگتا ہے میں جگ ہنسائی کے خوف سے یوں چھپ کر بیٹھ گئی ہوں۔۔اس نے آنسو نہیں صاف کیے انہیں بہنے دیا۔۔مجھے اب ہنسی مذاق سے خوف نہیں آتا۔۔ولید نے بہت تماشا بنا یا

مجھے۔۔اتنا جتنا وہ بنا سکتا تھا۔۔گھر والے تماشا دیکھتے رہنے پر مجبور تھے فرح اور میں تماشا بننے پر

اسے اچھا لگتا تھا مجھے سب کے سامنے ذلیل کرنا اور میں۔۔۔میں نے اپنی انا۔۔اپنی عزت نفس۔۔اپنی محبت پر دان کر دیے تھے۔۔ہر بار مجھے لگت ا تھا۔۔شاید آج کے بعد مجھے بے عزتی نہیں محسوس ہوگی مجھے لگتا تھا میری عادت ہو جائے گی اگلی بار کوئی دکھ کوئی تکلیف مجھے نہیں ہو گی مگر ایسا کبھی نہیں ہوا ہر بار تکلیف ہوتی تھی۔۔یک طرفہ محبت اور اس قدر محبت آپ کو بندر کی طرح ڈگڈگی پر نچاتی ہے۔پھر آپ چاہیں یا نا چاہیں آپ کو ناچنا ہی ہوتا ہے۔۔

میں مانتی ہوں ولید سے شادی غلط فیصلہ تھا۔۔لیکن اس کے بغیر گزارہ بھی نہیں تھا۔۔ایگو اہم ہے مگر ولید سے زیادہ اہم کچھ بھی نہیں ہے۔۔

وہ میری زندگی میں لازمی مضمون کی طرح ہے اور لازمی مضمون میں کبھی بھی آپشن نہیں ہوتا۔

فرح چپ رہ گئی تھی جبکہ وردہ پر سکتہ طاری ہوا تھا۔۔کوئی سوچ ا س کے چہرے پر آ کر ٹھہر گئی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کمرے میں گہری خاموشی تھی۔۔سانس لینے کی آواز بھی نہیں آتی تھی۔۔دم

سادھے وہ سن رہی تھی۔۔یہ مدرسہ کا حال تھا۔۔طالبات نماز کا دوپٹہ لیے غور سے سن رہیں تھیں۔۔اسے رشک آیا۔۔اسے یہاں آئے ہوئے آج تیسرا دن تھا۔۔وہ کل ہی مدرسہ کے کمرے میں شفٹ ہو گئی تھی۔۔میں آپ کے گھر نہیں رہنے آئی مریم

میں تو مدرسہ رہنے آئی ہوں۔۔سیکھنے آئی ہوں۔۔مجھے سکون چاہیے اور وہ سکون مجھے اس کمرے میں ملے گا۔۔یہاں میں زیادہ آسانی سے رہوں گی۔۔مجھے آپ جیسا بننا ہے۔۔وہ سکون جو آپ کی ذات سے جھلکتا ہے۔۔وہ مجھے کیسے ملے گا؟

مل جائے گا عائشہ وہ اسے اب عائشہ بلاتی تھی۔۔میں شوبز میں رہی ہوں مریم۔۔ہمارا میوزیکل بینڈ تھا بعد میں ماڈلنگ بھی کی۔۔وہ اور ہی دنیا ہے میں اب اس بارے میں سوچتی ہوں تو میرا دم گھٹتا ہے اس نے نظریں جھکائیں۔۔آپ پریشان نا ہوں مریم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دی۔۔تھوڑی دیر بعد درس ہے۔۔مولانا صاحب مسجد میں بیان فرمائیں گے۔۔خواتین کا انتظام ادھر مدرسہ میں ہوتا ہے۔۔ان شاء اللہ آہستہ آہستہ آپ کو اپنے سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔

اس نے آنکھیں موندیں۔۔نرم لہجہ اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔انسان اللہ رب العزت کی تخلیق کا شاہکار ہے۔۔اللہ رب العزت نے انسان کو دنیا میں ایک مقصد دے کر بھیجا۔۔کہ تم نے مجھے اس دنیا میں راضی

کرنا ہے۔۔پھر اللہ نے انسان پہ مختلف حالات بھیجے۔۔جن کے اندر بعض مرتبہ انسان اپنے آپ کو پریشان شمار کر لیتا ہے۔۔اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ جی مجھ سے ناراض ہو گئے۔۔بعض مرتبہ ان حالات میں آ کے انسان اللہ کو بھول ہی جاتا ہے۔۔وہ سمجھتا ہے کہ اللہ مجھ سے ناراض ہیں۔۔جب انسان دنیا میں زندگی گزارتا ہے تو چاہتا یہ ہے کہ میں دنیا کو جنت بنا دوں۔۔جنت یہ بن نہیں سکتی۔۔اللہ جی نے جنت کو دنیا کے بعد رکھا ہے۔۔انسان یہاں آئے گا زندگی گزارے گا۔۔اللہ کے احکامات کو رسول اللہ کے طریقوں پر پورا کرے گا تو ہی جنت کا حق دار ہوگا۔۔اپنی من مرضی کی زندگی گزارے گا۔۔نا فرمانی کی زندگی گزارے گا۔۔دن رات لوگوں کو گالیاں دینا۔۔تنگ کرنا۔۔نماز کو قضا کر دینا اس قسم کے حالات میں اگر یہ رہے گا تو اس کو پریشانیوں کا بہت زیادہ سامنا کرنا پڑے گا۔۔یہ دنیا پریشانیوں کا گھر ہے۔۔ہم چاہتے ہیں ہم اس کو جنت بنائیں یہ ہو نہیں سکتا۔۔ہر آدمی چاہتا ہے مجھے سکون ملے۔۔پریشانیاں حل ہو جائیں۔۔آج کا ہر آدمی پریشان ہے۔۔کسی سے پوچھ لی جیے۔۔کسی سے بات کر لیں۔۔ہر آدمی غم کی ایسی ایسی کہانی سنائے گا۔۔کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔۔کہ اب اس پریشانی کا حل کیا ہے؟

پہلے تو یہ دیکھیں کوئی آدمی ایسا بھی ہے جسے اس دنیا میں کوئی پریشانی نا ہو۔۔

عائشہ نے سامنے دیوار پر نظریں جمائیں۔۔یہ باتیں اس کے دل میں اتر رہیں تھیں۔۔اس کا دل چاہا یہ مجلس کبھی ختم نا ہو۔

ایک چھوٹا بچہ ہو اس سے پوچھیں بیٹا آپ کو کوئی پریشانی ہے؟ کہے گا ہاں مجھے بڑی پریشانی ہے۔۔بھئی کیا پریشانی ہے؟ کہ جی امی گیم نہیں کھیلنے دیتیں۔۔رات کو جلدی سلا دیتی ہیں۔۔بڑا بھائی میرے اوپر رعب چلاتا ہے۔۔میں بڑا ہو جاؤں گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔اس کے ذہن میں ہے کہ بڑا ہونے سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔جب وہ بڑا ہو جائے تو اس سے پو چھو۔۔تمھاری پریشانی دور ہو گئی؟ تو کہے گا اب مسئلہ یہ ہے میں جوان ہو گیا ہو ں۔۔خوبصورت سی بیوی مل جائے تو میرا مسئلہ حل ہو جائے گا۔۔اب اس کی ضرورت بیوی بن گئی۔۔شادی بھی ہو گئی اب پوچھو بھئی آپ کے مسئلے حل ہو گئے؟ تو کہنے لگا شادی کو کئی سال ہو گئے۔۔گھر میں سب کچھ ہے۔۔بیوی بھی اچھی ہے مال بھی ہے۔۔گھر بھی ہے صحت بھی ہے بس اولاد کی کمی ہے۔۔دعا کریں اولاد ہو جائے اتنا بڑا گھر کاٹنے کو دوڑتا ہے۔۔اچھا جی اولاد بھی ہو گئی۔۔اب اولاد کے مسئلے۔۔بچے بڑے ہو گئے ایک کی جاب نہیں۔۔جس کی جاب ہے وہ نافرمان۔۔بچیوں کے رشتے نہیں ہو رہے دعا کرو۔۔اچھا جی شادی بھی ہوگئی۔۔اب پوچھو تو کہیں گے زندگی تو ایسے ہی گزر گئی۔۔ہمیں کیا پتہ تھا بڑھاپے میں اولاد کی پریشانی دیکھنی پڑے گی۔۔بیٹی کو ساس ایسی ملی کہ اس کا جینا اجیرن کر دیا۔۔بیٹے کی شادی کی بہو ایسی ملی کہ ہماری زندگی عذاب۔۔۔

اس نے گہری سانس لی اسے لگا وہ سائیکا ٹرسٹ کے پاس آئی ہو۔۔جو سارے پرت کھول کھول کے بتا رہا ہو۔۔اس نے اپنی زندگی میں یہی دیکھا تھا۔۔ہر

ایک کو کوئی نا کوئی غم لگا تھا۔۔کسی کو مال کا کسی کو صحت کا۔۔وہ ٹھیک کہہ رہے تھے اس دنیا میں اگر کسی کو غم نہیں تو وہ بکری کا بچہ تو ہو سکتا ہے۔۔بندر کا بچہ تو ہو سکتا ہے۔۔لیکن انسان کا بچہ نہیں ہو سکتا۔۔انسان کا بچہ بے غم ہو یہ ممکن نہیں ہاں غموں کی نوعیت بدل جاتی ہے۔۔کوئی بوجھ تھا جو اس کے دل سے سرک رہا تھا

ماہ جبیں کو جاب کرتے ہوئے کچھ ماہ ہو گئے تھے۔۔وردہ سے اب اس کی اچھی خاصی سلام دعا ہو گئی تھی۔۔اس وقت وہ چھٹی کے بعد وردہ کا انتظار کر رہی تھی۔۔تب ہی وردہ آتی دکھائی۔۔ہینڈ بیگ اٹھا کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔کہاں رہ گئی تھی تم۔۔میں کافی دیر سے انتظار کر رہی تھی اس نے کہا۔۔ہاں بس افشین کے ساتھ رک گئی تھی۔۔کیا خیال ہے مارکیٹ ہو آئیں کافی ٹائم سے کچھ چیزیں لینی ہیں جانا ہی نہیں ہو رہا۔۔وردہ نے عبایا پہنتے ہوئے ماہ جبیں سے کہا۔۔ہاں چلو چلتے ہیں مجھے کچھ لینا تو نہیں ہے مگر تمھارے ساتھ چلتی ہوں۔۔لیکن چلیں گے کیسے؟ تمھاری خاطر تو ٹیکسی کرنی ہو گی مادام وردہ نے شرارت سے مسکرا کر کہا۔۔ارے نہیں رکشہ میں بھی صحیح ہے ماہ جبیں نے اپنے لہجے کو شعوری طور پر عام ہی رہنے دیا۔۔میں دیکھنا چاہتی ہوں عام لڑکیوں میں ایسا کیا ہے جو مجھ میں نہیں تھا۔۔اس کے یاد کے دریچے پر یہ فقرہ ابھرا تھا۔۔

ماہ جبیں تمھیں میرے عبایا نقاب سے کوئی ایشو نہیں ہوتا۔۔بازار میں چلتے ہوئے بہت اچانک سے وردہ نے پوچھا تھا۔

شروع شروع میں ہوتی تھی مگر پھر عادت ہو گئی بلکہ اب تو اکثر مجھے خیال آتا ہے کہ یہ کافی اچھی چیز ہے۔۔اس سے تم سیو رہتی ہو۔۔تمھیں بہت سی ناگوار نظریں نہیں سہنی پڑتیں۔۔ماہ جبیں سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔۔

جلدی جلدی کرتے بھی کافی ٹائم لگ گیا تھا۔۔وردہ نے اسے بھی کچھ چیزیں خریدنے پر مجبور کر دیا تھا۔صوفے پر شاپنگ بیگز رکھ کر وہ بیٹھی ہی تھی جب اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔

تم دیکھنا ماہ جبین ایک دن تم اس کنورسیشن کو یاد کرو گی مگر تب میں پاس نہیں ہوں گی۔۔اس نے صوفے پر رکھے بیگز کو دیکھا۔گو کہ یہ شاپنگ ویسی نہیں تھی۔۔مگر اسے جانے کیوں بڑی شدت سے فرح کی یاد آئی تھی۔۔میں اتنی ویلی کبھی نہیں ہوں گی جو تمھاری بونگیاں یاد رکھوں۔۔اسے اپنی کہی بات یاد آئی۔۔میں کہ اس سے بھی زیادہ ویلی ہو گئی ہوں

اس نے واش روم سے وضو کر کے نکلتی وردہ کو دیکھا۔اسے یاد آیا آج منگل ہے اور وہ ہر منگل کی شام یہاں سے چند منٹ کے فاصلے پر بنے گھر میں درس پر جاتی تھی۔۔اسے وردہ کے کمرے سے چلے جانے کے بعد کی تنہائی سے خوف آیا۔تم چلو گی ماہ جبیں۔۔بڑا نفع ہوگا ہر بار کی طرح وردہ نے اس

سے پوچھا تھا۔۔ماہ جبیں کو نفع کا تو نہیں پتہ تھا۔۔مگر اس وقت تنہائی کے خوف نے اسے اثبات میں سر ہلانے پر مجبور کر دیا۔۔وہ اب وردہ کی دیکھا دیکھی وضو کرنے چلی گئی تھی۔۔جبکہ وردہ کے چہرے پر خوشی صاف نظر آ رہی تھی۔

وہ شام اس پر سوچ کے بہت سے در وا کر گئی تھی۔۔وہ واپس آ کر بھی ذہنی طور پر وہیں تھی۔۔پھر وہ سلسلہ وہیں پر ختم نہیں ہوا تھا۔۔وہ انٹرنیٹ پر یہ سب سنتی رہی تھی۔۔بہت سی باتیں نئی تھیں۔۔کچھ سمجھ میں آئی کچھ نہیں۔۔مگر یہ سب اسے اچھا لگا تھا۔۔وہ جیسے ایک خول سے باہر آئی تھی۔۔ایک لمبے عرصے بعد اس نے ولید کے علاوہ کسی اور چیز پر بہت سوچا تھا۔۔اسے لگا تھا وہ آزاد ہو رہی ہے۔۔اور یہ چیز بہت بہتر تھی۔۔وہ یقین سے کہہ سکتی تھی اتنا سرور اسے کبھی میوزک میں نہی آیا تھا۔۔اگلی منگل وہ وردہ سے پہلے تیار ہوئی تھی۔۔کچھ ہفتے وہاں جاتے رہنے کے بعد یہ سلسلہ تب رکا تھا۔۔جب وہ اور وردہ اسٹاف کے ساتھ ہوٹل میں لنچ پر تھیں۔۔وہیں اس نے اپنے بائیں طرف تھوڑا فاصلے پر ولید اور دیا کو دیکھا۔۔دیا کی کنڈیشن۔۔ولید کا دیا پر جان چھڑکنا۔۔ماہ جبیں کی حالت غیر ہوئی تھی۔۔وہ فیملی سٹارٹ کر رہا ہے۔۔ولید۔۔دیا ان کے بچے ایک مکمل گھرانہ۔۔میں کہاں ہوں؟ میرے ساتھ یہ سب کیوں ہوا؟ دیا کو تو کوئی بھی اور مل سکتا تھا تو پھر اللہ نے ولید کیوں

اسے دے دیا؟

اللہ کو مجھ سے ذرا سی بھی محبت نہیں ہے کیا؟ اس نے سوچا اور فیصلہ کیا کہ وہ آج کے بعد کسی درس میں نہیں جائے گی۔

اگلے کئی دن وہ بہت ڈسٹرب رہی تھی۔۔

وہ رات کا شاید آخری پہر تھا۔کمرے میں شدید گھٹن کی وجہ سے وہ باہر نکل آئی۔۔کونے والے بینچ پر کوئی لڑکی بیٹھی بات کر رہی تھی۔۔اس کا چہرہ دوسری طرف تھا۔۔ماہ جبیں چپ چاپ بیٹھ گئی۔۔اس نے اس لڑکی کی باتوں پر دھیان نہیں دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے اس کے رونے کی آواز آئی۔۔ماہ جبیں نے اسے آواز دینی چاہی مگر اس کی بات سن کر رک گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کے سوا اور کس کا در ہے جس پر جاؤں؟ کوئی در ہو تو بتایئے ؟ کہیں کوئی اور دروازہ ہو جسے اس امید پر کھٹکھٹاؤں کہ جواب ملے گا۔۔آپ کے علاوہ کوئی اور اللہ ہو تو بتایے ؟

وہ لڑکی سسک رہی تھی۔۔اللہ جی میں تو خطا کار ہوں۔۔جب چھوٹی تھی تو غلطی کر کے اماں کے پاس جاتی تھی۔۔جانتی تھی ان کے سوا کوئی نہیں جو غلطی کو سدھار لے۔۔اسے چھپا دے۔۔اب گناہ کر کے بھی آپ کے پاس آؤں گی۔۔جانتی ہوں آپ کے سوا کوئی سمیٹنے والا نہیں۔۔میری ایک دعا قبول نہیں ہوئی۔۔میں نے کتنی منتیں کی تھیں۔۔مجھے لگا آپ مجھ سے ناراض

ہیں۔۔بجائے منانے کے میں اور دور ہوگئی۔۔میں نے یہ تو سوچا ہی نہیں کہ ہو سکتا ہے وہ چیز میرے حق میں بہتر نا ہو۔۔ماں کے اختیار میں جو ہوتا ہے وہ اولاد کے لیے کرتی ہے۔۔آپ تو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔وہ چیز میرے لیے صحیح نہیں ہو گی جب ہی مجھے نہیں ملی۔۔اللہ جی آپ میری اس نادانی پر مجھے معاف فرما دیں۔۔آپ کے علاوہ میرا کوئی نہیں۔۔آپ ہی میرے اللہ ہیں

ماہ جبیں کانپ گئی تھی۔۔وہ لڑکی اب بھی آہستہ آہستہ

بول رہی تھی۔۔یہ کون سا جذبہ ہے جو رات کے اس پہر اسے سونے نہیں دے رہا۔۔عشق وہی جو اللہ سے ہے باقی سب فانی ہے۔۔

میرے رب کہاں پہ ہے تو۔۔۔؟

رات کے آخری پہر اس نے پورے دل سے پکارا تھا۔

آئی سی یو کے باہر کھڑے کھڑے اس کی ٹانگیں شل ہو گئی تھیں۔۔وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے وہاں کھڑا تھا۔۔سامنے بینچ پر بیٹھی اس کی بیوی پر سکتہ طاری تھا۔۔اس بوڑھے لگتے شخص کی بہن تھی جو کبھی جا کر اسے تسلی دیتی اسے بیٹھنے کا کہتی اور پھر اس کی طرف سے مایوس ہو کر اس کی بیوی کے پاس جاتی۔۔جو سامنے کی دیوار کو تکے جا رہی تھی۔۔ان دونوں کو اتنا ہوش نہیں تھا

کہ دعا ہی کر لیں۔۔ساری زندگی جس اللہ کو یاد نا کیا ہو۔۔وہ اللہ اس وقت کیسے یاد آتا۔

وہ بوڑھا دکھتا آدمی کبھی چلنا شروع کر دیتا۔۔ کبھی ٹھہر جاتا۔۔وہ ایک بار بھی اپنی بیوی کے پاس نہیں گیا تھا۔۔اس شخص کا خیال تھا کہ یہ اس کی بیوی کی ناقص تربیت ہی تھی جو اس وقت اس کی بڑی بیٹی زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔۔اس کی پھولوں جیسی بیٹی نے اپنی کلائی کی رگ کاٹ لی تھی۔۔وہ درد اور اذیت اس شخص کو اپنے دل کے پار اترتا محسوس ہوا ۔

اس کی چھوٹی بیٹی اس وقت پتہ نہیں کس حال میں سفر کر کے آ رہی تھی۔۔اسے سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ ایسا کیا کرے جو اس کی جوان بیٹی موت سے بچ جائے۔۔اس نے اندر سے ڈاکٹر کو باہر آتے اور پھر اپنی بہن کو کچھ کہتے دیکھا۔۔جواب میں اس کی بہن نے دونوں ہاتھوں سے اپنی بے ساختہ چیخوں کو روکا۔۔وہ مٹی سے بنے برتن کی طرح چٹخا تھا۔۔اس نے موت کی زردی ہسپتال کی دیواروں پر اگتے دیکھی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ ایک گرم دن تھا۔۔فضا میں حبس نسبتا زیادہ تھا۔۔دوپہر ڈھل گئی تھی مگر سورج اب بھی دہک رہا تھا۔۔ تھکی ہاری جس وقت وہ اچانک لاؤنج میں داخل ہوئی۔۔اندر کا منظر دیکھ کر اس کی تھکن اتری تھی۔۔خون کی کشش اسے اس

لیے معلوم ہوئی تھی۔۔نیل فائل کرتی مما۔آدھی لیٹی آدھی بیٹھی اونگھتی ہوئی فرح۔۔جس کی صبح یقیناً ابھی ہو رہی تھی۔۔اچانک اندر آئی ماہ جبیں کو دیکھ کر جس والہانہ انداز میں مما اٹھیں۔۔فرح ہڑبڑائی تھی۔

پوری آنکھیں کھولے ماہ جبیں کو دیکھتے اس کا منہ بھی کھل گیا تھا۔۔وہ کبھی اس طرح اچانک نہیں آئی تھی۔۔ان کے کئی بار بلانے پر وہ حامی بھرتی تو عاصمہ بیگم گاڑی بھجواتیں۔۔ان کے لاکھ اصرار پر بھی وہ گاڑی نہیں لے گئی تھی۔۔بس ایسے ہی دل کیا تو آگئی ہوں وہ خوشدلی سے بتا رہی تھی۔۔ہائے کیا ہی اچھا کیا۔۔مزہ آگیا فرح جھوم گئی۔۔

چلو اب باتیں بعد میں کرنا۔۔فریش ہو کر آؤ قسم سے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔فرح نے دہائی دی۔۔بھوک تو مجھے بھی لگ رہی ہے فرح کی مسکین شکل دیکھ کر اسے ہنسی آئی۔۔او میڈم پہلے بتا تو دیں کیا کھانا پسند کریں گی؟ ماہ جبیں کو اٹھتے دیکھ کر فرح نے کہا

کچھ بھی ہو چلے گا۔۔سیڑھی کی طرف جاتے ماہ جبیں نے عام سے انداز میں کہا تھا۔۔

فرح کی ہنسی رکی تھی۔۔مما دیکھ رہی ہیں آپ۔۔کس قدر بدل گئی ہے یہ۔۔ورنہ کبھی ایسا ہوا تھا بنا پوچھے یہ ٹیبل تک آتی۔۔

اب تو عرصہ ہوا یہ پوچھے۔۔۔یہ نخرے ماہ جبیں چھوڑ چکی ہے۔۔وقت ماہ جبیں

کی زندگی میں بہت کچھ بدل گیا ہے۔۔دوسری سیڑھی پر پیر جمائے اس نے بغیر مڑے عجیب سے لہجے میں کہا تھا۔

وہ چند منٹوں میں ہی واپس آئی۔۔رغبت سے کھانا کھاتے ہوئے اس کے چہرے پر ویسا کچھ نہیں تھا جس کا خدشہ فرح کو ستا رہا تھا۔۔بلکہ ہمیشہ کے برعکس وہ اس کی باتوں پر صرف مسکرا نہیں رہی تھی۔۔جواب بھی دے رہی تھی۔۔

امی آج ماہ جبیں کو بہت بھوک لگی ہے۔۔فرح نے ہنس کر کہا تھا۔۔

ہاں بیٹا۔۔گھر جیسی کوئی نعمت نہیں ہوتی۔۔عاصمہ بیگم نے غلط موقع پر غلط بات کہہ دی تھی۔گھر ماہ جبیں کی بھوک ادھوری رہ گئی۔۔سچ ہی تو کہہ رہی تھیں۔۔عورت کے لیے سب سے خوبصورت جگہ اس کا گھر ہی ہوتا ہے۔۔وہ گھر چھوٹا ہو یا بڑا۔۔سہولیات سے آراستہ ہو یا مشکلات سے۔۔دنیا میں پھر کوئی جگہ اس کا متبادل نہیں ہو سکتی۔۔وہ اس گھر کے لیے سب کچھ کرتی ہے۔۔اس جگہ کو چھوڑنے کا تصور بھی محال ہوتا ہے۔۔وہ ہر ممکن کوشش کرتی ہے کہ یہ جگہ اس سے نا چھینی جائے۔۔اس وقت ماہ جبیں کو شدت سے وہی گھر یاد آیا جہاں سے وہ بہت بے آبرو ہو کر نکلی تھی۔۔اس گھر کے حصول کی خواہش جو وہ تھپک تھپک کر سلا دیتی تھی۔۔شدت سے بیدار ہوئی تھی۔

تھوڑی دیر پہلے کی خوش مزاجی عنقا ہو گئی تھی۔

فرح تم شام میں اسے پارلر لے جاؤ۔۔تھوڑی لک چینج ہونی چاہیے اب آ ہی گئی ہے تو شام میں مہندی پر بھی چلے گی۔۔ماحول بدلنے کی سخت ضرورت ہے اسے۔۔اپنا خیال رکھنا بالکل چھوڑ دیا ہے عاصمہ بیگم نے اس کے چہرے کے بدلتے رنگوں سے گھبرا کر بات بدلی۔۔

نہیں میں کہیں نہیں جا رہی۔۔ایسی گیدرنگ چھوڑ دی ہیں۔۔گھبراہٹ ہوتی ہے مجھے ان فنکشنز سے۔۔فرح نے حیران ہو کر ہزاروں کے سامنے پرفارم کرنے والی لڑکی کو دیکھا۔

ولید نے مجھے اس قابل ہی نہیں چھوڑا ماہ جبیں نے خود کلامی کی۔۔دکھ آج بھی اس کے حرف حرف میں بولتا تھا۔۔اس کے زخم سبز ہی رہے تھے ان پر کھرنڈ آتا ہی نہیں تھا

فرح نے ملال سے اس الجھی بکھری لڑکی کو دیکھا

وہ جو تیری کچھ نہیں لگتی

بن تیرے پریشان رہتی ہے

صبح بہت ٹھنڈی میٹھی تھی۔۔ہلکی ہلکی روشنی پھیل رہی تھی۔۔سورج ابھی نہیں نکلا تھا۔۔کل مریم نے بتایا تھا اس وقت تھوڑا درس ہوتا ہے۔۔مدرسہ کا پچھلا برآمدہ مسجد کی دیوار سے منسلک تھا۔۔آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔۔عائشہ

کچی زمین پر ہی بیٹھ گئی۔۔

حضرت جی دعا کریں اللہ مال دیں۔۔آج کل تو ہر پریشانی کا علاج مال میں ہے۔۔کسی نمازی نے درخواست کی۔۔اللہ جی ہر مسلمان کے مال میں برکت دیں۔رزق حلال دیں حضرت جی کی آواز میں تاثیر تھی۔۔لیکن یہ خیال کے کہ مال ملے گا تو سب پریشانیاں دور ہوں گی یہ ممکن نہیں ہے۔۔مال کا حاصل ہو جانا اور بات ہے راحت کا حاصل ہو جانا اور بات ہے۔۔مال اسباب راحت ہے۔۔راحت نہیں ہے۔۔آپ یہ دیکھیں مال سے انسان ہر چیز تو نہیں خرید سکتا۔۔مال سے انسان عینک تو خرید سکتا ہے۔۔بینائی نہیں خرید سکتا۔۔مال سے انسان کتابیں خرید سکتا ہے علم تو نہیں خرید سکتا۔۔مال سے ہم دوائیاں لے سکتے ہیں۔۔صحت تو نہیں۔

مال سے انسان نرم بستر تو خرید سکتا مگر میٹھی نیند نہیں خرید سکتا اس کا مطلب ہوا کہ مال سے انسان ہر چیز نہیں خرید سکتا۔۔مال راحت نہیں ہے ہاں ایک سبب ہے۔۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ مال کی وجہ سے ملنے والی عزت بھی ہمیشہ نہیں رہتی۔۔ذرا غور کریں رات کو وزیر ہیں صبح اسیر ہیں۔۔رات کو صدر ہیں صبح ملک بدر ہیں۔۔رات کو امیر ہیں صبح فقیر ہیں۔۔تو مال کی وجہ سے ملنے والی عزت بھی دائمی نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو بھئی اب حل کیا ہوا؟ ہم نے تو سوچا تھا کہ مال آئے گا تو سب پریشانیاں حل ہو جائیں گی۔۔زندگی سنور جائے گی۔۔مگر حالات اور پریشانیاں فقط ہمارے اعمال کے ٹھیک ہونے سے ٹھیک ہوتے ہیں۔۔اللہ اور رسول اللہ کی اطاعت سے ہی حالات سنورتے ہیں۔۔زندگی آسان ہو جاتی ہے اور کوئی چیز نہیں۔۔کوئی اور طریقہ نہیں

یہ جو دنیا میں مال والے لوگ ہیں نا بڑے بوجھ والے لوگ ہیں۔۔غریب آدمی پھر بھی کسی کو اپنی پریشانی بتا سکتا ہے یہ امیر لوگ تو بتا بھی نہیں سکتے۔۔ان کے اندر کے حالات دیکھ لیں تو جان لیں۔۔توبہ کر لیں اللہ ہمیں نہیں چاہیے مال۔۔پندرہ پندرہ فیکٹریوں کے مالک بھی آکر کہتے ہیں حضرت دعا کی جیے اللہ کا دیا سب کچھ ہے بس ایک سکون نہیں ہے۔۔اور یہ بات اس سے بہتر کون جان سکتا تھا؟ کیا چیز اسے شوبز کی رنگینیوں سے یہاں لے آئی تھی؟ وہ واقعی سکون تھا جو کچی مٹی پر بیٹھ کر ملتا تھا۔۔

سکون تو ہمارے اعمال میں ہے۔۔آپ کبھی کسی کافر کی قبر دیکھ لیں۔۔اوپر سے خوب اچھی بنی ہوئی۔۔سنگ مرمر لگا ہوا۔۔لیکن اندر سے مردے کا کیا حال ہے ؟ یہ کوئی نہیں جانتا۔۔یہ فاسق مسلمان بھی اوپر سے دس دس ہزار کا سوٹ پہن لیں۔۔اندر کی بے چینی ختم نہیں ہوگی۔

لبوں سے لفظ جھڑیں آنکھ سے نمی نکلے

کسی طرح تو میرے دل سے بے دلی نکلے

میں چاہتا ہوں پرندے رہا کیے جائیں

میں چاہتا ہوں تیرے ہونٹ سے ہنسی نکلے

میں چاہتا ہوں کوئی مجھ سے بات کرتا رہے

میں چاہتا ہوں اندر کی خامشی نکلے

میں چاہتا ہوں مجھے طاقچوں میں رکھا جائے

میں چاہتا ہوں جلوں اور روشنی نکلے

میں چاہتا ہوں تجھے مجھ سے عشق ہو جائے

میں چاہتا ہوں صحرا سے جل پری نکلے

میں چاہتا ہوں تیرے ہجر میں عجیب ہو کچھ

میں چاہتا ہوں چراغوں سے تیرگی نکلے

میں چاہتا ہوں مجھے کوئی درد دان کرے

شدید اتنا کہ آنسو ہنسی خوشی نکلے۔

سوئے سوئے اس نے ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔کمرے میں اندھیرا تھا۔۔اس کی آنکھ دستک کی آواز سے کھلی تھی۔۔ماہ جبیں کا دل چاہا وہ دستک پر کان دھرے بغیر دوبارہ سو جائے۔۔ایسی نیند پھر جانے کب آتی۔۔اسی پل دستک دوبارہ ہوئی اس بار آواز تیز تھی۔۔آجاؤ۔

ملازمہ نے دروازے سے جھانکا۔۔ہاں بولو۔۔اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ماہ جبیں نے کہا۔۔نیند کے غلبے سے اس سے بولا نہیں جارہا تھا۔

وہ باہر ولید صاحب آئے ہیں آپ کو بلا رہے ہیں۔۔بات تھی یا صور۔۔ماہ جبیں کے لب بے آواز ہلے تھے۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔۔نیند بھاگنے میں ایک پل بھی نہیں لگا تھا۔۔خمار ٹوٹ چکا تھا یا پھر ٹوٹنے والا تھا۔۔اسے ایسا لگا وہ ابھی ہی جاگی ہو۔۔درمیان کا سارا عرصہ اس وقت غائب ہو گیا تھا۔۔وہ والہانہ بھاگتے ہوئے ننگے سر۔۔ننگے پیر سیڑھیاں اتر رہی تھی۔۔ملازمہ کو کوئی حیرت نہیں ہوئی ماہ جبیں کی یہی کیفیت وہ چند سال قبل دیکھ چکی تھی۔۔اس گھر کے در و دیوار کو حیرت ہوتی اگر وہ لمحہ بھر ٹھہر جاتی۔۔چند گھنٹے پہلے ہی میں نے شدت سے ایک بار پھر اسی گھر کی خواہش کی۔۔اور چند گھنٹے بعد ہی ولید میرے سامنے ہے۔۔اسے اللہ پر پیار آیا تھا۔۔بے تحاشا۔۔اللہ اپنے بندوں کو آزماتا بھی ہے وہ یہ بات بھول ت گئی تھی۔۔ولید نے بھاگ کر سیڑھیاں اترتی ماہ جبیں کو دیکھا تھا ننگے سر۔۔ننگے پاؤں۔۔پہلی بار اسے ندامت ہوئی۔۔کچی نیند کا تاثر اس کے چہرے پر واضح تھا مگر بے تحاشا خوشی اور جوش

دیکھنے والا تھا۔۔ولید نے نظریں جھکائیں۔۔ہر تمہید فضول تھی۔۔اس نے سوچا اتنا عرصہ گزر گیا ہے ماہ جبیں بھول گئی ہو گی اپنی زندگی میں مصروف ہو گئی ہو گی۔۔ماہ جبیں میں نہیں چاہتا تم تمام عمر میرے نام پر یوں ہی گزار دو۔۔میں اپنی زندگی میں خوش ہوں۔۔میں تمھاری وجہ سے اپنی زندگی میں مسائل افورڈ نہیں کر سکتا۔۔زندگی میں بہت سے لوگ اچھے لگتے ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ بھی انھیں اچھے لگتے ہوں

ولید پہلی بار سوچ سوچ کر بول رہا تھا۔۔اس نے دانستہ ماہ جبیں کے چہرے کی طرف نہیں دیکھا جس پر ایک لمحے میں مردنی چھا گئی تھی۔۔

ولید۔۔میں گھر چلنا چاہتی ہوں۔۔وہ بے بسی کی مجسم تصویر تھی۔۔میں دیا کی منت کر لوں گی۔۔اس سے معافی مانگ لوں گی۔۔وہ انتہا پر تھی۔۔ماہ جبیں ۔۔۔تم بری عورت نہیں ہو

نہ ہی گھٹیا۔۔۔الفاظ ٹوٹ گئے تھے۔۔میں نے جو بھی کہا تھا غلط کہا تھا۔۔میرے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔۔ورنہ میں جانتا تھا تم اچھی لڑکی ہو ولید نے اس کی بات کے جواب میں کہا وہ کھڑے کھڑے سن ہوئی تھی۔۔میں اتنی محبت ڈیزرو ہی نہیں کرتا ماہ جبیں

اس کی آواز پست تھی۔۔ماہ جبیں نے لب کھولنے چاہے۔۔مگر ولید نے اسے ہاتھ کے اشارے سے منع کر دیا۔۔اس نے ایک آخری نظر ماہ جبیں پر

ڈالی۔۔ایک لمحے کے لیے اس کا دل چاہا پلٹ جائے مگر اگلے ہی لمحے اس نے سرد لہجے میں کہا تھا۔۔میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔طلاق دیتا ہوں۔۔ولید۔ وہ اس تک بھاگی تھی۔۔ماہ جبیں میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔فاصلہ نہیں سمٹ سکا تھا۔۔اس بار ان دونوں کے درمیاں ناران کے پہاڑ نہیں پورا کوہ ہمالیہ در آیا تھا۔۔جاتے سمے اس نے ماہ جبیں کے مردنی چھائے چہرے پر نیلے پڑتے ۔ہونٹ دیکھے تھے

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے

دشت کو دیکھ کے گھر یاد آیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنے دن گزر گئے تھے وہ سنبھل نہیں پائی تھی۔۔وہ سنبھلنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔فرح نے اندر آ کر کھڑکی کھولی۔۔باہر ابھی تک تپش تھی۔۔لیکن اندر کی وحشت سے زیادہ نہیں تھی۔۔وہ بیڈ کے بجائے نیچے قالین پر ہی آڑی ترچھی لیٹی ہوئی تھی۔۔ماہ جبیں کی زندگی میں ولید کی اہمیت فرح سے بہتر کوئی نہیں جانتا تھا۔۔ماہ جبیں کے حلق میں کچھ اٹکا۔۔میں نے سب کچھ سوچا تھا فرح۔۔ہر تکلیف ہر زیادتی۔۔ہر بات۔۔۔میں نے اس کے ہر ستم کا سوچا تھا۔۔ساری زندگی الگ رہنے کا بھی سوچا تھا۔۔مگر اس کی بیوی کے طور پر۔۔میں کبھی یہ نہیں سوچ سکی تھی وہ میرے ساتھ یہ بھی کرے گا وہ اس

طرح بھی کر سکتا ہے۔۔اس کے آنسو اس کی ٹھوڑی کو چھو رہے تھے۔۔فرح کو لگا ولید نے ماہ جبیں کے ساتھ ساتھ اس کا دل بھی چیر دیا ہو۔۔وہ کچھ بھی کرتا مگر یہ نا کرتا۔۔لفظ نوحہ کناں تھے۔۔میں نے تو اس سے کبھی کچھ بھی نہیں مانگا تھا اپنے تمام حقوق تک معاف کر چکی تھی۔۔میں کیسے چاہ سکتی تھی کہ وہ اللہ کی عدالت میں ان پر جواب دہ ٹھہرایا جائے۔۔اس نے مجھے طلاق دے دی ا س نے مجھے اپنے نام سے بھی محروم کر دیا۔۔کم از کم نسبت رہنے دیتا۔۔وہ نام نا چھینتا۔۔وہ ستاتا ہی رہتا میں کب منع کرتی؟ میں اس کے نام پر عمریں گزار سکتی تھی فرح

وہ سسک رہی تھی۔۔فرح کو اس پر ترس آیا۔۔اس کی حالت اس پرندے کی سی تھی جسے اسیری سے عشق تھا

میرے بعد کس کو ستاؤ گے۔ کمرے میں وحشت گنگنا رہی تھی۔

تیرے خوابوں کے پیچھے بھاگی تھیں

میری آنکھوں میں پڑ گئے چھالے۔

آج عینی ملی تھی مجھے۔۔فرح نے ماہ جبیں کے پاس بیٹھتے ہوئے بتایا۔۔اچھا ٹی وی پر نظریں جمائے ماہ جبیں نے سرسری کہا۔۔تمھارا پوچھ رہی تھی بلکہ آج کل میں آنے کا کہہ رہی تھی۔۔وہ ایک نئے ڈرامہ سیریل پر کام کر رہی

ہے۔۔اسے ڈرامہ سونگز کے لیے نیو آواز چاہیئے۔۔میں نے حامی بھر لی تمھاری طرف سے۔۔مما کا بھی اصرار ہے کہ تم یہ کرو۔۔فرح نے اس کے چہرے پر نظر جماتے ہوئے کہا۔۔ماہ جبیں خاموش رہی۔۔وہ تو اب تک پچھلی بات کو لیے بیٹھی تھی۔۔ویسے کتنا اچھا چانس مس کر دیا تھا تم نے۔۔اس کی خاموشی سے حوصلہ پا کر اس نے بات جاری رکھی۔۔ماہ جبیں نے ایک نظر اس پر ڈال کر اپنی نظریں دوبارہ ٹی وی پر مرکوز کر لیں۔۔پچھلے کچھ دنوں سے عاصمہ اور فرح پر ماہ جبیں کی دوبارہ سنگنگ کا بھوت سوار ہو گیا تھا۔۔وہ دونوں نہیں چاہتی تھیں کہ وہ ایک بار پھر مذہب کے قریب ہو جائے۔۔ان پورے ڈھائی مہینوں میں اس نے ایک بار بھی اللہ کو یاد نہیں کیا تھا۔۔ایک بار بھی پہلے کی طرح ہر بات وہ اللہ کا ذکر نہیں لے آئی تھی۔۔نہ ہی انہوں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔۔اور نا پہلے کی طرح لمبے لمبے بیان سنتے دیکھا۔۔لاہور جانے کے بعد ماہ جبیں کو مذہب فوبیا ہو گیا تھا۔۔اس نے نماز روزہ شروع کر دیا تھا۔۔حتی کہ عبایا پہننا شروع کر دیا تھا۔۔لیکن طلاق کے بعد اس کا دل اچاٹ ہو گیا تھا۔۔یہ ایک وقتی اٹریکشن تھی۔۔انہوں نے سکون کا سانس لیا۔۔ورنہ ماہ جبیں کو عبایا نقاب میں دیکھنا آسان کام نہیں تھا۔

ایک بار سنگنگ شروع کرنے کا مطلب تھا وہ دوبارہ اسی لائف اسٹائل کا سسٹم بن جاتی اور وہ دونوں ہر ممکن طرح سے یہ کر رہی تھیں۔۔پھر کل عینی آئے گی وہ چاہتی ہے جلد از جلد یہ کام شروع ہو۔۔

ابھی میری عدت میں دن باقی ہیں اس کی آنکھوں میں کرچیاں چبھی تھیں۔۔ویسے بھی اتنا عرصہ ہوگیا سب چھوڑے ہوئے یہ دوبارہ اتنا آسان نہیں ہوگا۔۔اسے جلدی ہے تو وہ کسی اور سے کرا لے۔۔فرح گنگ سی اسے دیکھے گئی اس کی بات میں کہیں بھی انکار نہیں تھا۔۔اتنی جلدی اس کے مان جانے کی امید فرح کو نہیں تھی۔۔اتنی جلدی پسپائی کی توقع تو ماہ جبیں کو بھی نہیں تھی۔۔

کہیں کچھ غلط کرنے کا احساس اس کے دل میں کروٹیں لینے لگا مگر۔۔۔

ماہ جبیں ایک بری عورت ہے اگر وہ اچھی ہوتی تو یہ سب نا ہوتا۔۔اور بری لڑکی تو ہر غلط کام کر سکتی ہے اس نے لب کاٹتے ہوئے خود کو فریب میں رہنے دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں چاہ رہی تھی تم یہ کانٹریکٹ سائن کر لو۔۔باقی سب تو چلتا رہے گا۔۔عینی نے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے خوشگواری سے کہا۔۔مجھے بہت خوشی ہے تمھارے مان جانے کی۔۔یو نو پہلی بار ہی تمھارا سونگ سن کر میں نے سوچ لیا تھا تمھیں اگلے پرو جیکٹ میں لینے کا۔۔مگر تب یہ نہیں ہو سکا تھا۔۔گیپ تو بہت آ گیا بٹ آئی ہوپ تم آسانی سے کر لو گی۔۔ماہ جبیں خاموشی سے اسے دیکھتی رہی۔۔وہ چاہتے ہوئے بھی ایکسائیٹڈ نہیں ہو سکتی تھی۔۔ایک وقت

تھا عینی کی آفر پر وہ ہواؤں میں اڑنے لگی تھی ۔

پرانے خواب بھی بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔۔وہ وقت گزر جائے تو ان کی تکمیل ہمارے لیے باعث مسرت نہیں رہتی

عینی اور اس تک جاتے تمام راستے اب خوشگوار نہیں رہے تھے۔۔مگر وہ ان راستوں پر اب بھی چلنے کو تیار تھی۔۔نا چاہتے ہوئے بھی۔۔وہ بری تھی پھر یوں ہی سہی۔

ولید نے مجھے کس جگہ آن کھڑا کیا؟ جب میں یہ سب کرنا چاہتی تھی اس نے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر روک لیا۔۔اب جب میں یہ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ مجھے اس دلدل میں اترنے کی آزادی دے گیا۔۔

کوئی تو جسموں کے پار جھانکے

کوئی تو روحوں کے نیل دیکھے۔

یہ درد تھا جو ماہ جبیں کی آواز سے نہیں اس کے دل سے پھوٹ رہا تھا۔۔لائرکس دیکھتے ہوئے ماہ جبیں کو اندازہ ہوا تھا کہ وہ اسے کیسے گائے گی۔۔بند آنکھوں سے گاتے ہوئے اسے کیا کیا یاد نہیں آیا تھا۔۔فرح کا دل بھر آیا۔۔آج کے دور میں کون کرتا ہے ایسی محبت ؟ اور وہ بھی ماہ جبیں جیسی لڑکی۔۔۔کیا سے کیا ہوئی تھی۔۔وہ فلم یا کسی کہانی کا کردار نہیں تھی جس پر

فرح واہ واہ کرتی۔۔وہ فرح کی عزیز از جاں ہستی تھی جو محبت میں یوں خوار ہوتے پھر رہی تھی۔۔فرح نے اسے خاک ہوتے دیکھا تھا۔۔

کاش ماہ جبیں کی زندگی میں یہ ولید کبھی بھی نا آتا فرح نے سوچا۔۔کاش ولید مجھے کبھی نا چھوڑتا۔۔۔اسی وقت ماہ جبیں کے دل میں خیال آیا۔۔ماہ جیں یہاں آتے ہوئے اپنے ذہن سے ہر سوچ جھٹک کر آئی تھی۔۔مگر جاتے ہوئے وہ ہانپ رہی تھی۔۔واپسی ہمیشہ دشوار ہوتی ہے۔

تو کیا سفر رائیگاں گیا تھا؟ ولید کے ساتھ گزارا ہوا۔۔وردہ کے ساتھ بیتا ہوا۔۔

تو کیا زندگی دوبارہ وہیں سے شروع ہونے والی ہے جہاں پر آ کر ٹھہر گئی تھی؟

گاڑی کے باہر منظر دوڑتے پھر رہے تھے۔۔نظر آتے ہوئے بھی صاف نہیں تھے۔۔ماہ جبیں کی زندگی کی طرح۔شاید ابھی سفر باقی تھا

عینی کا یقین کچھ ایسا غلط بھی نہیں تھا۔۔اس سونگ نے ماہ جبیں کو راتوں رات مشہور کر دیا تھا۔۔تھوڑے ہی عرصے میں اسے کئی زبردست سی آفرز آئیں تھی۔۔فرح اور عاصمہ خوش تھیں بے تحاشا خوش۔۔ان کے دل سے وہ خوف نکل گیا تھا۔۔بس ایک ماہ جبیں تھی جو خوش نہیں تھی۔۔اسے لگتا تھا اسے اب کوئی چیز کبھی خوش نہیں کر سکتی تھی پھر اچھا تھا وہ فرح اور عاصمہ کو ہی خوش کر لے۔۔

میں نے ماہ جبیں کو اسی لیے ہی طلاق دی تھی وہ سنگنگ نہیں چھوڑنا چاہتی تھی اور مجھے یہ چیز گوارا نہیں تھی ولید نے یہ بیان دے کر خاندان والوں کی ہمدردیاں حاصل کر لی تھیں۔۔اسے یہ سب سن کر ایک بار پھر تکلیف ہوئی تھی وہ اب ولید سے اس بات کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔فرح اور عاصمہ نے ان باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔۔ماہ جبیں کی لائف سیٹل ہو رہی تھی وہ اسی پر خوش تھیں اور یہ سوچ کر مطمئن۔۔انسان ایک بار بلندی پر چلا جائے تو واپسی آسان نہیں ہوتی۔۔انسان نا چاہتے ہوئے بھی اوپر اور اوپر جانے کی خواہش میں گرفتار ہو جاتا ہے۔۔نیچے کی طرف نظریں جاتی ہی نہیں۔۔ماہ جبیں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہونا تھا۔۔وہ دونوں نہیں جانتی تھیں کہ ماہ جبیں کی قسمت میں کمال تھا زوال اسے آ ہی نہیں سکتا تھا۔۔وہ خوش نصیب لوگوں میں شامل تھی لیکن انسان بھی عجیب ہے اس نے خوش قسمتی اور بد قسمتی کے اپنے معیار بنائے ہوئے ہیں

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اب سب رشتوں کو چھوڑو

اللہ سے رشتہ جوڑو

ہر غیر سے ہٹ کٹ کے

اللہ سے لو لگا لو

اللہ سے غفلت کیسی

اللہ سے دوری کیسی؟

اللہ کو ورد بنا لو

اللہ کو اپنا بنا لو

زندگی مہلت ہے

روٹھے ہوئے رب کو منا لو

اللہ کو اپنا بنا لو۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسی دل سوز آواز اس نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔۔ایسا درد پہلے کبھی اس پر نہیں اترا تھا

اللہ سے دل لگانے کا ایسا جزبہ کبھی بھی اس کے من پر نہیں اترا تھا۔۔

اللہ سے غفلت کیسی ؟ اللہ سے دوری کیسی؟ اس سے آگے کوئی بات ہو سکتی تھی کیا؟ اس سے بھی کچھ تھا کیا؟ تھا تو بالکل فضول تھا۔۔اسپیکر سے ابھرتی آواز نے اسے قید کر لیا تھا۔۔اسے مریم پر رشک آتا تھا۔۔کیا قسمت پائی تھی اس نے۔۔عائشہ نے مریم سے زیادہ کوئی پر سکون چہرہ نہیں دیکھا تھا۔۔یہ اللہ سے تعلق تھا جو اسے خوب صورت بناتا تھا۔۔عائشہ کا دل نہیں چاہتا تھا وہ یہاں سے جائے۔۔اسے بھی اللہ سے وہی تعلق بنانا تھا جو اس کے دل سے ہر

اضطراب کو ختم کر دیتا۔۔وہ جان گئی تھی روٹھے ہوئے رب کو منانے میں ہی ہر سکھ پوشیدہ ہے۔۔

مریم کہتی تھی تم یہ زمین آسمان گناہوں سے بھر دو۔۔آسمان کی چھت تک گناہ لگا دو۔۔زمین کا چپہ چپہ گناہوں سے بھر دو۔۔ایک بار سچے دل سے آئندہ نا کرنے کا عزم لیے کہو۔۔اللہ میری توبہ۔۔۔اللہ معاف کر دے گا۔

اس کا حساب نہیں ہوگا وہ معاف ہو گئے۔۔لیکن دل میں یہ نیت نا ہو کہ آئندہ کر کے بھی توبہ کر لوں گا نیت پکی ہونی چاہیئے۔۔ہاں اگر پھر سے ہو جائے تو پھر توبہ کر لے۔۔

کوئی انسان یہ کام نہیں کرتا۔۔ایک بار معاف کرے گا۔۔چار بار آٹھ بار کرے گا اس کے بعد معاف نہیں کرے گا۔

یہ اللہ ہے جو ہر بار معاف کرتا ہے کیا ایسے رب سے بھی کوئی غفلت برتے؟

مریم نے دیکھا بھیگے موسم میں زرد چہرہ لیے آنے والی لڑکی کی آنکھیں اب اتنی ویران نہیں تھیں۔۔اسے لگا کئی برس قبل اس گھر میں آنے والی ایسی ہی ایک لڑکی نے قرض چکا دیا ہو

ماہ جبیں نے دور نیلے آسمان کے آخری سرے کو دیکھا۔۔چند سیکنڈز وہ آسمان کی وسعتوں کو ہی سوچتی رہی۔۔اچانک اس کے پورے جسم میں ایک برقی لہر

سی دوڑ گئی۔۔وہ کانپ گئی تھی سر تا پا۔۔کھڑے سے بیٹھ گئی تھی۔۔اس نے زور سے اپنی آنکھیں بند کیں۔۔عرصے بعد اسے اللہ یاد آیا تھا۔۔آسمان کو بنانے والا۔۔زمین کو بنانے والا۔۔کتنے مہینے گزر گئے تھے اسے اللہ یاد نہیں آیا تھا یا پھر آیا تو بھی وہ غافل رہی تھی۔۔اسے یاد تھا تو بس ولید یاد تھا۔

میں نے اتنی محبت کی تھی ولید سے۔۔نہیں نہیں وہ عشق تھا وہ نفی میں سر ہلاتی۔۔اور ولید نے کیا صلہ دیا؟ اس نے کیا کیا میرے ساتھ؟

مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔آنکھ اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔اس نے میری نظر جھکا دی۔۔مجھے ہمیشہ یہ یاد رہا کہ ولید نے میرے ساتھ یہ کیا۔۔میں کیسے بھول گئی میں نے اللہ کے ساتھ کیا کیا؟

وہ اللہ جس نے مجھے کسی کا محتاج نہیں رہنے دیا مجھے مکمل وجود بخشا۔۔میں اسی کو کیوں بھول گئی۔۔

اب بھی جب اس نے میرے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیا۔۔مجھے غافل نہیں رہنے دیا۔۔میرے سامنے ایک ایک بات کھول دی۔۔میں اسی اللہ سے غافل ہو گئی؟

مجھے سب یاد رہا اللہ کے سوا۔۔

اتنے ماہ بعد اس کے آنسو ولید کے لیے نہیں نکل رہے تھے اللہ کے لیے تھے۔۔وہ دیوانہ وار بھاگی تھی۔۔اسے آج وردہ یاد آئی تھی۔۔وہی تھی جو اسے راستہ بتاتی۔۔اسے انگلی سے پکڑ کے چھوڑ آتی۔

لاہور جانے کے لیے اس نے بس چند چیزیں اٹھائی تھیں اسے ابھی اسی وقت جانا تھا۔۔وہ یہاں رہتی تو اسے سانس نہیں آئے گی۔۔وہ آکسیجن لاہور تھی جس کے بغیر اس کے ہونٹ نیلے پڑنے لگے تھے۔۔

فرح اور عاصمہ کی ساری تدابیر وہ چوکھٹ پر چھوڑ آئی تھی

روم لاکڈ نہیں تھا وردہ چونکی۔۔وہ ابھی سکول سے آئی تھی۔۔اور خلاف معمول کمرہ لاک نہیں تھا۔۔اس نے لائٹ آن کی دیوار کی طرف کروٹ لیے وہ جو بھی تھی سو رہی تھی۔۔شاید کوئی نئی روم میٹ۔۔اسے بے اختیار ماہ جبین یاد آئی۔۔نا چاہتے ہوئے بھی وہ اداس ہوئی۔۔اس کی کولیگز نے ماہ جبیں کی سنگنگ کا بتایا تھا۔۔کتنی ہی دیر اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔

یہ کیسے ممکن ہے ماہ جبین سب کچھ اتنا آسانی سے کیسے بھلا سکتی ہے؟

اللہ سے اس کی محبت اس کی باتیں اس کا تعلق کیا وہ سب صرف ولید کے حصول کے لیے تھا؟ وہ اللہ کو منا رہی تھی تا کہ بدلے میں اسے ولید مل جائے اور جب ایسا نہی ہوا تو وہ سب چھوڑ گئی۔۔وہ جتنا سوچتی اتنا ہی الجھتی۔۔اسے یاد تھا شروع میں اس نے ماہ جبیں کی سوچ بدلنے میں محنت کی تھی مگر پھر بعد مین کبھی وہ سستی کر جاتی تو بھی ماہ جبیں درس میں جاتی تھی۔۔مجھے سکون ملتا ہے وہاں۔۔میں اتنا عرصہ بھٹکتی رہی ہوں۔۔تم نہیں

جان سکتی وردہ تم کبھی بے سکونی کا شکار ہی نہیں ہوئی۔۔تمھیں نہیں پتہ آدھی راتوں میں جب بے سکونی آپ کو اپنے حصار میں لیتی ہے تب کتنی اذیت ہوتی ہے۔۔

مجھے تلاش تھی سکون کی اور اس تک جانے کا راستہ تم نے مجھے دکھایا ہے۔۔میں پچھلی زندگی کا سوچتی ہون تو مجھے خوف آتا ہے۔۔مجھے اس پنجے گاڑتی بے چینی سے ڈر لگتا ہے وردہ۔۔

تو ماہ جبیں جو کہتی تھی کیا وہ سب فریب تھا؟

وردہ واش روم کے دروازے پر ہاتھ رکھ کر مڑی۔۔چہرے پر بازو رکھے وہ لڑکی گہری نیند میں تھی۔۔وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکی۔۔اسے الجھن ہوئی۔۔

منہ دھوتے ہوئے اسے خیال آیا اس لڑکی کے سونے کا انداز۔۔۔وردہ نے نل بند کی۔۔وہ بالکل ماہ جبین کے انداز میں سو رہی تھی۔۔وہ آگئی۔۔ماہ جبیں آگئی؟ واش روم سے نکلتے ہوئے اس نے دیکھا اس کے بالوں کا رنگ مختلف تھا۔۔وہ سرد ہوئی۔۔دوبارہ واش روم جاتے ہوئے اس نے دروازہ زور سے بند کیا۔۔وضو کر کے جب وہ واپس آئی وہ لڑکی ویسے ہی گہری نیند سو رہی تھی۔۔جبکہ ماہ جبیں کی نیند بہت کچی تھی۔۔

ڈائننگ روم میں کھانا کھاتے ہوئے بھی ماہ جبیں کا خیال آتا رہا۔۔اس نے کتنی کوشش کی تھی ماہ جبیں سے ملنے کی مگر ہر بار فرح اور اس کی مدر کے صاف

منع کرنے پر وہ پیچھے ہٹ گئی تھی۔۔وہ لوگ رسک نہیں لے سکتے تھے۔۔۔باہر آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اس نے کھڑکی کی سلائیڈ دھکیلی۔۔ایسے موسم میں ماہ جبیں پہروں کھڑکی کے پٹ کھولے رکھتی تھی۔۔ہمارے پورے گھر میں سلائیڈز ہیں مگر میرے روم میں ایسی ہی کھڑکی ہے مجھے پرانے طرز کی کھڑکیاں۔۔زینے بالکنیاں اور برآمدے بھاتے ہیں۔۔مہینوں پہلے وہ ایسے ہی موسم میں بتا رہی تھی۔۔پہلا قطرہ گرا۔۔جب سے وہ گئی تھی اس نے کھڑکی نہیں کھولی تھی اب کھولنے کا خیال لیے وہ تیز تیز قدم چلتی ہوئی کمرے کا کھلے دروازے میں جم گئی۔۔کھڑکی کھلی تھی۔۔آہٹ پر بھی اس نے مڑ کر نہیں دیکھا۔۔وہ ویسے ہی باہر دیکھتی رہی۔۔وہ ایک سائیڈ پر کھڑی تھی وردہ چپ چاپ دوسرے کونے میں آ کھڑی ہوئی۔۔تو یہ فریب نہیں تم آ ہی گئی۔۔۔بہت دیر بعد وردہ نے بولتی خاموشی توڑی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بارش رک گئی تھی مطلع اب صاف تھا۔۔کہیں کہیں نیلے آسمان پر بادل دکھائی دیتے تھے۔۔ہر چیز نکھر گئی تھی۔۔وہ دونوں باہر آگئیں بارش عجیب چیز ہے درخت پھول پتے ہی نہیں دھوتی۔۔دل بھی دھو ڈالتی ہے۔۔دیواروں کے پار کے منظر تو دھل ہی جاتے ہیں۔۔لیکن یہ من بھی نکھار دیتی ہے۔۔دل پر نہیں برستی مگر اندر تک بھگو ڈالتی ہے۔۔ماہ جبیں مسکرائی۔۔میرا من مہینوں

بعد نکھرا ستھرا ہے۔۔اچھے لوگ بھی بارش جیسے ہوتے ہیں اندر جمی ساری گرد دھو ڈالتے ہیں۔۔جیسے ہی مجھے اللہ یاد آیا میں تم تک بھاگی۔۔اچھے لوگ سانس نہیں ہوتے آکسیجن ہوتے ہیں۔۔آکسیجن نا ملے تو سانس اکھڑنے لگتی ہے۔۔میں تم سے دور ہوئی وہ جو مجھے اچھائی کی آکسیجن تم سے ملتی تھی جب وہ ملنا بند ہو گئی تو میرا اللہ سے تعلق بھی ختم ہو گیا۔۔اگر ولید مجھے یہاں پر طلاق دیتا میں اتفاق سے اس دن گھر نا گئی ہوتی تو۔۔ماہ جبیں نے لب کچلے۔۔تو شاید میں اللہ سے دور نا ہوتی۔۔میں سمجھتی تھی میرا اللہ سے تعلق بہت مضبوط ہے مگر ایسا نہیں تھا وردہ میں غلط تھی۔۔میرے جیسے لوگوں کو صرف راستہ دکھانا کافی نہیں ہوتا۔۔انگلی پکڑ کر چلنا بھی سکھانا پڑتا ہے۔۔قدم قدم پر ڈگمگا جاتے ہیں ہم کمزور لوگ۔۔انگلی نہیں چھوڑنا چاہیے ہماری جب تک ہم دوڑنا نہ سیکھ لیں۔۔تب تک ہماری ڈور اللہ والوں کے ہاتھ میں ہی رہنی چاہیے۔۔جانے کتنے ہی لوگ ہوں گے جو بیچ رستے سے پلٹ گئے ہوں گے۔۔

کوئی بات نہیں ماہ جبیں تکلیف بھی تو اتنی بڑی تھی نا۔۔۔وردہ نے تسلی دی۔

اتنی بڑی ماہ جبیں نے دہرایا۔۔پتہ ہے وردہ میں ہمیشہ سوچتی ہوں کہ کون سی تکلیف سب سے بڑی تھی۔۔تب جب ولید نے مجھ سے شادی سے انکار کیا تھا۔۔تب جب میں نے گڑگڑا کر منتوں سے رو رو کر اس سے شادی کی یا تب جب جب وہ مجھے ذلیل کرتا تھا۔۔جب اس نے دیا سے شادی کی تب بھی تکلیف تھی۔۔جب ناران سے میں آئی تھی تو سارے راستے کی تکلیف ایک

طرف اور میری حالت دیکھ کر میری ماں کا جو حال ہوا تھا فرح کو جو شاک لگا تھا وہ تکلیف بھی بہت بھاری تھی۔۔ناران سے واپس آ کر ہی میں ادھر ہاسٹل آئی تھی۔۔اور میں جانتی تھی میرے ادھر رہنے کے فیصلے پر امی کو کتنی تکلیف ہوئی ہے امی کی تکلیف بھی میرے دل پر اترتی تھی۔۔میں جب جب یہاں سے گھر گئی امی اور فرح نے بالکل نارمل رویہ رکھا مگر اس نارمل رویے میں چھپے دکھ بہت بھاری ہوتے تھے۔۔

طلاق کے بعد تو مجھے لگا تھا میں مر گئی ہوں۔۔میرے جینے کا مقصد ختم ہو گیا تھا۔۔میں نے ایک بار بھی اللہ کو یاد نہیں کیا تھا تم سے رابطہ نہیں رکھا تھا۔۔مجھے بس یہ یاد تھا میں تکلیف میں ہوں۔۔تمھیں پتہ ہے سنگنگ سے میں خوش نہیں تھی مگر امی اور فرح بہت خوش تھیں اور میں نے باقی سب پس پشت ڈال دیا۔۔لیکن کل راستے میں یہی سوچتی آئی کہ ساری تکالیف جمع کر لوں تب بھی کل کی تکلیف بھاری تھی۔۔میں اسی حال میں مر جاتی تو۔

یہ عصر کا وقت تھا جس وقت وہ یہاں پہنچے۔۔سورج میں حدت نہیں تھی۔۔سارا ماحول مدہم اجالے کے فسوں میں لپٹا ہوا تھا۔۔یہ ایک چھوٹا سا شہر نما قصبہ تھا۔۔آمنے سامنے بنی ہوئی مختلف اشیاء کی دکانیں۔۔جن کے آگے ریڑھی والے کھڑے آوازیں لگا رہے تھے۔۔پانی پیو گی؟ وردہ کی کزن نے اس سے پوچھا۔۔ماہ جبیں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پیاس سے اس کا حلق سوکھ رہا

تھا۔۔اس کا دل چاہا وہ ریڑھی والے کے بینچ پر بیٹھ جائے۔۔اس کے انداز میں نخرہ یا حقارت نہیں تھی یہ عادت تھی جو وہ اس قدر تھک گئی تھی۔۔بس میں زیادہ ترمرد تھے۔۔شاید مزدور طبقہ اور عام لوگ۔۔سامنے لگی اسکرین پر کوئی آٹھ دس سال پرانی فلم لگی تھی۔۔اس کے سامنے اور ساتھ والی سیٹوں پر بیٹھے مسافر بڑی دلچسپی سے وہ فلم دیکھنے میں مصروف تھے۔۔یوں جیسے یہ کچھ گھنٹے ان کی زندگی میں تفریح کے لیے ہوں۔۔جہاں بس رکتی مختلف چیزیں بیچنے والے آ جاتے۔۔لوگ یہ چیزیں خریدتے۔۔سامنے لگی فلم کو یک ٹک تکتے ہوئے لطف لے لے کر کھاتے۔۔ان میں سے کسی کو ان سستی قسم چیزوں کی کوالٹی کی کوئی پروا نہیں تھی۔

اس نے گردن موڑ کر برابر والی سیٹ پر وردہ کو دیکھا وہ اطمینان سے سو رہی تھی۔۔بلکہ اس کی امی اور ساتھ آئی ہوئی کزنز بھی سو رہی تھیں۔۔بس میں ہوتے شور۔۔اور اس ماحول سے انھیں کوئی الجھن نہیں ہو رہی تھی۔۔وہ سب اس کے عادی تھے۔۔سارا سفر جاگ کے گزارنے کے بعد پچھلے پہر کی آخری گھڑیوں میں اس کی آنکھ لگی تھی۔۔اب بس میں خاموشی تھی۔۔لائٹس آف کر دی گئی تھیں۔اور اسکرین بھی تاریک تھی۔

صبح جس وقت اس کی آنکھ کھلی۔۔کھڑکیوں کے پار اجالا تھا۔۔وردہ اس کی امی اور باقی لوگ جاگ چکے تھے۔۔اسے اٹھتے دیکھ کر وردہ مسکرائی۔۔تمھیں بہت مشکل سے نیند آئی تھی نا؟ ہاں پہلے کافی شور تھا جب خاموشی ہوئی تو اس کے

NEW ERA MAGAZINE.com

کچھ دیر بعد مجھے نیند آ گئی تھی۔۔ماہ جبیں کا لہجہ بشاش تھا۔۔وہ ہچکچاہٹ جو بس میں بیٹھ کر ہوئی تھی اب ختم ہو گئی تھی۔۔انسان کو کبھی نا کبھی اس طرح کا سفر ضرور کرنا چاہیئے۔۔اس سے آپ کو اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ نے آپ کو کس حال میں رکھا ہوا ہے۔۔اللہ کبھی بھی اپنے بندے سے زیادتی نہیں کرتا یہ الگ بات ہے کہ مکمل جہاں کسی کو نہیں ملتا۔وردہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔۔ماہ جبیں نے چونک کر اسے دیکھا وہ اب اس کی طرف متوجہ نہیں تھی۔۔ایک گہری سانس اس نے لی۔۔وردہ صحیح کہہ رہی تھی۔

یہ لو پانی۔۔وردہ کی کزن نے منرل واٹر کی بوتل اسے دیتے ہوئے خیالوں سے باہر نکالا۔۔صبح بس سے اترتے ہی انھوں نے چند گھنٹے وردہ کے ماموں کے گھر گزارے تھے۔۔اور پھر لوکل بس میں دو گھنٹے کا سفر ساڑھے تین گھنٹوں میں طے کر کے ادھر پہنچے تھے۔۔اور اب پرانی سی پک اپ میں وہ خانقاہ کی طرف جانے والے کچے پکے راستے پر گامزن تھے۔۔دھول اڑاتا رستہ۔۔کچے پکے مکانات۔۔کچی اینٹوں کی بنی دیواروں پر تھوپے گئے اپلے۔۔اور اکڑوں بیٹھی ماہ جبیں۔ اگر جو عاصمہ یا فرح اسے اس وقت دیکھ لیں تو۔۔ماہ جبیں کو جھر جھری آئی۔۔ان کا ردعمل یقیناً کافی برا ہوگا۔۔

خانقاہ کے قریب کافی لمبی قطار میں بسیں۔۔ویگنیں۔۔کاریں تھیں۔۔شلوار قمیص اور داڑھیوں والے مرد اتنی زیادہ تعداد میں اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے۔۔اس نے جس وقت عمارت میں قدم رکھا مغرب ہونے کو تھی۔۔دور

افق پر پھیلی لالی خانقاہ شریف کی عمارت پر اپنا عکس ڈال رہی تھی۔۔ماہ جبیں سحر زدہ ہوئی تھی کوئی طلسم تھا جو اسے جکڑ رہا تھا

ستون سے ٹیک لگائے وہ برآمدے اور صحن میں خواتین کا رش دیکھ رہی تھی۔۔ادھر ہر طرح کی خواتین تھی۔۔چہرے مہرے سے پڑھی لکھی لگتیں خواتین۔۔کچھ خواتین جدید فیشن کے لباس میں ملبوس تھیں۔۔مگر اکثریت سیدھی سادی خواتین کی تھی جو کسی دقت کے بغیر دریوں پر اپنے ساتھ لائی گئی چادریں بچھائے۔۔نماز کا دوپٹہ اوڑھے ہاتھ میں تسبیح لیے بیٹھی تھیں۔۔ابھی بیان کا وقت نہیں تھا۔۔کچھ خواتین لیٹی ہوئی تھیں۔۔کچھ گروہ میں بیٹھی ذکر کر رہی تھی۔۔گپ شپ کرنے والوں کی بھی کافی تعداد تھی۔

وہ وردہ کے ساتھ ادھر برآمدے میں آ کر بیٹھی تھی مشکل سے اتنی جگہ ملی کہ وہ دونوں سمٹ کر بیٹھ سکیں۔۔وردہ نے کہا بھی تھا اسے کچھ دیر آرام کر لینا چاہیے مگر وہ یہاں بیٹھنا چاہ رہی تھی۔۔اس گھر کی خواتین وردہ اور اس کی امی کو کافی تپاک سے ملیں تھیں۔۔باقی لوگوں کے برعکس وہ انھیں رہائشی کمروں میں لے گئی تھیں۔۔ہمارا کافی آنا جانا ہے۔۔ماہ جبیں کے استفسار پر وردہ نے بتایا تھا۔

بیان کے شروع ہوتے ہی کمروں میں موجود خواتین بھی باہر آگئی تھیں۔۔انھیں

کچھ اور سمٹنا پڑا۔۔

اسپیکر سے آتی آواز اسے بے حد بھلی لگ رہی تھی۔۔ماہ جبیں نے آنکھیں موندی اس نے دل کے سارے بند کواڑ کھولے۔

اللہ رب العزت نے انسان کو دو نعمتوں سے نوازا ہے ایک دل اور ایک دماغ۔۔دل عشق الہی کا برتن ہے۔۔دل کا تعلق محبت سے ہے۔۔انسان کا ہر عضو کام کرتا ہے۔۔آنکھ کا کام دیکھنا۔۔کان کا کام سننا۔۔زبان کا کام بولنا۔۔اسی طرح دل کا کام محبت کرنا ہے۔۔ہر انسان کا دل کسی نا کسی سے محبت ضرور کرتا ہے۔۔کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا میں کسی سے محبت نہیں کرتا۔۔محبت کے بنا کوئی نہیں رہ سکتا۔۔دل بحر محبت ہے۔۔ماہ جبیں نے آنکھیں کھولیں۔۔

محبت کے بغیر نہیں رہ سکتا اس کی مثال یوں ہے یا تو کمرے میں روشنی ہوگی۔۔یا اندھیرا ہوگا۔۔روشنی نہیں ہوگی تو اندھیرا ضرور ہوگا۔۔کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ نا تو روشنی ہے نا ہی اندھیرا۔۔ان میں سے ایک چیز ہوگی۔۔اسی طرح دل کے کمرے میں یا تو اللہ کی محبت کی روشنی ہو گی یا مخلوق کی محبت کا اندھیرا ضرور ہوگا۔۔تو جب انسان کے دل نے محبت ہی کرنی ہے تو کیوں نا انسان اپنے پروردگار سے محبت کرے۔۔مخلوق کی محبت فانی ہے۔۔آپ جتنا اس دنیا میں رہیں ایک نا ایک دن تو آپ کو جانا ہی ہے۔۔آپ جس سے چاہیں محبت کریں ایک نا ایک دن تو آپ کو اس سے جدا ہونا پڑے گا۔۔دنیا میں

انسان جس سے بھی محبت کرے جدائی لازم ہے۔۔کئی لوگ تو زندگی میں ہی جدا ہو جاتے ہیں۔۔اور اگر زندگی میں نا ہوں تو موت تو جدا کر ہی دیتی ہے۔۔جدائی تو ہوگی ہی تو جو شخص مخلوق سے محبت کرے گا ایک نا ایک دن جدا کر دیا جائے گا۔۔اور جو شخص اللہ سے محبت کرے گا ایک نا ایک دن ملا دیا جائے گا تو مزہ تو اللہ کی محبت میں ہے۔۔انسان کو انس کی وجہ سے انسان کہا گیا ہے۔۔کہ یہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔۔جس خاک کی مٹھی میں سوز عشق دے دیا گیا ہو اس کے کیا کہنے

فرشتے اس سوز سے واقف نہیں۔۔اس لیے جو اللہ کے عاشق ہوتے ہیں۔۔ان کے دل کی کیفیت دیکھ کر تعجب کرتے ہیں۔۔کہ یہ خاک نشین ہے۔۔لیکن اس سوز عشق کی وجہ سے اس کی پرواز کہاں تک ہے

ماہ جبیں کی آنکھیں نمکین پانی سے بھر گئیں۔۔وہ انسان کی محبت میں دکھ درد رسوائی جھیل چکی تھی۔۔جدائی سہہ رہی تھی۔۔

عشق میں اضطراب ہوتا ہے۔۔عاشق اپنے محبوب کے حکم پر فدا ہونے کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔۔اس لیے جس بندے کے اندر اللہ رب العزت سے محبت کا مادہ ہوگا۔۔وہ اللہ کی عبادت سے تھکے گا نہیں۔۔اس کا جسم تھک جائے گا۔۔لیکن اس کا دل نہیں تھکے گا۔۔وہ عبادت کر کر کے تھکے گا اور تھک کے پھر عبادت کرے گا۔۔مصلے پر بیٹھنا آسان کام نہیں ہے پانچ منٹ بعد ہی

تھکاوٹ ہو جاتی ہے۔۔بیٹھنا نہیں آرہا ہوتا۔۔یہ تو توفیق ہوتی ہے۔۔اللہ جسے عطا کرے۔۔یہ جو محبت ہوتی ہے نا یہ انسان کو ما سوا سے بے گانہ کر دیتی ہے۔۔

دو عالم سے کرتی ہے بے گانہ دل کو

عجب چیز ہے لذت آشنائی۔

ہم جو اللہ کی محبت مانگتے ہیں نا اس کا بنیادی مقصد اللہ سے تعلق اور مخلوق سے انقطاع ہے۔۔دل ہی اچاٹ ہو جائے دنیا سے۔۔محبت انسان کا دل دنیا سے کاٹ دیتی ہے۔۔اللہ سے محبت ہو جائے تو پھر دنیا اور اس کے کاموں میں دل نہیں لگتا۔۔

کسی انسان سے محبت ہو جائے تو محب کو ہر وقت محبوب چاہیے ہوتا ہے۔۔اس کا دل چاہتا ہے میں محبوب سے ہم کلام رہوں۔۔اسی کے پاس وقت گزاروں۔۔اس کی خدمت میں لگا رہوں۔۔ماہ جبیں اب ہچکیوں سے رو رہی تھی اس مجمعے میں بیٹھا کوئی شخص اس سے بہتر یہ بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔

مجنوں سے کوئی پوچھے آپ لیلی کو یاد کرتے ہیں؟ تو مجنوں کہے گا مجھے اس کے علاوہ اور کوئی کام ہے کیا؟

تو محبت انسان اللہ سے کرے۔۔انسان کی محبت تو دکھ ہی ہے۔۔اللہ سے عشق میں سو ز ہے۔۔یہ اللہ سے عشق ہے جو چٹائیوں پر بیٹھنے والوں کے دلوں کا یہ

عالم ہے کہ بادشاہ وقت بھی اس کی آرزو کرے

دل کی تاریک بستی میں نور کا چشمہ پھوٹنے لگا تھا۔

صحن کے بیچوں بیچ کھلے آسماں تلے اس نے ستاروں کو دمکتے دیکھا۔۔بیک وقت اتنے بہت تارے اس نے کبھی نہیں دیکھے تھے۔۔گاؤں کے کھلے ماحول میں اس نے آسمان کے ایک سرے کو دوسرے سرے سے ملتے دیکھا۔۔سارے جگ میں ایک ہی آواز بلند ہو رہی تھی۔۔وہ مسمرائز ہوئی۔

میں تیرے سامنے جھک رہا ہوں خدا

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میں تیرے سامنے۔۔۔۔

ماہ جبیں نے گھٹنوں پر سر رکھا۔اس کا جسم لرز رہا تھا

میں گناہ گار ہوں۔۔میں سیاہ کار ہوں

میں خطا کار ہوں۔۔میں سزا وار ہوں

خطا کار۔۔ماہ جبیں نے دہرایا۔اس کے ہاتھ کانپے۔۔ہاں وہ خطا کار تھی۔۔ہاں وہ سزا وار تھی۔۔گناہ گار۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے۔۔اسے شوبز یاد آیا۔۔ننگے سر ہزاروں کے سامنے اپنی پرفارمنس یاد

آئی۔۔پہلے لا علم تھی مگر اب جو کیا تھا وہ تو سب جانتے بوجھتے کیا تھا۔۔

میرے سجدوں میں تیری ہی حمد و ثناء

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا۔۔

بھرے جہان میں کون تھا اس کا؟ ولید جو چھوڑ چکا تھا۔۔امی۔۔فرح ہاں ٹھیک ہے وہ محبت کرتی تھیں مگر ان کی محبت فطری تھی۔۔ان کی اپنی ایک زندگی تھی۔۔ماہ جبیں ان کی زندگی میں ایک مقام ضرور رکھتی تھی مگر ماہ جبیں ان کی کل کائنات نہیں تھی۔۔

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا۔۔

کوئی نہیں اللہ کوئی نہیں۔۔کوئی بھی نہیں ا س کے ساتھ بیٹھی عورتیں بلند آواز سے رو رہیں تھیں۔۔ماہ جبیں نے اپنی چیخوں کو روکا

کون ہے جس کا اللہ کے سوا کوئی اور اس جیسا ہو؟ کوئی نہیں یقیناً کوئی نہیں۔۔کوئی اور ہے تو بتاؤ ؟ کوئی اور۔۔؟ اس کے اندر آندھیاں چلنے لگیں تھیں۔۔

میری توبہ ہے۔۔توبہ ہے اے میرے الہ

مجھ گناہ گار کو تو نا دینا سزا۔۔۔

اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔۔وہ دہری ہو گئی تھی۔۔اللہ میری توبہ

ہے۔۔توبہ ہے۔۔میری توبہ ہے۔۔اس کی آواز شور میں دب گئی تھی۔۔

میری آہوں کو سن لے اے حاجت روا۔۔

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا

مجھ پہ جو بھی مصیبت بنی ہے

وہ تیرے ہی کرم سے ٹلی ہے

مشکلیں حل کرو۔۔سب کے مشکل کشا

میرا کوئی نہیں اللہ تیرے سوا۔۔میں تیرے سامنے۔

ہر چیز تھم گئی تھی۔۔گردشیں رک گئیں تھی۔۔اگر کچھ تھا تو آنسو تھے ندامت کے آنسو۔۔جو ہر آنکھ میں تھے۔۔ساری دنیا بھول گئی تھی۔۔کون کیا تھا۔۔کسی کو یاد نہیں رہا تھا۔۔گھر بار۔۔کاروبار۔۔اولاد۔۔مال متاع سب بھول گیا تھا۔۔صرف اللہ تھا جو یاد تھا۔۔اسے لگا وہ میدان حشر میں ہے۔۔جہاں باقی سب بھول گیا ہو۔۔یہاں پر بیٹھے کسی فرد کو اپنی حیثیت اپنا مقام اپنا رتبہ یاد نہیں تھا۔۔یہاں پر سب ایک ساتھ بیٹھے تھے فرش پر ننگے فرش پر۔۔کسی کو دھول مٹی کی پروا نہیں تھی۔۔بس اپنے اعمال تھے جو ہر ایک کے سامنے تھے۔۔

اللہ تھا جو ہر ایک کے دل میں تھا۔۔جو دل میں ہے اور ہمیشہ رہے گا۔۔اب

کوئی بات باقی نہیں رہی تھی۔۔سب زنگ اتر گئے تھے۔۔

یہ دنیا مٹی تھی۔۔یہ لوگ بھی مٹی کے تھے۔۔یہ اس مجلس کی برکت تھی کہ برستی رحمت پر فرشتوں نے بھی رشک کیا تھا۔

ماہ جبیں نے آسمان کی طرف دیکھا۔۔یکایک سارے تارے ٹوٹ کر اس پر آ گرے تھے

واپسی ہمیشہ تکلیف دہ نہیں ہوتی یہ حالات ہوتے ہیں جو واقعات کو گرہن زدہ کر دیتے ہیں۔۔اجتماع سے واپسی کا سفر بہت خوشگوار تھا۔۔ماہ جبیں کی زندگی سے اندھیرے چھٹنے کا وقت قریب تھا۔۔جب وقت آپ کے سوالات کے جوابات آپ کے سامنے لا کر رکھ دے تو انسان مطمئن ہو جاتا ہے۔۔بوجھ سرک جائے تو ڈھلکے کاندھے بھی توانا ہو جاتے ہیں۔۔ماہ جبیں کے ساتھ بھی ایسا ہوا تھا۔۔

اب کیسا محسوس کر رہی ہو تم؟ وردہ نے پوچھا۔۔بہت اچھا ماہ جبیں نے گہرا سانس لیا۔۔جب تک راستے کا پتہ نہیں ہوتا تب تک ہم مضطرب رہتے ہیں۔۔جب منزل کا ادراک ہو جائے۔۔راستہ سامنے ہو تو پھر سفر کی صعوبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔۔میں وہی مسافر ہوں وردہ

اچھا اب کیا سوچا ہے تم نے؟ کیا کرو گی تم؟ وردہ نے ایک اور سوال کیا۔۔

میں گھر جاؤں گی اب جب سب کچھ میرے سامنے صاف اور واضح ہے تو پھر دربدری کے سب جواز ختم ہو جاتے ہیں۔۔میری وجہ سے میرے گھر والے بہت ڈسٹرب ہوئے ہیں میں انھیں مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی۔۔

میں ان کے سامنے رہوں گی تو انھیں میری طرف سے پریشانی نہیں ہو گی۔۔اور پھر ناران سے واپسی کے چند دن بعد ہی میں ادھر آگئ تھی۔۔گھر والوں کے بغیر وقت گزارے ایک لمبا عر صہ ہو چکا ہے۔۔عدت کے جو دن میں نے وہاں گزارے تب تو مجھے اپنا ہی ہوش نہیں تھا۔۔اس لیے اب ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہوں۔۔وردہ کو خوشگوار حیرت ہوئی اس نے پہلی بار ماہ جبیں کو یوں تفصیل سے بات کرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے ماہ جبیں۔۔میری دعائیں تمھارے ساتھ ہیں۔۔مجھے پوری امید ہے یہ سفر رائیگاں نہیں جائے گا۔۔ان شاء اللہ ماہ جبیں نے سیٹ کی پشت پر سر ٹکا کر سکون سے ایک گہری سانس لی۔

(یہ اس رات کی صبح ہے جس رات ولید ماہ جبیں کو طلاق دے کر آتا ہے)

کمرے میں گہرا سناٹا تھا۔۔ناظمہ بیگم کی سسکیاں تھیں جو ماحول کو افسردہ کر رہی تھیں۔۔ابراہیم صاحب کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے جبکہ ماریہ کے چہرے پر دکھ واضح تھا۔۔ایک ولید تھا جس کا چہرہ سپاٹ تھا۔۔وہاں کچھ نہیں

تھا۔۔نا بے چینی۔۔نا اضطراب۔۔ماہ جبیں اس کی زندگی میں اتنی اہمیت نہیں رکھتی تھی کہ وہ اسے لیے بیٹھا رہتا۔۔ہاں رات ماہ جبیں کی بے قراری دیکھ کر اسے افسوس ضرور ہوا تھا مگر وہ اس کی خاطر دیا کو ناراض نہیں کر سکتا تھا۔۔یہ بکھیڑہ تھا جسے ختم ہو ہی جانا چاہیے تھا۔۔اس وقت اپنے والدین کے سامنے بیٹھ کر اس نے سوچا۔۔و ہ مطمئن ہوا کہ آئندہ اسے ماہ جبیں کے حوالے سے کوئی پریشانی نہیں اٹھانی پڑے گی۔۔

تم کیوں رو رہی ہو؟ چپ کر جاؤ جب اسے کسی بات کا۔۔کسی شخص کا۔۔خاندان کا کوئی احساس نہیں ہوا تو اس طرح رو نے سے تمھیں کچھ نہیں ملے گا۔۔ابراہیم صاحب نے جتاتی نظروں سے ولید کو دیکھتے ہوئے ناظمہ بیگم کو مخاطب کیا۔

آپ کے بیٹے نے اچھا نہیں کیا ابراہیم صاحب

اس نے ہم بہنوں کو جدا کر دیا۔۔میرے بارے میں ذرا نہیں سوچا۔۔میری ہی غلطی ہے جو میں نے اسے ماہ جبیں کو یوں فراموش کرنے پر آنکھیں بند کیے رکھیں۔۔میں نے سوچا ایک وقت آئے گا اسے ماہ جبیں کی قدر پتہ چل جائے گی۔۔مجھے کبھی خیال ہی نہیں آیا یہ اتنا خود غرض ہو جائے گا۔۔اتنے پرانے نکاح کا بھی پاس نہیں رکھے گا۔۔اس نے تو دیکھی تھی ماہ جبیں کی وفا اس کی محبت۔۔کیا کمی تھی جو اس نے یہ قدم اٹھایا؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس لیے اسی وجہ سے میں نے بہت پہلے انکار کیا تھا تاکہ بعد میں یہ سب نا ہو۔۔ماہ جبیں کو ہی یہ تماشا لگانے کا شوق تھا اب بھگتے۔۔میں نے کل بھی اس سے نباہ نہیں کیا تھا میں آج بھی نہیں کر سکتا تھا اس لیے میں نے اسے طلاق دے دی۔۔وہ ساری زندگی تو میرے نام پر نہیں بیٹھی رہ سکتی تھی۔۔اب جب یہ امید ختم ہو جائے گی تو وہ فیصلہ کرنے میں آزاد ہو گی۔۔ولید نے نا چاہتے ہوئے بھی وضاحت دی۔۔آپ اب یہ رونا دھونا بند کر دیں اس کے لیے یہی بہتر تھا

وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔اور ہاں آپ پلیز اس کا سب سامان بھجوا دی جیے گا۔

نہیں ابھی نہیں چند ماہ بعد سامان بھجوا دیں گے ابراہیم صاحب نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔کچھ کہنے کے لیے منہ کھولتے ولید نے لب بھینچے اور دروازہ پار کر گیا۔

آآپ مجھ سے ناراض ہیں؟ ماہ جبیں نے مدہم لہجے میں عاصمہ بیگم کو مخاطب کیا۔

وہ سب لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔ماہ جبیں شام میں ہی گھر آ گئی تھی مگر تھکاوٹ کی وجہ سے وہ آتے ساتھ ہی سو گئی تھی اور ا ب سب کے ساتھ آ کر بیٹھتے

ہوئے اس نے عاصمہ بیگم کی ناراضی محسوس کی۔۔

نہیں میں کیوں ناراض ہوں گی۔۔میں کون ہوتی ہوں ناراض ہونے والی؟

امی پلیز ایسا تو مت کہیں۔۔ماہ جبیں نے بے بسی سے کہا۔۔

اچھا تو اور کیا کہیں وہ تم سے؟ فرح نے تیز لہجے میں کہا۔۔تمھیں کچھ احساس ہے ماہ جبیں کہ تمھاری وجہ سے ہم سب پچھلے کچھ عرصے سے کتنا ڈسٹرب ہوئے ہیں ؟ اور تم ہو کہ یہ ڈسٹربنس مسلسل پھیلائے جا ئے رہی ہو۔۔

ایک بات ہوئی اور اب وہ ختم ہو گئی تو کیا تم اس ایک بات کے پیچھے ساری زندگی یوں ہی گزار دو گی؟ ایک بات۔ ماہ جبیں نے دل میں سوچا۔

شادی سے پہلے تمھیں کتنا سمجھایا تھا اپنا کیریئر بناؤ تم نے ایک نہیں سنی اور کے ہیل۔۔۔مگر اب جب تمھیں دوسرا چانس ملا اتنا سب کچھ کر کے تم ایک بار پھر سب چھوڑ چھاڑ کر چلی گئی۔۔تم نے اپنا سیل فون بند رکھا تو کیا سارے مسئلے حل ہو گئے؟

ساری ریکاڈنگز چھوڑ کر چلی گئی ہم جواب دے دے کر تھک گئے۔۔تم اتنی لا پروا تو کبھی نہیں رہی۔۔مانا کہ ولید نے تمھارے ساتھ برا کیا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم اب وہی رویہ دوسروں کے ساتھ برتنا شروع کر دو۔۔تم نارمل کیوں نہیں ہو جاتی۔۔زندگی اتنی ارزاں نہیں ہے کہ اسے کسی پر لٹا دیا جائے۔۔اپنا نہیں تو کچھ ہمارا ہی خیال کر لو۔

ماہ جبیں نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا۔۔تم صحیح کہہ رہی ہو فرح

زندگی اتنی ارزاں نہیں کہ اسے یوں ہی گزار دیا جائے۔۔ہم بے سبب بے وجہ تو اس دنیا میں نہیں آئے۔۔میں چاہوں تب بھی اب اس راستے کو نہیں اپنا سکتی جو تمھیں ٹھیک لگتا ہے۔۔ صحیح اور غلط کا فرق میرے نزدیک بدل گیا ہے فرح

مجھے پورا یقین ہے کہ میری وجہ سے اب تم سب کو کوئی پریشانی نہیں اٹھانی پڑے گی۔۔میں نے اپنی زندگی میں جو میس پھیلایا تھا میں اب اسے سمیٹ رہی ہوں۔۔تم لوگوں کو میری خوشی عزیز ہے نا تو میری خوشی کے لیے۔۔مجھے اس راہ پر چلنے دو جس پر مجھے سکون مل رہا ہے اگر ایسا نہیں ہوا تو میں سنبھل نہیں سکوں گی بکھر جاؤں گی۔۔اس کے انداز میں کچھ ایسا ضرور تھا کہ وہ قائل ہوئے ہوں یا نہیں مگر انہوں نے اعتراض بھی نہیں کیا تھا۔عاصمہ بیگم نے افسوس سے اپنی ہونہار بیٹی کو دیکھا جسے شاید کسی کی نظر کھا گئی تھی۔۔وہ نہیں سمجھتی تھیں جس پر اللہ اپنی نظر کرم ڈال دیں وہ انمول ہو جاتا ہے۔اور ماہ جبیں انمول تھی

یہ سامان کیسا ہے؟ ماہ جبیں نے اتنے ڈھیر کارٹن یہاں وہاں رکھے دیکھ کر پوچھا۔۔

تمھارے جہیز کا سامان بھجوایا ہے ناظمہ نے۔۔عاصمہ بیگم نے بجھے لہجے میں بتایا۔۔ماہ جبیں کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔۔بیٹھنے کی بجائے وہ کرسی کا سہارا لیے کھڑی رہی۔۔صرف دو سال پہلے یہ سب بڑی چاہ سے خریدا گیا تھا۔۔ایک ایک چیز بڑے ارمان سے لی گئی تھی۔۔بڑے ارمان تو مجھ میں بھی تھے۔۔اس کا اندر نیلا ہونے لگا تھا۔۔تو ماہ جبیں کے ساتھ ساتھ اس کے نام سے لی گئی ساری چیزوں کو ایسے ہی نا قدری ملنی تھی۔۔ان سب چیزوں کو نا تن پر سجنا تھا نا ہی نگاہوں میں جچنا تھا۔

ان کے مقدر میں بھی میری طرح وہاں سے خالی لوٹنا تھا۔۔اس کی آنکھیں سرخ ہوئیں۔۔درد پھر سے جاگنے لگا۔۔

ولید کو جب ماہ جبیں کی ضرورت نہیں تھی تو اس کے سامان کی ضرورت کیسے ہوگی۔۔انھیں واپس تو بھیجنا ہی تھا۔۔اس نے خود کو سمجھانے کی کوشش کی۔۔

تو یہ طے ہے کہ انسان ہو یا سامان ری پلیسمنٹ ہو ہی جایا کرتی ہے

اس نے سارے آنسو اپنے اندر اتارتے ہوئے ڈھلتے شام کے آسمان پر لوٹتے پرندو ں کو دیکھا۔۔اڑتے پرندے دیکھ کر اسے رشک آیا تھا۔۔قید ہمیشہ اذیت ناک ہوتی ہے پھر چاہے وہ قفس میں پھڑپھڑاتے پرندے ہوں یا محبت میں کرلاتے آدم زاد ریزہ ریزہ ہونا مقدر بن جاتا ہے۔

ولید کی بیٹی ہوئی ہے۔۔ماہ جبیں نے چونک کر بڑی ممانی کو دیکھا۔۔وہ کچھ دیر پہلے ہی ان کے ساتھ آ کر بیٹھی تھی۔۔باتوں باتوں میں انھوں نے عاصمہ بیگم کو بتایا۔۔ماہ جبیں نے اندر کی کیفیت کو یکسر نظر انداز کر کے چائے کا سپ لیا۔۔سی۔۔بے اختیار ا س کے منہ سے نکلا۔۔گرم چائے جلا گئی تھی۔۔

بڑی دقت سے اپنے تاثرات کو نارمل رکھتے ہوئے اس نے عاصمہ بیگم کی طرف دیکھا ان کا چہرہ بھی اتر گیا تھا۔۔یہ حسد نہیں تھا یہ صرف دکھ تھا۔۔ماہ جبیں کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا۔۔اسے تکلیف ہوئی پتہ نہیں اندر ابھی کتنا کانچ باقی ہے جو ایسے ہی چھن سے ٹوٹتا رہے گا۔

اب جب سب ختم ہو گیا ہے اب جب سب ٹھیک ہونے کی امید بھی نہیں رہی۔۔اب جب میرے شہر کا آسمان تک بدل گیا ہے اب تو یہ تکلیف ختم ہو جانی چاہیے۔۔

اے میرے رب کہاں پر ہے تو؟ اب تو ماہ جبیں کی زندگی کی کتاب سے یہ باب تمام شد کر دے۔۔

اس نے پورے دل سے دعا کی۔

ماہ جبیں تم نے ضرور بالضرور آنا ہے فنکشن پر۔۔۔سن رہی ہو عاصمہ اس بار اسے ضرور لانا میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔۔بڑی ممانی نے اسے خیالوں سے باہر نکالا۔۔جی مامی میں ضرور آؤں گی۔۔اس نے مسکرا کر کہا۔

اسے گھر میں یوں قید کر کے نا بٹھاؤ۔۔یہ کیا حال بنا لیا اس نے اپنا۔۔ایسا ہو جایا کرتا ہے اس کا یہ مطلب تو نہیں اس کی زندگی ختم ہو گئی۔۔ان کے لہجے میں بولتی محبت تھی۔۔ہم سب تم سے بہت محبت کرتے ہیں ماہ جبیں

تم ایک خود غرض کی نفرت کے آگے اتنی بہت سی محبتوں کو ٹھکرا کر اچھا نہی کر رہی ہو۔۔چند دن پہلے فرح نے اسے کہا تھا۔

نہیں ماہ جبیں ان محبتوں کی زیر بار تھی۔۔ہے اور رہے گی فرح ماہ جبیں محبتوں کو نہیں ٹھکرا سکتی۔۔جاتی ہوئی ممانی کی پشت دیکھتے ہوئے اس نے خود کلامی کی۔

چہار سو کی رنگینیوں کو چھوڑ کر ماہ جبیں کی نظریں بار بار دیا کی طرف اٹھتی تھیں۔۔دیا کے ساتھ بیٹھی خالہ کی گود میں گلابی کمبل میں لپٹی ولید کی بیٹی تھی۔۔نا چاہتے ہوئے بھی ماہ جبیں کی نظریں بار بار وہاں اٹھتی تھیں۔۔فنکشن پر آتے ہوئے اس نے یہ سوچا ضرور تھا کہ ہو سکتا ہے یہ بھی وہاں ہوں۔۔مگر فرح کی کہی بات کے اثر میں وہ آ گئی تھی۔۔اس نے ناز سے ہنستی مسکراتی ہوئی دیا کو دیکھا۔۔ولید کی محبت نے اس عام سی لڑکی کو رنگ دیا تھا۔۔دھنک کے ساتوں رنگ دیا کے چہرے پر ثبت تھے وہ ہنستی تھی تو اس کی آنکھیں بھی اس کا ساتھ دیتی تھیں۔۔یہ محبت کا اعجاز تھا۔۔ماہ جبیں نے

نظریں ٹیبل پر دھرے اپنے ہاتھوں پر ڈالی۔۔اس کے ہاتھ بالکل خالی تھے۔۔کوئی چھلا کوئی چوڑی۔۔کوئی گجرہ نہیں تھا۔۔اس کے دل سے ہوک اٹھی۔۔

اسے دیا کی قسمت پر رشک آیا تھا۔

اس نے اپنے ارد گرد رنگوں سے سجے چہروں کی طرف دیکھا۔۔ہنستے مسکراتے قہقے لگاتے لوگ۔۔اس نے اپنے اندر جھانکا وہاں وحشت ناچنے لگی تھی۔۔اس وحشت کے بڑھ جانے کے خوف سے وہ اندر اٹھ گئی تھی۔۔

آئمہ اس نے کمرے سے نکلتی کزن کو آواز دی۔۔

جی آپی آپ کو کچھ چاہیے۔۔آئمہ نے مسکرا کر آداب میزبانی نبھائی۔۔

مجھے نماز پڑھنی ہے۔۔جائے نماز چاہیے۔۔آئمہ کا منہ کھلا وہ اس موقع پر نماز کا تصور نہیں کر سکتی تھی۔۔اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی۔۔آپ دادو کے کمرے میں چلی جائیں وہاں آپ کو جائے نماز مل جائے گی۔۔لیکن آپ بعد میں بھی تو پڑھ سکتی تھیں۔۔ابھی انجوائے کرتیں۔۔سترہ سالہ آئمہ نے اسے مشورہ دیا۔۔ماہ جبیں مسکرا دی۔

ولید بھائی نے بالکل ٹھیک کیا دیا سے شادی کر کے۔۔باہر آ کر آئمہ نے اپنی کزن سے کہا۔۔اچھا وہ کیسے؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماہ جبیں آپی جو عجیب ہو گئی ہیں پہلے تو اتنی ماڈ ہوتی تھیں۔۔خاندان میں سب سے زیادہ پاپولر ہوا کرتی تھیں۔۔اور اب۔۔پتہ ہے ابھی وہ مجھ سے جائے نماز مانگ رہی تھیں۔۔آئمہ کے لہجے میں ناگواری واضح تھی۔

آئمہ کی طرف پشت کیے فرح نے اس کی باتوں پر سر جھٹکا۔۔پتا نہیں یہ ماہ جبیں کب نارمل ہو گی۔۔دیا کی طرف دیکھتے ماہ جبین کے بارے میں سوچتے ہوئے فرح کے خون میں ابال اٹھ رہا تھا۔

واپسی پر فرح اور عاسمہ بیگم دیا کو ڈسکس کرتی رہی تھیں۔۔جبکہ ماہ جبیں چپ چاپ کھڑکی سے باہر جھانکتی رہی تھی۔۔دیا کے اسٹائل سے ولید کی آسودہ زندگی کا وہ اندازہ کر سکتی تھی۔۔کھڑکی سے باہر گہرا اندھیرا اس کی تمام سوچوں کو گہرا بہت گہرا کرنے لگا تھا

زندگی بہت عجیب ہو تی جا رہی تھی۔۔تو کیا اب ایسا بھی ہو گا؟ ماہ جبیں نے سوچا

پہلے عاصمہ بیگم پھر فرح اور اب وردہ بھی۔۔۔کیا یہ سب مجھے اس پر مجبور کر دیں گے؟ کیا میں ان سب کی خوشی کے لیے یہ کر سکتی ہوں؟

کبھی نہیں اس کے دل کی اجاڑ حویلی میں کوئی چلایا تھا۔۔یہ ممکن نہیں ہے۔۔ایسا کیسے ہو سکتا ہے ان سنسان راستوں پر کوئی نو وارد دھول اڑانے کو

آئے ؟ کیا یہ بیابان سی حویلی اس قابل ہے کہ کوئی اس کی دوبارہ مرمت کرے؟ نہیں نہیں ایسا ممکن نہیں۔۔بوسیدہ اینٹوں نے شور ڈالا تھا۔۔

مگر اس شکستہ حویلی کی اب ضرورت ہی کیا ہے اس زمین پر یہ حویلی ڈھا کر روشن محل بھی تو تعمیر کیا جا سکتا ہے۔۔دماغ نے اس شور کی پروا نا کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا۔

ماہ جبین نے اس شور سے گھبرا کر سامنے دیکھا۔۔منظر خالی تھا۔۔

بس شبہیات تھیں جو گڈ مڈ سی ہونے لگیں تھیں۔۔عاصمہ بیگم ہر دوسرے دن کوئی نیا پرپوزل بتانے بیٹھ جاتی تھیں۔۔لمبی چوڑی کوا لیفیکیشن سمیت۔۔اب تو فرح بھی اس میں ان کا ساتھ دینے لگی تھی۔۔

مجھے کوئی دل چسپی نہیں اس سب میں۔۔آپ لوگ یہ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ میں دوبارہ شادی کا رسک لوں گی؟ اور پلیز یہ لمبی چوڑی کوالٹیز کی لسٹ مت گنوایا کریں مجھے ان سب پرپوزلز اور ان لوگوں کی قابلیت سے کوئی لینا دینا نہیں۔۔

میں کسی اور کی زندگی میں شامل ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔میری آنکھوں نے تمام عمر جو خواب دیکھے وہ سب تو نوچ لیے زندگی نے۔۔اب اور خواب دیکھنے کی نا سکت ہے نا چاہ

وہ چیخ گئی۔۔چند دن سکون رہا اور پھر وہی سب۔

تم اگر اسی طرح سب چھوڑ چھاڑ کر بیٹھو گی تو یہی ہی کرنا پڑے گا۔۔اس سب سے بچنا چاہتی ہو تو کوئی ایکٹویویٹ شروع کرو فرح نے دو ٹوک کہا تھا۔۔میں اب کچھ نیا نہیں کر سکتی فرح۔۔نا کرنا چاہتی ہوں ماہ جبیں بے بس ہوئی۔۔

اوکے پھر سنجیدگی سے عمر کمال کے بارے میں سوچو۔۔بہت فٹ بندہ ہے لڑکیاں تو ترستی ہیں ایسے پرپوزلز کے لیے۔۔یہ تمھاری لک ہے ماہ جبیں کے تمھارے لیے اب بھی وہ لوگ اصرار کر رہے ہیں جو تمھاری شادی سے پہلے چاہتے تھے۔

فرح پلیز میں تمھیں امی کو سمجھانے کے لیے کہہ رہی ہوں اور تم الٹا مجھے سمجھا رہی ہو ناٹ فئیر یار۔۔ماہ جبیں روںکھی ہوئی تھی۔۔

نہیں ماہ جبیں اب کی بار ایسا نہیں ہو گا اب کی بار ہم تمھیں نا کنوئیں میں گرنے دیں گے نا ہی تمھیں کھائی منتخب کرنے کی اجازت دیں گے بلکہ اب کی بار ہم تمھارے لیے تمھارا جہان سجا دیں گے۔۔فرح نے بے حد محبت سے کہا۔۔وہ اس کی محبت کے آگے خاموش ہو گئ تھی۔

اور اب وردہ۔۔وہ بھی یہی بات کر رہی تھی۔۔ماہ جبیں تمھیں شادی کر لینی چاہیے اس صورت حال میں تمھارے لیے سب سے بہتر آپشن شادی ہے۔۔تم شادی کر لو گی تو تمھاری زندگی کے تمام مہرے بساط پر فٹ آ جائیں گے۔۔

اچھا جیسے پہلے ہوئے تھے ؟ ماہ جبیں نے تلخی سے کہا۔۔

یہ ضروری تو نہیں ہر بار بازی پلٹ جائے۔۔ایک بار مات ہو جانے کا مطلب یہ تو نہیں کہ اگلی بار بھی جیت آپ کا مقدر نہیں ہو سکتی وردہ نے بھی فرح کی طرح اسے گنگ کر دیا تھا۔۔

اور وہ ان سارے منظروں کو گڈ مڈ ہوتے دیکھ کر الجھی۔۔یہ گڈ مڈ منظر اگلے صفحے پر صاف ستھرا عکس لانے والے تھے وہ نہیں جانتی تھی۔

کبھی کبھی آپ کو اپنی سوچ سے ہٹ کر فیصلے کرنے پڑ جاتے ہیں۔۔تب جب آپ کے پاس انکار کی قطعا کوئی گنجائش نہیں ہوتی۔۔ایسا نہیں کہ یہ فیصلے مسلط کیے جاتے ہیں بلکہ اسے قسمت کہتے ہیں۔۔ایسی ہی ایک شام میں ماہ جبیں کو اس بات کا یقین آیا تھا۔۔

وردہ کی بات پر وہ ساکت ہوئی تھی۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تمھیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی وردہ بھلا اس پاک خانقاہ شریف کے چشم و چراغ کے لیے میرا انتخاب کیونکر ہو سکتا ہے۔۔وہ آسمان ہیں ماہ جبیں تو خاک ہے۔۔بھلا زمیں اور آسمان کا بھی جوڑ ہوا کرتا ہے؟

تمھیں سننے میں غلطی ہوئی ہوگی۔۔اماں جی نے کسی اور کا نام لیا ہوگا۔۔انھوں نے تمھارا نام ہی لیا ہے۔۔وردہ خوش تھی بلکہ بہت خوش تھی۔۔

ہمارے ساتھ اور لڑکیاں بھی تو تھیں نا وردہ۔۔وہ نام بھول بھی تو سکتی ہیں۔۔لیکن وہ نہیں بھولی ہیں۔۔وردہ کا اطمینان قابل دید تھا۔

تم تو اس دن بتا رہی تھی کہ انھوں نے میرے بارے میں پوچھا تو تم نے ساری تفصیل بتائی تھی۔۔اگر تم نے سب بتا دیا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔انھیں تو ایک سے ایک اچھی لڑکی مل سکتی ہے وردہ پھر انھوں نے اپنے ہیرے جیسے لخت جگر کے لیے میرا نام کیوں لیا؟

یہ تو ازل سے لکھے گئے فیصلے ہیں۔۔وہ تو اپنے حصے کا کام کر رہی ہیں تمھارا جوڑ افنان احمد سے لکھ دیا گیا ہے تو چاہے کچھ بھی ہو جائے یہ ہو کر رہے گا۔ میری دعا ہے کہ ایسا ہی ہو ؟

کیا تم یہ نہیں چاہتی ماہ جبیں؟ ماہ جبیں اس کے سوال پر اتنی دیر خاموش رہی تھی کہ وردہ کو لگا وہ اب بات نہیں کرے گی۔۔اتنی ذلت ملنے کے بعد اتنی عزت ملنے کا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔دوسری شادی کرنا میری خواہش نہیں تھی مگر یہ پرپوزل ایسا نہیں ہے جس پر ماہ جبیں انکار کر سکے۔۔ماہ جبیں نے اب کے محبتوں کو نا ٹھکرانے کا فیصلہ کیا تھا وردہ۔۔اور میں اپنے فیصلے پر قائم ہوں۔۔کال کٹنے سے چند لمحے پہلے اس نے کہا تھا۔

تم پاگل ہو گئی ہو ماہ جبیں؟

عاصمہ بیگم کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔۔اس عمر میں تم تسبیح پکڑ کر بیٹھ گئی ٹھیک ہے میں نے قبول کر لیا۔۔سوشل سرکل ختم کر دیا اوکے۔۔گھر میں بیٹھ گئی سب ٹھیک ہے۔۔مگر اب تم شادی کرو گی مولوی سے؟

تم سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟

یہ سب وقتی اٹریکشن ہے۔۔کچھ عرصہ گزرے گا تب تمھیں اس پردے سے قید کا احساس ہوگا۔۔وہاں اس گھر میں بہت گھٹن ہو گی۔

ماہ جبیں کے ذہن میں اجتماع کے چند دن آئے۔۔اگر وہ گھٹن تھی تو مجھے وہ گھٹن منظور ہے۔۔اور اگر اسے قید کہتے ہیں تو میں اسیر زادی ہو جاؤں گی۔۔اس نے سوچا

خالد صاحب پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے جبکہ فرح خاموش تھی۔۔اس کے لیے فی الحال اتنا کافی تھا کہ ماہ جبیں کہیں تو مانی ہے۔۔

پھر لوگ کیا کہیں گے خاندان والے سب پہلے ہی تمھارے بارے میں طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔۔انھیں نیا اعتراض ہوا۔

خاندان والوں کی تو آپ بات ہی نا کریں۔۔لوگوں کا کام ہے باتیں بنانا۔۔ہم لوگوں کی مرضی کے مطابق انھیں خوش کرنے کے لیے تو اپنے فیصلے نہیں کر سکتے۔۔فرح نے ان کا اعتراض رد کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویسے بھی اس بارے میں میری وردہ اور ماہ جبیں سے کافی بات ہو چکی ہے۔۔وہ بندہ اس قابل ہے کہ قابل سے قابل لڑکی خوشی ہاں کر دے۔۔

ہمارے اس سسٹم میں یہ اب ویسے بھی موو نہیں کر سکتی۔۔اس کی شادی اس سسٹم کے کسی شخص سے ہو جائے تب بھی نباہ نہیں ہو سکے گا۔۔تو بہتر ہے کہ ادھر ہی ہو جائے۔۔فرح نے سنجیدگی سے عاصمہ بیگم سے کہا۔

فرح صحیح کہہ رہی ہے خالد صاحب بھی اسی سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

ماہ جبیں خاموشی سے اٹھ گئی۔۔اس نے اپنے اندر جھانکا۔۔وہاں اجلا اجالا تھا۔صاف سفید۔۔اب یہ اس کی قسمت پر منحصر تھا کہ اس صاف سفید اجالے کو وقت کے ساتھ مٹیالہ ہو جانا تھا یا اس پر دھنک کے ساتوں رنگ اترنے تھے

گلابی سی ایک شام میں وہ ایک بار پھر اس گھر میں آئی تھی۔۔جہاں سکون چہار سو پھیلا تھا۔۔

اسے یاد آیا یہاں سے جاتے ہوئے اس کے دل میں ادھر آنے کی شدید خواہش تھی۔۔اور آج وہ تمام حقوق کے ساتھ یہاں تھی۔

گزرتے ہوئے دنوں میں اس پر کھلا تھا کہ ایک بار مات ہونے کا یہ مطلب

نہیں اگلی بار بھی بازی آپ کی نہیں ہوگی۔

ساری ذلتیں۔۔ساری نفرتیں۔۔کہیں بہت پیچھے رہ گئیں تھیں ۔

سسکتی رو پہلی محبت کو (جس نے صرف دکھ دیے تھے) ماہ جبیں نے چاندی کے اوراق میں لپیٹ کر بہتی ندی میں چھوڑ دیا تھا۔یہ مریم تھی جس کے لیے سنہری محبتیں تھیں۔۔جو خواب ماہ جبیں نے دیکھے تھے۔۔مریم ان خوابوں کی مجسم تعبیر تھی

اس کی جواں سال بیٹی مر گئی۔۔ہسپتال کی دیواروں پر اترتی زردی اس کی پوری زندگی کو پیلا کرنے والی تھی۔۔پھٹی پھٹی آنکھوں سے۔۔وحشت زدہ ہو کر اس نے لائبہ کی بے نور آنکھیں دیکھی تھیں۔۔لائبہ کی آنکھیں تو بہت چمکتی تھیں۔۔ستارہ آنکھیں تھیں ستارے بے نور کیسے ہو گئے ؟ اس کے ہونٹ ادھ کھلے تھے۔۔اس کے بولتے رہنے سے تو گھر میں زندگی دوڑتی تھی وہ تو گونگا ہو گیا تھا۔۔

اسے لگا بستر پر لائبہ کی نہیں اس کی لاش پڑی ہو۔۔اتنی تکلیف اسے کبھی نہیں ہوئی تھی۔۔

اسے محسوس ہوتا تھا اس نے قبر میں لائبہ کو نہیں خود کو اتارا ہو۔۔اس کو تو پھولوں کی سیج پر بٹھانا تھا۔۔قبر میں کیسے جا سلایا۔۔اس نے اپنے بال

نوچے۔۔نوچتا ہی چلا گیا کئی دن گزر گئے نوچتا ہی رہا۔۔وہ ہر صبح اس امید پر ہسپتال جاتا کہ شاید اس کی بیوی کو ہوش آگیا ہو۔۔وہ یہ صدمہ نہیں سہہ سکی تھی کومہ میں چلی گئی تھی۔۔

اپنی بیوی سے بے حد نفرت ہو جانے کے باوجود بھی وہ چاہتا تھا وہ ہوش میں آجائے۔۔قید تنہائی اسے خبطی بنانے پر تلی تھی۔۔ایسے ہی کسی لمحے وہ چلا اٹھا کیوں آخر کیوں میرے ساتھ یہ ہوا ؟ میں نے آخر کون سا ایسا گناہ کیا جو میرا گھر تنکا تنکا بکھر گیا۔۔میری لائبہ۔۔۔

وہ ساکت ہوا۔۔کوئی گڑگڑا رہا تھا۔۔صدیوں پہلے۔۔۔کون خوار ہونا چاہتا ہے؟ کون ذلت چاہتا ہے؟ میرا بس چلے میں کبھی تم سے محبت نا کروں۔۔وہ محبت جو ہوا کو آدم سے ہے۔۔وہ محبت جو راتوں کو اٹھ اٹھ کر بین کرتی ہے۔۔وہ جو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔۔جو رات کے ساتھ دل بھی بھاری کرتی ہے۔۔وہ محبت جو آنکھوں میں پانی بن کر اترتی ہے۔۔نمک میں گھلا پانی۔۔جو زبان کو تو کڑوا لگتا ہے مگر اس کی تلخی دل میں نہیں اترتی۔۔آنکھ سے نکل جاتی ہے۔۔دل میں تو بس ع ش ق رہ جاتے ہیں ۔

میں مجبور ہوں تم سے محبت کرنے پر ولید۔۔مجھ سے محبت مت کرو مگر میری مجبوری پر ترس کھا ؤ

تب وہ بڑے تمسخر سے ہنسا تھا مگر آج۔۔مگر آج اس کے سامنے لائبہ آ کھڑی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئی تھی۔۔سسکتی ہوئی۔۔دیا سے لپٹی ہوئی۔۔میں مر جاؤں گی اگر شہیر نے مجھے دھوکا دیا۔۔وہ کیسے میرے ساتھ یہ کر سکتا ہے؟ اس نے کتنے لوگوں کے سامنے مجھے انگیجمنٹ رنگ پہنائی اور اب۔۔اب وہ کہتا ہے وہ مجھ سے شادی نہیں کرے گا مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ۔۔مگر میں تو کرتی ہوں۔۔میں نہیں رہ سکتی۔۔اگر وہ نا ملا میں مر جاؤں گی۔۔اور پھر شہیر کی منتیں کرتے اسے خالو خالہ یاد آئے تھے۔اسے لایبہ کی شکل میں ماہ جبیں نظر آئی تھی۔۔اتنے سال گزر گئے تھے۔۔اسے گزرے سال پار کرتی اس کی آہیں یاد آئیں تھیں۔

اسے شہیر کی اکڑ دیکھ کر اپنا اکڑنا یاد آیا تھا۔۔اس کی ہزار آفرز کے باوجود شہیر چلا گیا تھا۔۔شہیر کے اٹھتے قدموں کے ساتھ ولید کی ماضی کی باتیں گونج رہی تھیں۔۔اتنی ہی قابل تھی تم تو میرے سر پر مسلط کیوں کیا تمھارے پیرنٹس نے۔۔بہت ہی فضول والدین ہیں اولاد کو سمجھانے کی بجائے لوگوں کی زندگیاں خراب کرتے ہیں۔

اسے ماہ جبیں کا جھکا ہو ا سر دیکھ کر بہت خوشی ہوئی تھی جیسے آج اس کا جھکا ہوا سر دیکھ کر شہیر کو ہوئی تھی۔۔آپ کی بیٹی کو بہت سے خواب دکھائے تھے میں نے۔۔بہت فخر تھا نا اسے خود پر۔۔سارے خواب نوچ پھینکے میں نے۔۔۔شہیر زمان کو فتح کرنے آئی تھی تھوکتا بھی نہیں میں اس جیسی دو ٹکے کی لڑکیوں پر۔۔۔صرف غرور توڑتا ہے شہیر زمان بے حد فخر سے اس نے ولید کی سماعتوں پر صور پھونکا تھا ۔

لابیہ ولید اور دیا کی بیٹی تھی اس پر زوال آنا تھا۔۔دو بت ٹوٹنے تھے۔۔ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گئے تھے۔

لائبہ کی قبر کے سرہانے ولید کا سارا غرور مٹی مٹی ہوا تھا۔

گول زینوں اور بڑے سے برآمدے کو پار کر کے وہ ملازم کی ہمراہی میں اندر آیا تھا۔۔ملازم لڑکا اسے بٹھا کر چلا گیا تو اس نے اطراف میں دیکھا۔۔سارے رستے اسے عجیب سی گھبراہٹ ہوتی آئی تھی مگر اب اس سادہ سے کمرے میں بیٹھ کر اسے بہت عرصے بعد راحت کے مفہوم سے آشنائی مل رہی تھی۔۔حضرت جی نماز کے بعد تشریف لے آئیں گے۔۔ملازم نے بتایا

اس کی طبیعت پر چھایا بوجھل پن دور ہونے لگا تھا۔اللہ والوں کے ہاں عجیب رحمتیں برستی ہیں انسان الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا صرف محسوس کر سکتا ہے۔۔وہی کیفیت اس وقت ولید پر طاری تھی۔

اسے اپنی بہن سے رات ہونے والی گفت گو یاد آئی۔۔یوں راتوں کو جاگنے سے کچھ نہیں ہوگا ولید۔۔

میرا تو دل کانپ جاتا ہے۔۔لائبہ کے مرنے کے دن تو نہیں تھے اور اس طرح مرنے کے۔۔میں سوتے میں جاگ جاتی ہوں مجھے لگتا ہے یہ سب پلٹ کر آیا ہے۔۔کچھ بھی ہو اچھا نہیں کیا تھا ہم نے ماہ جبیں کے ساتھ۔۔اس کی

چپ آہ بن کر لگ گئی ہے۔۔ایک مر گئی دوسری جیتے جی مار گئی۔۔اس نے نا اپنی زندگی اور موت کی کشمکش میں گزرتی ماں کو دیکھا۔۔نا ہی اپنے باپ کو۔۔مجھے کہہ رہی تھی پھپھو مجھے وحشت ہوتی ہے ادھر۔۔لائبہ ایسے ہی نہیں مر گئی۔۔کہیں کچھ غلط ہوا ہے اسے مما پپا نے اگنور کیا ہے۔۔اسے وقت نہیں دیا۔۔جب ہمیں ان کے وقت کی ضرورت تھی تو ان کے پاس ہمارے لیے وقت نہیں تھا۔۔پھر اب آپ مجھ سے کیسے توقع کر سکتی ہیں کہ میں انھیں وقت دوں گی ؟

میں یہاں رہی تو ان ہی کی طرح سائیکو ہو جاؤں گی۔۔مجھے واپس جانے دیں۔۔اور میں چاہتے ہوئے بھی اس کو روک نہیں سکی بس یہی سوچتی رہی کہ ایسا کیوں ہوا کہ اس کے دل میں اپنے والدین کے لیے محبت نہیں ہے۔۔تو ترس بھی نہیں ہے۔

جو ہو گیا وہ اب پلٹ نہیں سکتا مگر جو رہ گیا ہے ہم اسے تو ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔تم معافی مانگ لو۔

اس نے چونک کر دیکھا تھا۔۔سنا ہے انسان معاف نا کرے تو اللہ بھی معاف نہیں کرتا۔۔میرے دل پر بہت بوجھ ہے ولید

کیا تم اپنے دل پر وہی بوجھ محسوس نہیں کرتے؟

اور وہ کہہ نہیں پایا کہ یہ بوجھ ہی تھا جو اس کے کندھے وقت سے پہلے

ڈھلک گئے تھے کوئی جوانی میں بھی بوڑھا دکھتا تھا تو وہ ولید تھا

یہ بوجھ ہی تو تھا۔وقت بہت عجیب ہوتا ہے آپ سے کیا کچھ کرواتا ہے آپ کو مجبور کر دیتا ہے اور آپ سانس لینے کے لئے وہ سب کر گزرتے ہیں جو کبھی نہیں سوچا ہوتا۔۔ورنہ اندر کی گھٹن آپ کو بے رنگ کر دیتی ہے۔

اور اب اس وقت وہ یہاں بیٹھا تھا اپنی تمام ہمت اکٹھی کر کے۔۔دس پندرہ منٹ بعد وہ کمرے میں داخل ہوئے۔۔وہ مضبوط جسم کے مالک اچھے قد کاٹھ کے مرد تھے۔۔سفید کرتے شلوار پر۔۔سفید ہی عمامہ باندھے ان کے چہرے پر ملاحت تھی۔۔وہ بے اختیار اٹھا اور زرا سا جھک کر ملا۔۔وہ کبھی کسی سے متاثر نہیں ہوا تھا آج پہلی بار ہو رہا تھا۔۔اسے ماہ جبیں کے نصیب پر رشک آیا۔۔اللہ نے اسے کتنا بہتر مرد بدلے میں عطا کیا تھا۔۔جو اس سے کہیں بہتر تھا۔

انھیں دیکھنے کے بعد وہ ماہ جبیں کی خوب صورت زندگی کا اندازہ کر سکتا تھا۔۔کچھ تو تھا ایسا ماہ جبیں میں کہ اسے دوسری بار ایک بہترین مرد ملا تھا۔۔اور میں نے کتنا خسارے کا سودہ کیا تھا۔۔اتنے سالوں بعد وہ پچھتایا تھا۔

سلام دعا کے بعد وہ جھجک کر مدعا کی طرف آیا۔۔وہ معروف دینی عالم تھے اسے اندازہ تھا وہ ہر ایک سے نہیں مل پاتے ہوں گے۔

ایک دنیا ان کی مداح تھی۔۔اس نے اپنا تعارف کرایا۔۔وہ مسکرائے میں آپ

کو پہچانتا ہوں بھائی۔۔کہئے خیریت سے ہیں؟ کیسے تشریف لائے؟

نا چاہتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں دھندلا گئیں۔۔وہ بولا تو اس کے لب لرز رہے تھے۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے لائبہ کی بے نور ادھ کھلی آنکھیں تھیں۔۔اسے دیا کی لاش جیسی زندگی یاد رہی تھی۔۔سارا طنطنہ وہ بھول گیا تھا۔۔سانس روکے وہ سب کہتا چلا گیا تھا۔

وہ اٹھ کر ولید کے ساتھ آ بیٹھے۔۔آپ کی بچی کا مجھے بے حد افسوس ہے۔۔اللہ پاک آپ کے لیے عافیت والا معاملہ فرمائیں۔۔مریم نے تو آپ کو بہت پہلے معاف کر دیا تھا۔۔میرا مطلب ماہ جبیں نے اسے ہم مریم بلاتے ہیں۔۔اس کے الجھنے پر انھوں نے وضاحت دی۔

مریم اللہ کو اپنا چکی ہے۔۔جس کے دل میں اللہ بستے ہوں وہاں پھر اسی کے حکم چلتے ہیں۔۔وہ اپنی زندگی سے بہت خوش ہیں اور مطمئن بھی۔۔اس کے پاس اللہ ہیں آپ بے فکر رہیں یہ اس کی بد دعا نہیں ہے یہ آزمائش ہے اللہ اپنے بندوں پر آزمائش بھیجتے رہتے ہیں آپ سچے دل سے اللہ کو پکاریں وہ رب آپ کو مایوس نہیں کرے گا۔۔ولید چپ چاپ انھیں دیکھے گیا اس کی گویائی صلب کر لی گئی تھی۔۔آزمائش۔۔۔اللہ۔۔۔پکار اس کے ذہن کو یہ باتیں جھنجھوڑ رہیں تھیں۔

ماہ جبیں وقت تو جیسے تم پر ٹھہر گیا ہے تم آج بھی اتنی ہی حسین ہو جتنی تب تھی جب پہلی بار میرے ساتھ اس گھر میں اجتماع میں آئی تھی۔۔وردہ نے اسے دیکھ کر کہا۔۔

ارے نہیں یہ تمھاری محبت ہے جو اتنے سال بعد تم مجھے دیکھ رہی ہو تو وہ محبت پھوٹ رہی ہے۔۔ماہ جبیں مسکرائی۔

وردہ تمھارے بہت احسان ہیں مجھ پر۔۔تم نا ہوتی تو میں آج یہاں نا ہوتی۔۔ میں مانتی ہوں ہر چیز قسمت میں ہے لیکن ہم انسان تو ظاہری اسباب دیکھتے ہیں۔۔ماہ جبیں کے لہجے میں بے حد محبت تھی۔۔

عائشہ کیسی ہے؟ وردہ نے بات بدلی۔

وہ بالکل ٹھیک ہے اب۔۔جب آئی تھی تب اس کی ذہنی حالت بہت پست تھی۔۔مگر اب وہ بہت بہتر ہے۔۔میں اسے دیکھتی تھی تو مجھے اپنی حالت یاد آجاتی تھی۔۔وہ مجھے بالکل اپنے جیسے لگتی تھی۔۔وہی ٹوٹی پھوٹی حالت۔۔وہی زرد رنگ۔۔ابھری ہڈیاں۔۔دھنسی ہوئی آنکھیں۔۔وہی آگ اگلتا ہوا شوبز۔۔۔ اور رنگینی کی خواہش میں سفید چادر میلی کرتی ہوئی بنت حوا۔۔مگر اب وہ بہت بہتر ہے اب اسے دیکھ کر خوشی ہوتی ہے مجھے لگتا ہے مجھ پر جو قرض واجب تھا وہ میں نے چکا دیا ہے۔۔

تب ہی عائشہ اندر آئی۔۔وردہ سے والہانہ ملتے ہوئے اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار تم ہی کچھ کھلا دو یہ ماہ جبیں تو لگتا ہے مجھے بھوکا رکھ کر کوئی انتقام لے رہی ہے۔۔

ماہ جبیں نے آپ سے بہت انتقام لینے ہیں وردہ جی۔۔تیار رہیے۔۔عائشہ کا کھلا منہ دیکھ کر ماہ جبیں محظوظ ہوئی۔

کچن میں کھانا تیار کرتے ہوئے اسے سالوں پہلے کے دن یاد آئے۔۔وہ نہیں جانتی تھی یہ سب کیسے ہوا تھا۔۔اس کے بہت کریدنے پر وردہ نے بتایا تھا کہ اماں جی کے استفسار پر اس نے ماہ جبیں کی کہانی بتاتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ ماہ جبیں جیسی لڑکیوں کے دین میں آنے پر خوشی کا اظہار تو سب کرتے ہیں لیکن کوئی منبر پر بیٹھ کر یہ کہنے والا کہ اللہ توبہ قبول کرتا ہے۔۔اور جب ایک بندہ توبہ کر لے تو وہ گناہ سے یوں پاک ہوگیا جیسے اس نے کبھی یہ گناہ کیا ہی نا ہو۔۔وہ یہ کہتا ضرور ہے مگر ایسی لڑکی سے شادی نہیں کرتا۔

ہاتھ تھامنا مشکل ہے منبر پر بیٹھ کر واعظ کرنا آسان ہے۔

وردہ باجی آپکو ماہ جیں کیوں کہہ رہی تھی؟عائشہ نے اسے خیالوں سے باہر نکالا۔

میرا نام ماہ جبیں ہی ہے یہ تو اماں مجھے مریم بلاتی ہیں ان سے ماہ جبیں نہیں بلایا جاتا تھا تو بس پھر ادھر سب ہی مریم بلانے لگے۔۔اس نے اسے وضاحت دی وہ اسے نہیں کہہ سکی ایک وقت میں اسے بھی اپنی شناخت سے خوف آتا

تھا۔

ماہ جبین نے کھڑکی کے پار اترتی ست رنگی شام دیکھی۔۔ایسی ہی ست رنگی دنیا اس کے اندر بھی آباد تھی۔

ایک آسودہ سی مسکان نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا اسے وردہ کی کہی ہوئی بات یاد آئی تھی۔۔تم اللہ کی طرف آئی ہو ماہ جبین اللہ تمھیں خالی ہاتھ نہیں چھوڑے گا۔۔وہ سچ کہتی تھی۔۔تب وہ نہیں جانتی تھی اس کے لیے سب مکمل ہونا تھا۔۔کوئی نہیں جانتا کب۔۔کون۔۔کسے۔۔کہاں ملے گا؟یہ تو ازل سے طے کیے ہوئے فیصلے ہیں۔۔جو آسمانوں کے اس پار لکھ دیے گئے ہیں۔۔رنگ آپ کے منتظر ہوتے ہیں۔۔بس آزمائش پر پورا اترنا شرط ہے

❤ختم شدہ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول۔ ناولٹ۔ افسانہ۔ کالم۔ آرٹیکل۔ شاعری۔ پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین